سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2019

جمعرات،21۔نومبر2019

(یوم الخمیس،23۔ربیع الاوّل1441ھ)

سترہویں اسمبلی: سولہواں اجلاس

جلد 16 : شمارہ 4

349

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ21۔نومبر2019

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

سوالات

(محکمہ جات صنعت، تجارت وسرمایہ کاری)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

عام بحث

پرائس کنٹرول

ایک وزیر پرائس کنٹرول پر بحث کی تحریک پیش کریں گے۔

351

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا سولہواں اجلاس

جمعرات، 21-نومبر 2019

(یوم الخمیس، 23-ربیع الاوّل 1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام 4 بج کر 40 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o

إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ ﴿13﴾
وَإِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ ﴿14﴾ يَصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّينِ ﴿15﴾ وَمَا هُمْ
عَنْهَا بِغَائِبِينَ ﴿16﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمُ الدِّينِ ﴿17﴾ ثُمَّ مَا أَدْرَاكَ
مَا يَوْمُ الدِّينِ ﴿18﴾ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِنَفْسٍ شَيْئًا
وَالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِلَّهِ ﴿19﴾

سورة الانفطار 13 تا 19

بے شک نیکوکار نعمتوں (کی بہشت) میں ہوں گے۔(13) اور بدکردار دوزخ میں (14) (یعنی) جزاء کے دن اُس میں داخل ہوں گے (15) اور اس سے چھپ نہیں سکیں گے (16) اور تمہیں کیا معلوم کہ جزاء کا دن کیسا ہے؟ (17) پھر تمہیں کیا معلوم کہ جزاء کا دن کیسا ہے (18) جس روز کوئی کسی کا کچھ بھلا نہ کر سکے گا۔ اور حکم اس روز صرف اللہ ہی کا ہو گا (19) وما علینا الا البلاغ o

نعت رسولِ مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

اب میری نگاہوں میں جچتا نہیں کوئی
جیسے میرے سرکار ہیں ایسا نہیں کوئی
اعزاز یہ حاصل ہے تو حاصل ہے اُنہی کو
افلاک پہ تو گنبد خضرا نہیں کوئی
تم سا تو حسیں آنکھ نے دیکھا نہیں کوئی
اے ظرف نظر دیکھ ادب سے
سرکار کا جلوہ ہے تماشا نہیں کوئی

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات صنعت، تجارت و سرمایہ کاری سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال محترمہ شاہدہ احمد کا ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

احتساب عدالت لاہور میں پیشی کے موقع پر پولیس کا معزز ممبران اسمبلی کو ملاقات سے روکنا

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ آج صبح 10:00 بجے احتساب عدالت کے اندر ہمارے لاہور سے ایم این اے خواجہ سعد رفیق اور ہمارے اس معزز ہاؤس سے منتخب ایم پی اے خواجہ سلمان رفیق کی پیشی تھی اس پر ہم تقریباً چھ کے قریب ایم پی ایز ان کو ملنے کے لئے وہاں پر گئے اور آج ہمیں بڑی شرمناک صورتحال کا سامنا کرنا پڑا۔ آج ہمارے جناب محمد توفیق بٹ، ایم پی اے بھی یہاں پر موجود ہیں، نفیسہ باجی بھی ہیں، محترمہ رخسانہ کوثر بھی ہیں اور کافی بڑی تعداد میں ایم پی ایز وہاں پر گئے۔ آدھے گھنٹے تک وہاں پر خواجہ سلمان رفیق کو سرکاری گاڑی میں قید کر کے رکھا گیا اور جب پوچھا گیا کہ آپ نے ان کو کیوں یہاں پر محبوس رکھا ہوا ہے تو بتایا گیا کہ ڈی آئی جی آپریشن تشریف لے کر آئے ہوئے ہیں اور جب تک وہ چلے نہیں جائیں گے ان کو گاڑی سے باہر نہیں نکالا جائے گا۔ بات یہاں پر ختم نہ ہوئی، اس کے بعد جب ہم نے اندر جانے کی کوشش کی اور کارڈ دکھانے کے باوجود ہمیں اندر نہیں جانے دیا گیا، دھکے دیئے گئے اور تضحیک کی گئی۔

جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ ہم چھ ایم پی ایز نے اپنی تحریک استحقاق جمع کروائی ہے۔ مہربانی فرماتے ہوئے کیونکہ آج یہ ایک ایسا event ہوا ہے جس میں میڈیا کے ساتھ اور دیگر بھی، میں تو کارکنوں کی بات ہی نہیں کرتا، میں تو elected اس ہاؤس کے ممبران کی بات کر رہا ہوں

کہ اگر یہ ہمارا استحقاق نہیں ہے، ہم کسی کو نہیں مل سکتے یا عدالت کے احاطے میں بھی نہیں جاسکتے تو آپ ہمیں منع فرمادیں اور ہم نہیں جائیں گے لیکن اگر یہ ہمارا استحقاق ہے اور ہم جاسکتے ہیں تو خدا را ہمیں یہاں پر آپ کی سرپرستی کی بھی ضرورت ہے اور مدد کی بھی ضرورت ہے کہ کم از کم جو آج چھ ایم پی ایز کے ساتھ ہوا ہے اور خاص طور خواجہ سلمان رفیق اور خواجہ سعد رفیق کے جو ساتھ کیا جارہا ہے، یہ آئندہ کسی کے ساتھ نہ کیا جائے۔ اس پر ہمیں آپ کی رولنگ کی بھی ضرورت ہے اور راہنمائی کی بھی ضرورت ہے جو میں یقین رکھتا ہوں کہ آپ ضرور کریں گے۔

جناب سپیکر: اس حوالے سے ویسے پہلے ایک میٹنگ وزیر قانون نے لی بھی ہے اور اس پر پہلے بھی بات ہوئی ہے۔ جناب محمد بشارت راجا! اس کو خود ذرا دیکھ لیں کہ یہ واقعہ پھر دوبارہ کیوں ہوا ہے جب ایک دفعہ آپ نے سب سے میٹنگ بھی کی ہے اور اس میں ڈی آئی جی آپریشن اور یہ سارے لوگ آئے تھے تو پھر کیا وجہ ہے کہ دوبارہ یہ issue ہوا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے جیسا کہ آپ نے فرمایا ہے کہ یہ معاملہ پہلے بھی take up ہوا تھا اور آپ نے حکم دیا تھا اور آپ کے حکم پر ڈی آئی جی آپریشن لاہور اور ایس ایس پی آپریشن لاہور کو آپ کے چیمبر میں بلایا تھا اُس دن میں بھی وہاں پر موجود تھا۔ وزیر پبلک پراسیکیوشن چودھری ظہیر الدین، وزیر کانکنی و معدنیات جناب عمار یاسر، ملک ندیم کامران، جناب سمیع اللہ خان موجود تھے تو ہم نے بیٹھ کر کچھ parameters draw کئے تھے کہ آئندہ کے لئے یہ طریق کار اختیار کیا جائے گا اور اُس میں یہ طے ہوا تھا کہ ہمارے ایم پی اے صاحبان کے لئے ایک الگ passage دیا جائے گا جہاں پر کارڈ دکھانے کے بعد وہ اندر جاسکیں گے most probably کہیں ہمارے دوستوں کے درمیان lack of coordination ہے تو جیسے آپ نے حکم دیا ہے میں دوبارہ ان معزز ممبران جناب سمیع اللہ خان اور ملک ندیم کامران کے ساتھ بیٹھ کر اس کو streamline کرلیں گے اور یہ طے شدہ بات ہے جو ہمارے ایم پی اے صاحبان وہاں پر جاتے ہیں اُن کے ساتھ کوئی ایسا واقعہ ہوگا نہ ہی ان کو روکنا ہماری منشاء ہے ان کے لئے الگ سے راستہ بھی ہوگا اور ایک آفیسر بھی وہاں پر

تعینات ہو گا جو ذمہ داری کے ساتھ ایم پی اے صاحبان کو انشاء اللہ تعالیٰ facilitate کرے گا اور انشاء اللہ تعالیٰ اس پر عملدرآمد کروائیں گے۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجا! یہ جو coordination کا فقدان ہے اس میں جب ان کی تاریخ ہو تو اُس وقت ذرا زیادہ coordination ہو جایا کرے۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! جو جناب محمد بشارت راجا نے بات کی ہے یقیناً ایسے ہی ہے ان کے پاس پرسوں بھی ہم نے یہ بات ایوان میں کی تھی جس پر جناب محمد بشارت راجا نے کل کچھ آفیسرز کو بلایا جس میں جناب سمیع اللہ خان اور میں ہم دونوں شامل تھے لیکن مسئلہ یہی ہے کہ اس میں طے ہو گیا تھا کہ کیسے ہو گا اور کیسے آرام سے ایم پی اے حضرات جا سکتے ہیں لیکن میرے خیال میں اُس کے اوپر کچھ ایسی working نہیں ہو سکی جس کی وجہ سے آج ہمارے بھائی ایم پی اے بات کر رہے ہیں وہ بڑی valuable بات ہے اور اُس کے اوپر یقیناً عملدرآمد ہونا ضروری تھا کیونکہ یہ بات طے ہو چکی تھی اور اُس کے ساتھ ساتھ آج ایک addition ہوئی کہ خواجہ سلمان رفیق کے ساتھ جو ہوا کہ اُنہیں گاڑی میں بٹھائے رکھا گیا یہ ایک الگ ایشو سامنے آگیا ہے اس پر بھی میں سمجھتا ہوں جناب محمد بشارت راجا کوئی ٹائم بنائیں اور ہمارے بھائی معزز ایم پی اے بھی ان کے ساتھ بیٹھیں اور جو ایشوز آئے ہیں ان کو ہم بہتر طریقے سے resolve کریں۔

جناب سپیکر: جی، کر لیتے ہیں یہ already بات ہوئی ہے، جناب محمد بشارت راجا سے بھی اور خواجہ سلمان رفیق سے بھی بات ہوئی ہے اُس کی coordination اس طرح سے کر لیتے ہیں کہ جب ان کی تاریخ ہو اُس حوالے سے خاص طور پر پہلے آپ بھی coordination کر کے جناب محمد بشارت راجا کو بتا دیں پھر آگے یہ coordination ہو جائے گی۔ انشاء اللہ اب ایسے نہیں ہو گا۔

جناب اختر علی خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: اس کے بعد کرتے ہیں۔

سوالات

(محکمہ جات صنعت، تجارت و سرمایہ کاری)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب ہم سوالات لیتے ہیں۔ پہلا سوال نمبر 1427 محترمہ شاہدہ احمد کا ہے ان کی request آئی ہے کہ میرا سوال pending کر دیا جائے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1431 جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں ان کے behalf پر کسی معزز ممبر نے سوال پوچھنا ہے؟ نہیں تو اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1606 چودھری اشرف علی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں ان کی request بھی نہیں آئی اس لئے اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1654 جناب محمد ایواب خان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔ تشریف فرما ہیں؟

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! On his behalf

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 1793 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹیوٹا ہیڈ آفس میں ڈپٹی جنرل منیجر (کو آپریٹو)
افیئرز کی اسامی کے لئے تعلیمی قابلیت اور تجربہ سے متعلقہ تفصیلات

*1793: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ٹیوٹا ہیڈ آفس لاہور میں ڈپٹی جنرل منیجر (کو آپریٹو) افیئرز کی کتنی اسامیاں ہیں؟

(ب) ڈپٹی جنرل منیجر کی اسامی کس گریڈ کی ہے اس پر تعیناتی کے لئے تعلیم اور تجربہ کیا ہونا چاہئے؟

(ج) ہیڈ آفس ٹیوٹا میں ان اسامیوں پر تعینات آفیسرز کے نام، عہدہ، گریڈ اور تعلیمی قابلیت بتائیں؟

(د) کیا جو آفیسر زان اسامیوں پر تعینات ہیں وہ تمامcodel formalitiesپوری کرتے ہیں؟

(ہ) کیا جو ملازمین کم عہدہ / گریڈ کے ہیں ان کو ان کے اصل عہدہ پر تعینات کرنے کے لئے حکومت ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) ٹیوٹا ہیڈ آفس لاہور میں ڈپٹی جنرل منیجر (کارپوریٹ افیئرز) کی ایک اسامی ہے۔

(ب) ڈپٹی جنرل منیجر کی اسامی 20 گریڈ کی ہے اور اس کے لئے مطلوبہ تعلیمی قابلیت متعلقہ شعبہ میں ماسٹر ڈگری یا انجینئرنگ میں بیچلر ڈگری اور چھ سال کا متعلقہ شعبہ میں تجربہ درکار ہے۔

(ج) ہیڈ آفس میں اس اسامی پر مسماۃ عائشہ قاضی، اسسٹنٹ پروفیسر گریڈ 18 جن کی تعلیمی قابلیت ایم اے انگلش ہے، تعینات ہیں۔

(د) مسماۃ عائشہ قاضی کو عارضی طور پر اس اسامی پر تعینات کیا گیا ہے اور اس اسامی پر مستقل بنیاد پر تعیناتی تمام(codal formalities)پوری کرنے کے بعد کی جائے گی۔

(ہ) جی، ہاں! مگر بعض اوقات متعلقہ شعبہ میں مطلوبہ آفیسرز کی کمی کی صورت میں کم گریڈ کے تجربہ کار آفیسر کو ادارہ کے وسیع تر مفاد میں تعینات کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! اس سوال میں میرے ضمنی سوال کے حوالے سے جو مجھے مختصر انفارمیشن چاہیئے کہ جز(د) میں جو مسماۃ عائشہ قاضی کو عارضی طور پر اس اسامی پر تعینات کیا گیا ہے درحقیقت اس سوال سے یہ لگتا ہے کہ یہ گریڈ 20 کی اسامی ہے اور مسماۃ عائشہ قاضی گریڈ 18 کی ہیں یہ لکھا ہوا ہے تو اس کی وجہ بتائی جائے کہ ایک گریڈ 20 کی اسامی کے اوپر

گریڈ 18 کی خاتون کو کیوں تعینات کیا گیا ہے اور ان کی تعیناتی کی date اگر پتا چل جائے کہ کب سے یہ تعینات ہیں تو بہت مہربانی ہو گی۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! آپ کا شکریہ۔ معزز ممبر کے دو ضمنی سوال ہیں ایک انہوں نے پوچھا ہے کہ خاتون آفیسر کی تعیناتی کی تاریخ بتا دی جائے اور دوسرا انہوں نے کہا ہے کہ یہ گریڈ 20 کی اسامی ہے تو اُس خاتون کا گریڈ کیا ہے؟ یہ خاتون 2011 سے اس پوسٹ پر ہیں اُن کا گریڈ 18 ہے عرصہ دراز سے اس پوسٹ پر تعینات ہیں اب وہ ایک سال کی چھٹی پر ہیں اب ان کی جگہ پر گریڈ 19 کے آفیسر کو تعینات کیا گیا ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! اس کا کوئی mention نہیں کیا گیا یعنی جو پوچھا گیا ہے کہ اس وقت کون تعینات ہیں اس پر تو محترمہ عائشہ قاضی کا ذکر ہے اس سوال کے جواب میں آپ نئے بندے کا ذکر کیسے کر رہے ہیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ جب یہ سوال پوچھا گیا تھا تو یہ اُس وقت اس کا جواب تھا جو تحریر ہے اب انہوں نے جو ضمنی سوال پوچھا ہے میں اُس کا بھی ساتھ جواب دے رہا ہوں جو نیا سوال ہے محترمہ عائشہ قاضی کی تعیناتی 2011 کی تھی۔۔۔

جناب سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! منسٹر صاحب latest بات کر رہے ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! منسٹر صاحب advance بتا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: ہاں! جو آپ کے سوال کرنے سے پہلے اُس کا جواب آ گیا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1832 چودھری اشرف علی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1882 جناب صہیب احمد ملک کا ہے جی، جناب صہیب احمد ملک! میری آپ کے حوالے سے منسٹر ہائر ایجوکیشن سے بات ہوئی تھی۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! وہ کیا کہہ رہے تھے؟

جناب سپیکر: وہ انشاء اللہ کر رہے ہیں وہ سب کچھ واپس آئے گا۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میری رات کو کمشنر صاحب سے بات ہوئی تھی میرے خیال سے intimate ہو گیا تھا۔ بہت شکریہ

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 1882 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا میں ٹیوٹا کے زیر انتظام کالجوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*1882: **جناب صہیب احمد ملک:** کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سرگودھا میں ٹیوٹا کے کتنے کالج کام کر رہے ہیں؟

(ب) ان میں کس کس skill میں کہاں کہاں تک تعلیم دی جاتی ہے؟

(ج) ان کالجوں میں اس وقت کتنے طالب علم زیر تعلیم ہیں؟

(د) ان کالجوں میں کون کون سی مشینری یا آلات کی ضرورت ہے؟

(ہ) اس وقت ان کالجوں میں ٹیچنگ سٹاف کی کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(و) ان کالجوں کی کارکردگی سال 19-2018 کی بتائیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) ضلع سرگودھا میں ٹیوٹا کے زیر انتظام چلنے والے کل ٹیکنیکل اداروں کی تعداد 17 ہے جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع سرگودھا میں ٹیوٹا کے زیر انتظام ٹیکنیکل اداروں میں جن جن skills میں تعلیم و تربیت دی جا رہی ہے اس کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان کالجوں میں اس وقت 3500 طلباء و طالبات تعلیم و تربیت حاصل کر رہے ہیں جن کی ادارہ وار تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ضلع سرگودھا میں ٹیوٹا کے زیر انتظام چلنے والے ٹیکنیکل اداروں میں جس جس مشینری و آلات کی ضرورت ہے اس کی تفصیل تتمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) ضلع سرگودھا میں ٹیوٹا کے زیر انتظام چلنے والے مختلف ٹیکنیکل اداروں میں 108 ٹیچنگ سٹاف کی اسامیاں خالی ہیں جن کی تفصیل تتمہ (ح) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) ضلع سرگودھا میں ٹیوٹا کے زیر انتظام اداروں کی کارکردگی نتائج کی بنیاد پر برائے سال 2018 میں 86 فیصد اور سال 2019 میں 92 فیصد ہے جس کی ادارہ وار تفصیل تتمہ (خ) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! جواب بڑا تفصیلاً تھا تو میری آپ سے request تھی کہ آج کے بعد کیونکہ یہ it's round about hundred pages تو ایک دن پہلے اگر یہ ہمیں دے دیا کریں تو it will be very kind of you منسٹر صاحب کو اگر آپ کہہ دیں تو it will be more helpful کہ اس کی detail پڑھ کر ہم سوال کر دیں anyhow the first supplementary question is کہ جو انہوں نے جواب دیا اُس کے صفحہ نمبر 2 کے اوپر دو انسٹیٹیوٹ آئے ہیں۔ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ بھلوال اور گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ بھیرہ تو پہلا سوال یہ ہے کہ اس کے اندر ٹوٹل کتنے students ہیں کیونکہ انہوں نے سرگودھا کے ٹوٹل students بتائے ہیں کہ 3500 ہیں the first supplementary question is کہ GTTI Bhalwal اور GTTI Bhera میں ٹوٹل کتنے students ہیں؟ شکریہ

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! گزارش ہے معزز ممبر کا سوال 1882 ہے اس کا جز بتا دیں کہ کس جز کے تحت انہوں نے سوال کیا ہے so that کہ میں اس کو respond کر سکوں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! جو انہوں نے سوال نمبر 1882 میں تفصیلات دی ہیں۔ تتمہ (ج) میں جو انہوں نے کہا کہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں ان کالجز میں اس وقت 3500 طلباء وطالبات ہیں میرا سوال یہ ہے کہ جو انسٹیٹیوٹ تحصیل بھیرہ اور بھلوال کے ہیں جو خود آپ کے ڈیپارٹمنٹ نے صفحہ نمبر 2 پر جو جواب دیا ہے وہ 5,6 پر بھیرہ اور بھلوال میں اُس کے اندر ٹوٹل کتنے طلباء وطالبات ہیں؟

جناب سپیکر: جواب میں بتایا گیا ہے کہ ان کالجوں میں اس وقت 3500 طلباء وطالبات ہیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! وہ پوری تحصیل کے ہیں۔

MINISTER FOR INDUSTRIES, COMMERCE & INVESTMENT (Mian Muhammad Aslam Iqbal): Mr Speaker! With your permission.

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی سرگودھا اور اگر آپ اجازت دیں تو میں سارا پڑھا دیتا ہوں جس طرح معزز ممبر نے کہا ہے کہ اس 3500 تعداد کا breakup دیا جائے تو جو 3500 کا breakup ہے وہ میں ہاؤس کے سامنے رکھ دیتا ہوں گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی سرگودھا جو ڈی اے ای (سول) ہے اُس کے اندر enrolment 495 ہے ڈی اے الیکٹریکل کی۔۔۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب سے یہ request کر رہا ہوں کہ ٹوٹل سرگودھا نہیں تحصیل بھیرہ اور تحصیل بھلوال میں دو انسٹیٹیوٹس ہیں اُس میں ٹوٹل کتنے طلباء وطالبات ہیں؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب وہ صرف تحصیل بھیرہ اور بھلوال کی تعداد پوچھ رہے ہیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! دونوں ہی بتا رہا ہوں ترتیب سے ہی بتاؤں گا۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ صرف خالی بھیرہ اور بھلوال کے انسٹیٹیوٹ کے students کی تعداد بتا دیں۔ اتنا لمبا پڑھنے کی بجائے خالی بھیرہ کی علیحدہ تعداد ہو گی۔ آپ اس کا جواب دیکھ لیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! میرے پاس جواب موجود ہے۔ گورنمنٹ ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ بھلوال میں 23، 43، 45 اور 113 اور کے قریب داخل ہوئے ہیں اور گورنمنٹ ٹریننگ انسٹیٹیوٹ بھیرہ میں 04، 11، 36 اور یہ different fields میں جو داخل ہوئے ہیں اس کی تعداد ہے۔ وومن ٹریننگ انسٹیٹیوٹ بھلوال، میں 15، 15، 15، 16، 19 اور 20 کے قریب داخلے ہوئے۔ اگر یہ چاہتے ہیں کہ میں ٹوٹل تعداد بتادوں تو وہ میں ٹوٹل کر کے بتادیتا ہوں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میں اپنا ہوم ورک مکمل کر کے آیا تو میں ہی اس کا جواب دے دیتا ہوں کہ for your kind attention کہ تحصیل بھلوال اور تحصیل بھیرہ میں ٹوٹل سٹوڈنٹس کی تعداد 375 ہے۔

جناب سپیکر! میں اپنا اگلا ضمنی سوال کرتا ہوں کہ وہاں پر تقریباً 400 سٹوڈنٹس already with the help of Government مختلف انسٹیٹیوٹس میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ سٹوڈنٹس جب اپنا 18 یا 24 ماہ کا کورس مکمل کر لیتے ہیں تو اس کے بعد ٹیوٹا یا ان کے جو لوگ as a Chairmen or Board of Directors وہاں پر کام کر رہے ہیں انہوں نے ان سٹوڈنٹس کے لئے کیا کوئی SOPs بنائے ہیں کیونکہ یہ بہت important institution ہے کہ ایک سٹوڈنٹ جو کہ 10 یا 12 سال تعلیم حاصل کرنے کے بعد یہاں پر آتا ہے لہٰذا کیا گورنمنٹ ان سٹوڈنٹس کی نوکری کے لئے کوئی help کرتی ہے ہاں یا نہیں؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! معزز ممبر پوچھ رہے ہیں کہ کیا کورس مکمل ہونے کے گورنمنٹ ان سٹوڈنٹس کے لئے کوئی نوکری کا بندوبست کرتی ہے یا وہ خود ہی کوئی پرائیویٹ سیکٹر join کر لیتے ہیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! اس میں زیادہ تر جو سٹوڈنٹس ہیں ان میں سے کچھ تو پرائیویٹ سیکٹر میں چلے ہیں اور کچھ سٹوڈنٹس ملک سے باہر چلے جاتے ہیں۔ اس میں چھ ماہ کی ٹریننگ سے لے کر دو سال کی ٹریننگ تک ووکیشنل ٹریننگ ہوتی ہے۔ ٹیکنالوجی میں ڈی اے ای، مکینیکل، الیکٹریکل اور سول ڈپلومہ شامل ہے تو ان کی زیادہ کھپت

پرائیویٹ سیکٹر میں ہوتی ہے۔ ہم اس مرتبہ کوشش کر رہے کیونکہ پہلے اس ڈیپارٹمنٹ میں ایسا کوئی سسٹم نہیں تھا جس کے تحت اس چیز کا اندازہ لگایا جائے کہ اگر گورنمنٹ کالجز یا پرائیویٹ کالجز سے جو سٹوڈنٹس فارغ التحصیل ہو رہے ہیں ان کا ڈیٹا کتنا ہے؟ ان سٹوڈنٹس میں سے کتنے پرائیویٹ یا گورنمنٹ سیکٹر میں گئے ہیں اور کتنے سٹوڈنٹس ملک سے باہر چلے گئے ہیں اس سے پہلے ہمارے پاس کوئی ڈیٹا نہیں تھا۔ اب ہم کوشش کر رہے ہیں کہ اس ڈیٹا کو compile کریں تا کہ پتا چل سکے کہ جو سٹوڈنٹس گورنمنٹ کے انسٹیٹیوٹ سے پڑھ کر نکل رہے ہیں ان کی کھپت کس جگہ پر ہو رہی ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میں with due respect اس سوال کے جواب سے disagree کرتا ہوں۔ ہمارے متعلقہ سیکرٹری صاحب ادھر موجود ہیں جب بچے ٹیوٹا سے اپنی ٹریننگ مکمل کرتے ہیں تو اس حوالے سے کوئی بھی SOP نہیں بنا ہوا کہ ان سے پوچھا جائے کہ اب آپ نے پرائیویٹ سیکٹر میں کام کرنا ہے یا گورنمنٹ سیکٹر میں کیونکہ ایک کروڑ نوکریوں والی سونامی ابھی تک تو چلی نہیں ہے جو کہ چلنی تھی۔ Anyhow کوئی ایسا ڈیٹا جو انہوں نے خود کہا ہے کہ کوئی ڈیٹا موجود ہے تو kindly وہ ڈیٹا مجھے بھی provide کر دیں تا کہ میں بھی اپنے حلقہ احباب میں جا کر بتاؤں کہ اس طرح کا ڈیٹا مجھے منسٹر صاحب نے دیا ہے۔

جناب سپیکر! میں زیادہ پرانی بات نہیں کرتا یہ مجھے financial year last کا ڈیٹا ہی آپ کے توسط سے دے دیں تا کہ اس کے مطابق میں آگے لوگوں کو بتا سکوں۔

جناب سپیکر! میرا تیسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: جناب صہیب احمد ملک! پہلے اس سوال کو تو ختم کر لیں کیونکہ یہ آپ نے totally نیا سوال پوچھ لیا ہے کہ۔۔۔

(اذانِ مغرب)

پہلے کبھی بھی کسی حکومت نے اس کا ڈیٹا اکٹھا کیا ہو ایسا ہم نے بھی نہیں سنا ہے۔ Recently بھی جو حکومت ختم ہوئی ہے اس میں بھی کوئی اس طرح کا ڈیٹا موجود نہیں تھا اگر ہوتا تو اس جواب میں آجاتا۔

اب سوال یہ ہے کہ اس کا ڈیٹا ویسے انفارمیشن کے لئے تو رکھنا چاہئے لیکن اس میں after training کوئی surety نہیں ہوتی کہ ان سٹوڈنٹس کو گورنمنٹ جاب دے گی اور یہ کبھی بھی نہیں ہوئی۔ جب سٹوڈنٹس پرائیویٹ سیکٹر میں یا باہر کے ملک چلے جاتے ہیں تو ان کا ریکارڈ ٹیوٹا کے لئے رکھنا مشکل ہوتا ہے لہٰذا اس لئے یہ نیا سوال بنتا ہے اس لئے آپ اگلا ضمنی سوال کر لیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! اگر آپ نے کہہ دیا ہے تو .I totally agree اس کے بعد میں اپنا آخری ضمنی سوال کرتا ہوں کہ missing facilities کے بارے میں انہوں نے جواب دیا ہے کہ تحصیل بھیرہ اور بھلوال میں دو انسٹیٹیوٹس ہیں اور دونوں کے لئے کتنی رقم رکھی گئی ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! میں ان کے پہلے سوال کا جواب دینا چاہتا ہوں اس حوالے سے عرض ہے کہ گورنمنٹ بھی کوشش کرتی ہے کہ پرائیویٹ اور سرکاری ٹیکنیکل اداروں سے جو سٹوڈنٹس تعلیم حاصل کرکے نکل رہے ہیں ان کے لئے کوئی سکیم بنائی جائے، ان کے لئے کوئی soft loaning کی جائے تاکہ وہ اپنا کاروبار شروع کر سکیں۔ اس مقصد کے لئے حکومت پنجاب نے تقریباً 6.3 بلین روپے کے نئے projects initiate کئے ہیں تاکہ پرائیویٹ اور سرکاری ٹیکنیکل اداروں سے جو سٹوڈنٹس تعلیم حاصل کرکے آرہے ہیں ان کو loan دیا جائے تو اس میں cottage industry بھی شامل ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ چھ بلین روپے کے جو پراجیکٹس soft loaning کے لئے مرد و خواتین کے لئے بھی شروع کئے ہیں اور اس کی inauguration انشاءاللہ تعالیٰ آنے والے چند روز میں وزیر اعلیٰ پنجاب کریں گے۔ اس میں ایک لاکھ روپے سے تیس لاکھ روپے تک کا قرضہ دیا جائے گا اس میں 20/80 کی ratio ہے کہ 80 فیصد گورنمنٹ اس کو capital provide کرے گی اور 20 فیصد جو قرضہ لینے آرہا ہے وہ خود اپنی pocket سے ادا کرے گا۔ خواتین کے لئے اس میں 90:10 کی ratio ہے کہ 90 فیصد گورنمنٹ اس کو capital provide کرے گی اور 10 فیصد جو قرضہ لینے آرہی ہیں وہ خود اپنی pocket سے ادا کریں گی اور اس میں operational charges seven percent

مردوں کے لئے اور چھ فیصد خواتین کے لئے رکھے گئے ہیں۔اس کے علاوہ grace period مردوں کے لئے چھ ماہ رکھا گیا ہے اور خواتین کے لئے دس ماہ رکھا گیا ہے۔

جناب سپیکر! So that ان ٹیکنیکل اداروں سے جو سٹوڈنٹس نکل رہے ہیں جن کے پاس سرمایہ نہیں ہوتا گورنمنٹ ان کو سپورٹ کرے تاکہ وہ بہتر انداز میں اپنا کاروبار شروع کر سکیں تو یہ بھی سکیم کا ایک حصہ ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات انہوں نے پوچھی تھی کہ گورنمنٹ یا پرائیویٹ سیکٹر میں کتنے سٹوڈنٹس جاتے ہیں تو یہ ڈیٹا موجود نہیں ہے لیکن کچھ حد تک اس کو اکٹھا کیا جاسکتا ہے جس کے لئے کوشش کی جا رہی ہے اور جو سٹوڈنٹس باہر کے ملک چلے جاتے ہیں ان کا بھی ہمارے پاس اس سے پہلے کوئی ڈیٹا موجود نہیں ہوتا تھا بہرحال جب بھی اس کا data compile ہوگا تو آپ کے سامنے ہاؤس کو apprise کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر! میرے بھائی نے missing facilities کے حوالے سے جو سوال کیا ہے اگر یہ اس کی تفصیل لینا چاہتے ہیں تو میں ایک ایک چیز کا بتا دیتا ہوں اور اگر یہ صرف سرگودھا کے حوالے سے پوچھنا چاہتے ہیں تو۔۔۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میں سرگودھا نہیں بلکہ صرف تحصیل بھلوال کے بارے میں پوچھنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ سارے ضلع کو چھوڑیں صرف بھلوال تک جواب دے دیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! ٹیچنگ میں ٹوٹل 103 missing facilities ہیں اور نان ٹیچنگ میں 123 ہیں اور ٹوٹل 226 ہیں اس کے لئے required مشینری اور equipment تقریباً 127 ملین روپے کا ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: شکریہ

جناب سپیکر: اب ہم نماز مغرب کے لئے پندرہ منٹ کا وقفہ کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر وقفہ برائے نماز مغرب
کے لئے پندرہ منٹ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کر دی گئی)
(نماز مغرب کے وقفہ کے بعد شام 5 بج کر 35 منٹ پر
جناب سپیکر کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال بھی جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! پچھلے سوال میں وزیر موصوف نے بڑی تفصیل سے ایک بات کی تھی کہ ہم لوگ within a month ایک نیا پروگرام لا رہے ہیں جس کے تحت ہم انہیں قرضے دیا کریں گے تو آپ کی وساطت سے وزیر موصوف سے میری گزارش ہے کہ میرا حلقہ پی پی-72 تحصیل بھیرہ اور تحصیل بھلوال کو kindly زیر نگرانی رکھیں تو میں grateful ہوں گا۔

جناب سپیکر: جناب صہیب احمد ملک! یہ سوال تو نہیں بنتا؟

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! یہ میرا سوال نہیں تھا بلکہ پچھلے سوال کے حوالے سے میں نے وزیر موصوف سے request کی ہے۔ میرا سوال نمبر 1883 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا میں ٹیوٹا کے زیر انتظام اداروں سے متعلقہ تفصیلات

*1883: **جناب صہیب احمد ملک:** کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سرگودھا میں ٹیوٹا کے تحت کون کون سے ادارے کام کر رہے ہیں؟

(ب) ان اداروں میں کون کون سی سکلز میں تعلیم و مہارت دی جاتی ہے؟

(ج) ان اداروں میں کس کس شعبہ کے طلباء کو وظیفہ دیا جاتا ہے؟

(د) کیا حکومت تحصیل بھیرہ اور تحصیل بھلوال میں مزید ایسے ادارے کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) ضلع سرگودھا میں ٹیوٹا کے تحت کل 17 ادارے کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع سرگودھا میں ٹیوٹا کے زیر انتظام ٹیکنیکل اداروں میں 49 سکلز میں تعلیم و مہارت دی جا رہی ہے اس کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع سرگودھا میں ٹیوٹا کے زیر انتظام ٹیکنیکل اداروں میں زیر تعلیم طلباء و طالبات کو ٹیوٹا کی طرف سے کس قسم کا وظیفہ نہیں دیا جاتا ہے۔

(د) ٹیوٹا کے زیر انتظام تحصیل بھلوال میں گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ بھلوال اور گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ خواتین بھلوال ووکیشنل تعلیمی مہارت فراہم کر رہے ہیں۔ ٹیوٹا کے زیر انتظام تحصیل بھیرہ میں گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ بھیرہ ووکیشنل تعلیمی مہارت فراہم کر رہا ہے۔ تحصیل بھلوال بھیرہ میں ٹیوٹا کے زیر انتظام موجودہ ادارے ووکیشنل تعلیم کی ضرورت کو احسن طریقے سے پورا کر رہے ہیں۔ فی الحال تحصیل بھلوال اور بھیرہ میں کوئی نئے ادارے کھولنے کی تجویز زیر غور نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! محکمہ نے جز (د) کے جواب میں لکھا ہے کہ ٹیوٹا کے زیر انتظام تحصیل بھلوال میں گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ بھلوال اور گورنمنٹ ووکیشنل انسٹیٹیوٹ خواتین بھلوال، ووکیشنل تعلیمی مہارت فراہم کر رہے ہیں تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ بھلوال میں خواتین کی تعداد بتا دیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! میں پہلے معزز ممبر کے پہلے سوال کے حوالے سے تھوڑی سی وضاحت کر دوں اُس کے بعد میں معزز ممبر کے اس ضمنی سوال پر respond کروں گا۔

جناب سپیکر! حکومت پنجاب ان خواتین کو قرضے دینے کے لئے ایک سکیم بنا رہی ہے تو یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ کمیٹی کے ذریعے ایک independent panel تشکیل دے کر قرضوں کی تقسیم کی جائے۔ اُس کے اندر جو بھی ٹیکنیکل اداروں کے بچے و بچیاں اور otherwise دوسرے اداروں کے بچے و بچیاں یا کوئی بھی شخص اگر اُس میں apply کرتا ہے تو پاکستان کی best universities کے پروفیسر صاحبان جو بزنس کو سمجھتے ہیں اُن پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی جائے گی جس پر حکومت کا کوئی influence نہیں ہو گا۔ وہ جب اپنا پراجیکٹ لے کر آئیں گے تو وہ اُس پراجیکٹ کو vet کرنے کے بعد وہ دیکھیں گے کہ اس پراجیکٹ کے اندر اتنی جان ہے کہ یہ پراجیکٹ چل سکتا ہے اور اُس کے بعد اُس کی ٹریننگ بھی کی جائے گی کہ جس کو 30 لاکھ روپے کا قرضہ دیا جا رہا ہے کیا وہ بزنس چلا بھی سکتا ہے یا نہیں؟ لہٰذا میں معزز ممبر کو اس plate form سے گارنٹی کرتا ہوں کہ انشاءاللہ وہ قرضے 100 فیصد میرٹ پر اور across the board دیئے جائیں گے اُس پر کسی بھی حوالے سے کوئی political influence برداشت نہیں کی جائے گی۔ اُس کمیٹی کے بننے کے بعد معزز ممبر کے پاس اگر کوئی بھی شکایت آئے تو وہ یہاں پر آپ کے توسط سے متعلقہ محکمہ سے سوال کی شکل میں کر سکتے ہیں اور ہم اُس کا ازالہ کریں گے لیکن مجھے اُمید ہے کہ اس طرح کا کوئی سلسلہ نہیں ہو گا بلکہ اس کو purely merit پر دیکھا جائے گا۔

جناب سپیکر! معزز ممبر نے سوال نمبر 1883 کے حوالے سے ضمنی سوال کیا ہے تو پچھلے سوال کے اندر بھی تحصیل بھیرہ اور تحصیل بھلوال میں خواتین کی تعداد کے بارے میں بتایا گیا ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میں اپنا سوال دہراتا ہوں کیونکہ جو سوال irrelevant ہوتا ہے آپ اس پر زیادہ وقت دیتے ہیں۔ اس پر relevant سوال یہ ہے کہ میں گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ خواتین بھلوال کا پوچھ رہا ہوں، میں بھیرہ، سرگودھا، سلانوالی اور کوٹ مومن کا نہیں پوچھ رہا۔ میں صرف گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ خواتین بھلوال میں خواتین کی تعداد پوچھ رہا ہوں کیونکہ مجھے بھی اس کا جواب وہاں سے نہیں مل سکا۔

جناب سپیکر! آپ kindly مجھے صرف یہ بتا دیں کہ گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ خواتین بھلوال میں خواتین کی تعداد کیا ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! فیشن ڈیزائننگ میں 16، میٹرک ووکیشنل میں 19، بیوٹیشن میں 15، ٹیلرنگ میں 15، سرٹیفکیٹ ان کمپیوٹر ایپلیکیشنز میں۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ ٹوٹل تعداد بتا دیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! یہ ٹوٹل خود کر لیں۔ اگر آپ کہتے ہیں تو میں گن کر بتا دیتا ہوں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میرے خیال میں وزیر صاحب نے جواب نہیں پڑھا کیونکہ جن پروگرامز کا یہ بتا رہے ہیں وہ تو بھیرہ میں موجود ہی نہیں ہیں۔

جناب سپیکر! انہوں نے بتایا ہے کہ بھیرہ اور بھلوال میں فیشن ڈیزائننگ کا بتایا ہے۔ آپ خود پڑھ کر دیکھ لیں۔ انہوں نے on the floor of the House کہا ہے۔

جناب سپیکر: جناب صہیب احمد ملک! آپ اپنا سوال کر لیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ سوال نمبر 1883 کا جواب ٹیوٹا کی طرف سے موصول ہوا ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ بھلوال میں آٹو مکینک، الیکٹریکل اور سرٹیفکیٹ کا پروگرام ہے بھیرہ کی تو بات ہی نہیں کر رہے۔ یہ جو فیشن ڈیزائننگ کی بات کر رہے ہیں تو میں پھر اپنے سوال کی طرف آتا ہوں کیونکہ موصوف دوسری طرف چل پڑتے ہیں۔

جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ خواتین بھلوال میں خواتین کی تعداد کیا ہے؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ گورنمنٹ ووکیشنل انسٹیٹیوٹ بھلوال میں خواتین کی تعداد بتا دیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! پہلے میں نے جو پڑھا ہے وہ غلط پڑھا گیا ہے۔ میں اس کی معذرت چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، کوئی بات نہیں۔ آپ اب بتا دیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! بھیرہ میں خواتین کی کل تعداد 77 ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میں نے جز (د) کے حوالے سے ایک ہی سوال پوچھا ہے کہ گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ خواتین بھلوال میں خواتین کی تعداد کیا ہے؟ انہوں نے پھر بھیرہ کا بتایا ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! گزارش ہے کہ کل تعداد 3500 ہے۔ ہر ادارے کی خواتین و مردوں کی بھلوال، بھیرہ، سرگودھا۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ خواتین بھلوال میں خواتین کی تعداد کیا ہے وہ بتا دیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! اب میں سارا جواب پڑھوں گا یہ اس کو سن لیں۔ ان کا جو portion ہو گا وہ نکال لیں چاہے وہ سرگودھا کا ہے یا بھلوال کا ہے۔

جناب سپیکر: آپ اس سوال کو چھوڑ دیں۔ اب ہم اگلے سوال پر چلتے ہیں۔ اگلا سوال نمبر 1895 جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میرا ایک سوال ہوا ہے۔ آپ نے تین کی اجازت دی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: آپ کے تین نہیں بلکہ دس سوال ہو گئے ہیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! آپ وزیر صاحب سے پوچھ لیں یہ میرے بڑے بھائی ہیں کہ میں نے کتنے سوال پوچھے ہیں۔

جناب سپیکر!میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ تحصیل بھیرہ میں جو missing facilities ہیں اور جو پروگرام انہوں نے بتائے ہیں ان کو نہیں پتا تھا کہ وہ ہیں کیا یہ نئے پروگراموں کو جاری کرنے کاارادہ رکھتے ہیں تو مہربانی کرکے اسے کر دیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب!اتنا بتادیں کہ نئے پروگرامز شروع کرنے کاارادہ ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر!گزارش یہ ہے کہ جو پروگرامز missing ہیں وہ وقت کے ساتھ جیسے ہی بجٹ کی سہولت ملے گی تو شروع کئے جائیں گے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے پیسے ملیں گے تو ہو جائیں گے۔ اب ہم اگلے سوال پر چلتے ہیں۔ اگلا سوال نمبر1895 جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذااس سوال کو بھی dispose of کیاجاتاہے۔

میں یہاں پر یہ کہناچاہتاہوں کہ ایک چیز طے ہوئی تھی کہ سوال پر ہم تین ضمنی سوال لیں گے۔ ممبران اگراس طرح کریں گے تو باقیوں کے لئے وقت ختم ہو جاتاہے۔اگلا سوال محترمہ کنول پرویزچودھری کاہے۔جی، محترمہ!

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر!سوال نمبر1970 ہے،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی،جواب پڑھاہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ بھر میں پرائس کنٹرول کمیٹیوں
کے قیام اور مجسٹریٹس کی طرف سے کئے گئے چالان سے متعلقہ تفصیلات

*1970: **محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیاوزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں بڑھتی ہوئی اشیاء خورد و نوش کی قیمتوں کو کنٹرول کرنے کے لئے پرائس کنٹرول کمیٹیاں قائم کی گئی ہیں؟

(ب) شہر لاہور میں کتنے پرائس کنٹرول مجسٹریٹ کام کر رہے ہیں؟

(ج) شہر لاہور میں پچھلے چھ ماہ میں پرائس کنٹرول مجسٹریٹوں نے کل کتنے چالان کئے اور کتنا جرمانہ کیا؟

(د) شہر لاہور کے گلی محلوں میں قائم سٹور پر من مانی قیمتوں کی روک تھام کے لئے محکمہ کیا کارروائی کرتا ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں بڑھتی ہوئی اشیاء خوردونوش کی قیمتوں کو کنٹرول کرنے کے لئے پرائس کنٹرول کمیٹیاں نوٹیفائی کی گئی ہیں۔ صوبائی سطح پر ایک کیبنٹ کمیٹی برائے پرائس کنٹرول زیر سربراہی وزیر صنعت و سرمایہ کاری نوٹیفائی کی گئی ہے اور ضلعی سطح پر ضلعی پرائس کنٹرول کمیٹیاں نوٹیفائی کی گئی ہیں جو کہ ڈپٹی کمشنر کے زیر اہتمام اشیاء و خوردنی کی سپلائی اور قیمتوں کا جائزہ لیتی ہیں۔

(ب) اس وقت ضلع لاہور میں 62 مجسٹریٹ محکمہ ہوم کی طرف سے نوٹیفائی کئے گئے ہیں جو کہ اوور چارچنگ ہورڈنگ اور نان ڈسپلے آف ریٹ لسٹ کے خلاف ریڈ کرتے ہیں اور موقع پر سزا دیتے ہیں۔

(ج) شہر لاہور میں گزشتہ چھ ماہ کے دوران پرائس کنٹرول مجسٹریٹوں نے 72،211 چالان کئے ہیں اور -/7,066,100 روپے جرمانہ کیا ہے۔

(د) شہر لاہور کے گلی محلوں میں قائم سٹوروں پر من مانی قیمتوں کی روک تھام کے لئے حکومت نے ایک اینڈرائیڈ ایپلیکیشن "قیمت پنجاب" کے نام سے بنائی ہے جس کی مدد ایک عام آدمی موقع پر اپنی شکایت درج کروا سکتا ہے جو کہ ڈائریکٹ متعلقہ پرائس مجسٹریٹ کو پہنچ جاتی ہے جس کو وہ 24 سے 48 گھنٹوں میں کارروائی کرنے کا پابند ہوتا ہے اور ڈپٹی کمشنر کو جوابدہ ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! مجھے پرائس کنٹرول کمیٹیوں سے متعلق جو جواب ملا ہے اور جو مہنگائی کا حال ہے وہ سب کو معلوم ہے لیکن جز(د) کے جواب میں کہا گیا ہے کہ ایک "ایپ" متعارف کرائی گئی ہے۔ میرا پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ ایپ کب متعارف کرائی گئی اور اب تک اس میں کتنے صارفین نے اپنی شکایات درج کرائی ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! گزارش ہے کہ روزانہ کی بنیاد پر لوگوں کی شکایات آتی ہیں اور اس کے multiple functions ہیں۔ یہ ایپ رمضان المبارک میں متعارف کرائی گئی تھی۔ اس سے پہلے بھی یہ کچھ اضلاع میں موجود تھی لیکن اس کو سنٹرلائز کرنے کے لئے پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ کے ذریعے اس ایپ کو متعارف کرایا گیا تھا۔ اس میں چیزوں کی قیمتیں بھی ہیں، شکایات بھی ہیں، response time بھی ہے اور punishable items کا بھی اندراج ہوتا ہے۔ آج تک اس پر کل کتنی شکایات آئی ہیں وہ میں اس وقت نہیں بتا سکوں گا اس حوالے سے میرا محکمہ جیسے ہی مجھے بتائے گا میں ایوان میں بتا دوں گا کیونکہ یہ سوال کے اندر نہیں ہے۔ اگر میں کہہ دوں کہ یہ ہزاروں کی شکل میں ہے تو ایسا بھی ممکن ہو سکتا ہے۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! پہلی بات تو یہ ہے کہ میرے سوال کی بنیاد اسی چیز پر ہے کہ ہر طرف مہنگائی کا دور دورہ تھا تو میں یہی پوچھنا چاہ رہی تھی کہ ہم کس طرح پرائس کنٹرول کر رہے ہیں۔ اگر یہ ایپ دو تین ماہ پہلے بنی ہے تو اس کا اتنا لمبا چوڑا ریکارڈ نہیں ہو گا کہ پیش نہ کیا جا سکے۔ آپ کے محکمہ کو چاہئے تھا کہ اس پر آپ کو ایک اچھا جواب بنا کر دیتا۔ چلیں! کوئی بات نہیں آپ بتا دیجئے گا جب بھی آپ کو پتا چلے گا۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! میں اس کی مزید وضاحت کر دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں۔ یہ بات ختم ہو گئی ہے۔ اب محترمہ دوسرا ضمنی سوال کر لیتی ہیں۔ جی، محترمہ!

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال ہے جیسا کہ میرے بھائی وزیر صاحب نے بتایا ہے کہ یہ ایپ متعارف ہوئی ہے جس میں مختلف sections ہیں جس میں چیزوں کی قیمتوں کا بھی ذکر کیا گیا ہے تو اس ایپ پر ٹماٹر کا سرکاری ریٹ کیا درج ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ یہ جو چاہے سوال کریں میں ہر سوال کے جواب کے لئے حاضر ہوں۔

جناب سپیکر: ٹماٹر کا نہیں۔ (قہقہہ)

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! ٹماٹر کی قیمت کا جواب دینے کے لئے بھی حاضر ہوں۔ ہر سوال کا جواب دینا میری ذمہ داری ہے۔

جناب سپیکر! میری اس میں یہ درخواست ہے کہ اگر یہ نیا سوال پوچھنا چاہیں، پچھلا پوچھنا چاہیں، آگے پوچھنا چاہیں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ انہوں نے شکایات کا پوچھا تھا تو اس ایپ کو 15 لاکھ لوگوں نے download کیا ہے۔ اس ایپ پر جا کر تعداد کا بھی پتا چل سکتا ہے۔

جناب سپیکر! انہوں نے جز (د) میں جو سوال پوچھا ہے وہ میں دہرا دیتا ہوں پھر میں ان کو ٹماٹر کی قیمت بھی بتاتا ہوں اور باقی اشیاء کی بھی بتا دیتا ہوں۔

جناب سپیکر! انہوں نے جز (د) پوچھا ہے کہ شہر لاہور کے گلی محلوں میں قائم سٹور پر من مانی قیمتوں کی روک تھام کے لئے محکمہ کیا کارروائی کرتا ہے۔ یہ ان کا سوال ہے۔ اب آپ اس سے اندازہ کر لیں کہ ان کے ضمنی سوال کون سے ہیں۔

جناب سپیکر! میں ہر ضمنی سوال کا جواب دینے کے لئے تیار ہوں جو یہ کہیں گی۔ اگر یہ ٹماٹر کی قیمت کا پوچھ رہی ہیں تو آج کی قیمت کے مطابق تقریباً -/200 روپے فی کلو ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! -/215 روپے ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: تمام ممبران بات سنیں۔ ہم سب منڈی میں نہیں بیٹھے لہٰذا اس کو منڈی نہ سمجھیں۔ ہر جگہ پر ریٹ تھوڑا مختلف ہی ہوتا ہے۔ جی، اب اگلا سوال take up کرتے ہیں۔ ملک محمد احمد خان!

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! میرا سوال تو مکمل ہو لینے دیں۔

جناب سپیکر: جی، مکمل ہو گیا ہے۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! ٹماٹر -/300 روپے کلو sale ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: میری بات سنیں۔ کسی اچھے ڈیپارٹمنٹل سٹور سے ٹماٹر خریدیں گے تو -/15 روپے مہنگا ہی ہو گا لیکن عام جگہ سے خریدیں گے تو سستا ہو گا بلکہ منڈی سے خریدیں گے تو مزید سستا ہو گا۔ جی، ملک محمد احمد خان!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 2196 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: ٹیوٹا ہیڈ آفس گلبرگ میں
چائنیز لینگویج کورس کی کلاسز کے اجراء سے متعلقہ تفصیلات

*2196: **ملک محمد احمد خان:** کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹیوٹا ہیڈ آفس گلبرگ لاہور میں چائنیز لینگویج کورس کی کلاسز شروع کی گئی تھیں جن میں داخلہ فری تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کورس کی کلاسز صبح، دوپہر اور شام ہفتہ میں چھ دن شروع کی گئی تھیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان کلاسز کے لئے اساتذہ کی خدمات بھی لی گئی تھیں جنہوں نے طالب علموں کو چائنیز لینگویج کورس میں تعلیم دینی تھی اور ان کے ساتھ فی گھنٹہ پڑھانے کا معاوضہ بھی مختص ہوا تھا یہ معاوضہ کن sops کے تحت مختص کیا گیا؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اب ان کلاسز میں داخلہ فری کی بجائے فیس کے ساتھ کر دیا گیا ہے اور فی کورس کی فیس -/6,750 روپے مقرر کی گئی ہے کیا اساتذہ کو سابقہ sops کے مطابق معاوضہ دیا جا رہا ہے یا اس میں کوئی تبدیلی کی گئی؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کورس کی فیس مقرر کرنے سے ان کلاسز میں داخلہ نہ ہونے کے برابر ہے جس کی وجہ سے ان کلاسز کے لئے ہائر کردہ اساتذہ، عملہ بے روزگار ہوگئے ہیں؟

(و) جن اساتذہ کی خدمات لی گئی تھیں ان کے ساتھ فی گھنٹہ معاوضہ کتنا طے ہوا، کیا ان کو طے شدہ معاوضہ پورا دیا گیا یا کم اور اس مد میں کتنی رقم رکھی گئی تھی کیا پوری تصرف میں آئی یا بقایا ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت سابقہ sops کے تحت دوبارہ فری کلاسز کا اجراء کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) یہ بات درست نہیں ہے چائنیز لینگویج کورس کی کلاسز ٹیوٹا ہیڈ آفس گلبرگ لاہور کی بجائے اس سے منسلک ادارہ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ گلبرگ لاہور میں شروع کی گئیں جن میں داخلہ فری تھا۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ج) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ان کلاسز کو پڑھانے کے لئے اوپن مارکیٹ سے چینی زبان کے ماہرین کی خدمات لی گئی تھیں جن کا معاوضہ فی گھنٹہ کے حساب سے مجاز اتھارٹی کی منظوری سے طے کیا گیا تھا۔

(د) جی، ہاں! یہ درست ہے کہ اس سے پہلے یہ کلاسز سالانہ ترقیاتی منصوبہ کے تحت چلائی گئی تھیں جن میں طلباء سے فیس وصول نہیں کی گئی تھی اور تمام خرچہ حکومت پنجاب (ٹیوٹا) نے برداشت کیا تھا۔ تاہم اب یہ کلاسز self-sustainable بنیادوں پر چلائی جارہی ہیں جن کی فیس -/6,750 روپے مقرر کی گئی ہے جو کہ مارکیٹ کی نسبت بہت کم ہے۔ چونکہ اساتذہ کا معاوضہ بھی اسی فیس میں سے ادا کرنا ہوتا ہے اس لئے معاوضہ پہلے سے کم مقرر کیا گیا ہے۔

(ہ) پہلے کی طرح اس مرتبہ بھی ان کلاسز کو پڑھانے کے لئے اوپن مارکیٹ سے چینی زبان کے ماہرین کی عارضی خدمات لی گئی ہیں جن کا معاوضہ فی گھنٹہ کے حساب سے طے ہے علاوہ ازیں معقول فیس مقرر کرنے سے محض سنجیدہ نوجوان ہی داخلہ لیتے ہیں۔

(و) اساتذہ کو معاوضہ منظور SOP کے مطابق ادا کیا گیا ہے چونکہ فری چائنیز لینگوئج کورس کی کلاسز مجاز اتھارٹی سے ترقیاتی بجٹ سے منظوری کے بعد شروع کی گئی تھیں کیونکہ رواں سال ترقیاتی بجٹ مطلوبہ ضروریات سے کم دیا گیا ہے فی الحال سابقہ SOP کے تحت دوبارہ فری کلاسز کا اجراء ممکن نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میرے دو سوال ہیں لیکن اگر آپ اجازت دیں تو میں اکٹھا ہی rephrase کر دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، کریں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال اس کی پالیسی سے متعلق ہے۔ اگر حکومت یہ سمجھتی ہے کہ چائنیز لینگوئج زیادہ سے زیادہ لوگوں کو پڑھانی چاہئے اور C-PEC کے لئے یہ instrumental ہے تو اس حوالے سے دو باتیں جواب میں دی گئی ہیں۔

جناب سپیکر! جز (ہ) میں یہ کہا گیا ہے کہ تعداد کم ہو گئی ہے اور صرف سنجیدہ لوگ ہی داخلہ لیتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پہلے چائنیز لینگوئج کے لئے ٹیوٹا کے زیر انتظام یا ٹیوٹا سے منسلک ادارے فری چائنیز لینگوئج پڑھاتے تھے تاکہ C-PEC کے road sides پر بیٹھنے والے پنکچر والوں، ویلڈرز یا دوسرے لوگ اس زبان کی how know رکھ سکیں، communicate کر سکیں اور یہی اس کا basic purpose تھا۔ اب یہ scrap کر دیا گیا ہے اور understanding یہ لگ رہی ہے کہ شاید بڑے پروفیشنل کورسز کی طرف جایا جائے گا لیکن فیس ادا کر کے کوئی بھی نہیں جائے گا۔ ہمارا اندازہ یہ ہے کہ وہ کورس بند ہو جائے گا۔

جناب سپیکر! کیا حکومت یہ ارادہ رکھتی ہے کہ اس پروگرام کو further فنڈز دے اور یہ پروگرام جو اس سال شروع نہیں ہو سکا تو آگے شروع کر لیا جائے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! ملک محمد احمد خان نے جو سوال پوچھا ہے اس حوالے سے پہلے مرحلہ کے اندر چائنیز لینگویج کا کورس free of cost تھا اور students سے فیس charge نہیں کی جاتی تھی۔ اُس وقت C-PEC کے معاملات میں ہمیں اس زبان کی ضرورت تھی تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو راغب کیا جائے اور ہمارے پاس جب چائنیز آتے ہیں تو کوئی مسئلہ درپیش نہ ہو لیکن ٹرانسلیٹر کی اُس وقت کمی تھی اس کے لئے ایک سکیم چلی جس کے تحت اچھی خاصی تعداد میں یہ کورس free کروایا اور اس کے تحت تقریباً 19027 طلباء کو فری چائنیز کورسز کروائے گئے لیکن وقت کے ساتھ اس کو sustainable کرنے کے لئے فیس کا component رکھا گیا کہ per month ایک بچہ دو ہزار فیس دے گا تب سیکھے گا۔ یہاں پر -/6750 روپے فیس لکھی ہوئی ہے لیکن اس میں -/750 روپے بچے کی enrolment ہے جبکہ دو ہزار per student رکھا گیا ہے۔ پہلے ٹیچر کو پڑھانے کا فی گھنٹہ معاوضہ -/1200 روپے تھا لیکن مارکیٹ کے اندر تقریباً 20 ہزار کے قریب نئے ٹیچرز induct ہو گئے جو مزید آگے پڑھا سکتے تھے اس لئے معاوضہ بعد میں -/1200 سے -/800 روپے کر دیا گیا جبکہ student کی فیس دو ہزار کر دی گئی۔ ابھی ہنر مند نوجوان پروگرام کے لئے ڈیڑھ ارب روپیہ مختص کیا گیا ہے اور کوشش یہ ہے کہ آنے والے دنوں میں اس دو ہزار فیس کو مزید کم کیا جائے تاکہ زیادہ سے زیادہ چائنیز لینگویج سیکھنے والوں کو موقع فراہم ہو۔

جناب سپیکر: کیا فیس کی وجہ سے حاضری کم ہوئی ہے یا کوئی اور وجہ ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! آپ کا پوائنٹ بالکل ٹھیک ہے کیونکہ پہلے فیس نہ ہونے کی وجہ سے enrolment زیادہ ہوتی تھی اور non serious students بھی ہوتے تھے۔ بالفرض enrolment چالیس ہزار کی ہوتی ہے تو کوئی student شروع میں تو کوئی درمیان میں چھوڑ جاتا تھا کیونکہ اس نے فیس ادا نہیں کی ہوتی تھی۔ اب جب فیس رکھی گئی ہے تو serious students آتے ہیں۔ اس کورس کو sustainable کرنے کے لئے aspect یہ تھا کہ serious students آئیں اور کلاس کو A to Z پڑھ کر سیکھیں لہٰذا اب حکومت کا plan ہے کہ اس کو مزید subsidize کر دیا جائے۔

جناب سپیکر! اگرچہ میں سمجھتا ہوں کہ دو ہزار روپے فیس زیادہ نہیں ہے لیکن پھر بھی حکومت اپنے موجودہ وسائل کے اندر رہتے ہوئے کوشش کرے گی کہ فیس سٹرکچر کو تھوڑا کم کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: آج کل مہنگائی زیادہ ہے اس لئے یہ دو ہزار فیس زیادہ ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! اس سال 13 ہزار بچوں کو ہنر مند پروگرام کے تحت جو کورس کروائیں گے وہ free ہو گا۔

جناب سپیکر: کیا چائنیز لینگوئج کی بات کر رہے ہیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! چائنیز لینگوئج سکھائیں گے۔

جناب سپیکر: یہ پروگرام ہونا چاہئے کیونکہ یہ بڑا ضروری ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! جب تک گورنمنٹ اس کو sponsor نہیں کرے گی تب تک فائدہ حاصل نہیں ہو گا۔ اگر اس کو self-sustainable model پر چلائیں گے تو پھر مسئلہ یہ ہو گا کہ enrolment کے بعد فیس دیکھ کر اس پروگرام کے لئے وہ طبقہ جن کو actual ضرورت ہے وہ بھی نہیں کر پائیں گے۔ بنیادی طور پر پورے پاکستان میں کہیں اور یہ facility نہیں ہے اور صرف پنجاب میں ایک ہی ادارہ ہے جہاں دُور دُور سے لوگ آرہے ہیں۔

جناب سپیکر: ملک محمد احمد خان! بات یہ ہے کہ یہ کیسے چیک ہو گا کہ یہ student پڑھنے میں serious ہے یا نہیں؟

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! بالکل درست بات ہے۔

جناب سپیکر: اگر کوئی serious ہو تو پھر اس کے لئے سکالرشپ وغیرہ ہو سکتا ہے لیکن یہ کیسے پتا چلے گا کہ student serious ہے؟

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میری صرف اتنی درخواست ہے کہ اس کے لئے کچھ بجٹ مختص کر دیں اور اس کے کوئی SOPs بنالیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ وہ اس کے لئے already کام کر رہے ہیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! بس یہی درخواست ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! میں نے آپ سے عرض کیا ہے کہ ہنر مند پروگرام کے لئے ڈیڑھ ارب روپیہ مختص کیا ہے۔ ہم فیس کے لئے حاضر ہیں لیکن سوال یہ ہے کہ اگر enrolment چالیس ہزار students کی ہوتی ہے لیکن درمیان میں کوئی student دائیں بائیں ہو جائے گا تو پھر یہ کرنا پڑے گا۔ ہم 13 ہزار students کے لئے اسے already free کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، اس میں seriousness پیدا کرنے کے لئے آپ کی بات ٹھیک ہے لیکن فیس دو ہزار روپے زیادہ ہے جسے کم کر کے ایک ہزار روپے کریں۔ اس میں اگر کوئی تھوڑی فیس بھی دے گا تو کوئی غیر حاضر بھی نہیں ہو گا۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! جیسے آپ کا حکم ہے اس کے مطابق کر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: میرا حکم نہیں بلکہ میری یہ تجویز ہے باقی فیصلہ تو آپ کا ہے۔ اس میں جو بہتر ہے وہ آپ اپنی پالیسی کے مطابق کریں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! تعمیل ہو گی۔

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

گوجرانوالہ: فیکٹریوں میں بوائلر پھٹنے کے واقعات سے متعلقہ تفصیلات

*1606: **چودھری اشرف علی:** کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گوجرانوالہ ریجن بھر کی فیکٹریوں میں 366 کے قریب خطرناک بوائلر نصب ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ تین سالوں میں بوائلر پھٹنے کے واقعات میں 40 افراد ہلاک اور 175 زخمی ہو چکے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ 100 کے قریب بوائلر کی مدت ختم ہو چکی ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ متعدد فیکٹریوں میں 1903 سے نصب بوائلر خستہ حال ہیں کیونکہ بوائلر کی مدت تقریباً 60 سال تک ہوتی ہے؟

(ہ) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت خطرناک اور خستہ حال بوائلر کے تدارک اور مزدوروں کے تحفظ کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) یہ درست نہ ہے۔ گوجرانوالہ ریجن میں کوئی بھی بوائلر خطرناک حالت میں نصب نہیں ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ پچھلے تین سالوں میں گوجرانوالہ سرکل میں بوائلر کا کوئی بڑا حادثہ رونما نہیں ہوا اور نہ ہی کسی انسانی جان کا نقصان ہوا ہے۔ البتہ ستمبر 2015 میں ایک صنعتی یونٹ البدر 313 گکھڑ جی ٹی روڈ گوجرانوالہ میں ایک صنعتی حادثہ ہوا جس میں تقریباً اٹھارہ لوگ جاں بحق ہو گئے لیکن یہ حادثہ بھی بوائلر کا نہیں تھا۔ بلکہ فیکٹری کے پراسس ہاؤس میں گیس کی لیکج کی وجہ سے ہوا۔ پنجاب حکومت نے اُس کی انکوائری کے

لئے چیف منسٹر انسپکشن ٹیم (CMIT) کو مقرر کیا تھا جس نے اپنی تحقیقات میں پراسس ہاؤس میں گیس کی لیکج کو حادثے کی وجہ قرار دیا۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔ آفس ریکارڈ کے مطابق گوجرانوالہ سرکل میں زائد المیعاد بوائلرز کی تعداد 100 کے قریب نہیں ہے بلکہ ستائیس (27) ہے۔ ان تمام فیکٹریوں کو فروری / مارچ 2018 میں اُن بوائلرز کو فی الفور بند کر دینے کے نوٹسز جاری کئے گئے اور محکمہ ہذا نے ان میں سے پچیس (بوائلرز کو سیل) مہر بند (کر دیا جبکہ باقی دو بوائلرز مالکان کے خلاف عدالتی کارروائی کا عمل شروع ہے۔

(د) یہ درست نہ ہے۔ 1903 کا کوئی بوائلر نہ صرف گوجرانوالہ سرکل بلکہ پورے صوبہ پنجاب میں نصب نہیں ہے۔

(ہ) جزہائے بالا کا جواب نفی میں ہے۔ تاہم حکومت کسی بھی قسم کے حادثہ سے بچاؤ اور مزدوروں کی جان و مال کے تحفظ کے لئے تمام ضروری اقدامات کرتی ہے جن میں قانون کے مطابق ہر بوائلر کی باقاعدگی کے ساتھ سالانہ انسپکشن کی جاتی ہے۔ انسپکشن کرتے وقت اُس کا تفصیلی معائنہ کیا جاتا ہے اور اگر اُن کی حالت تسلی بخش ہو تو اُن کو آپریشنل سرٹیفکیٹ جاری کیا جاتا ہے جبکہ جن بوائلرز کی حالت تسلی بخش نہ ہو اُن کو مرمت / تبدیلی کا نوٹس جاری کیا جاتا ہے۔ ان میں سے بعض بوائلرز کے مختلف حصوں کی لیبارٹری سے نان ڈسٹرکٹو ٹیسٹنگ (NDT) کروائی جاتی ہے اور بعض بوائلرز کی بقایا عمر کے تعین کے لئے حکومت سے منظور شدہ تھرڈ پارٹیز سے انسپکشن کروائی جاتی ہے اور مطلوبہ مرمت یا تبدیلی کے بعد سرٹیفکیٹ جاری ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ فیکٹریوں میں بوائلرز کے محفوظ آپریشن اور نگہداشت کے لئے اہل بوائلر انجینئرز بھی تعینات کئے جاتے ہیں۔ بوائلر انجینئرز کے بغیر بوائلر کو چلانے کی اجازت نہیں ہے۔ بوائلر انجینئرز سارا سال ہمہ وقت بوائلرز پر ڈیوٹی کرتے ہیں اور بوائلرز کے محفوظ آپریشن، کمبسچن، پانی کی مقدار اور تیار شدہ بھاپ کو متعلقہ مشینری تک پہنچانے کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ وہ بوائلر سے پیدا ہونے والی فضائی آلودگی کی روک تھام بھی کرتے ہیں۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: پی پی- 120 رجانہ میں
گرلز اور بوائز کے لئے فنی تعلیمی ادارہ کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

*1654: **جناب محمد ایوب خان:** کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ٹیوٹا کے زیر انتظام کتنے گرلز و بوائز فنی تعلیم کے ادارے کون کون سے موجود ہیں نیز اداروں میں کون سے شعبے / سبجیکٹس کی تعلیم دی جارہی ہے؟

(ب) کیا محکمہ ضلع میں فنی تعلیمی اداروں کو مزید اپ گریڈ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تاکہ نوجوان نسل ہنر سیکھ کر برسر روزگار ہو سکے؟

(ج) کیا حلقہ پی پی-120 کے علاقہ رجانہ میں گرلز و بوائز کے لئے کوئی تعلیم کا ادارہ کام کر رہا ہے اگر نہیں تو محکمہ موجودہ مالی سال 19-2018 میں رجانہ میں فنی تعلیمی ادارہ قائم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ٹیوٹا کے زیر انتظام کل آٹھ ادارے کام کر رہے ہیں۔ جن میں تین گرلز اور پانچ بوائز کے لئے فنی تعلیم کے ادارے ہیں ان اداروں میں جن جن شعبوں میں تعلیم و تربیت دی جارہی ہے ان کی ادارہ وار تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ٹیوٹا پہلے ہی علاقہ کی ضروریات کے مطابق اپنے اداروں میں کورسز کروا رہا ہے فی الفور اداروں کو مزید اپ گریڈ نہیں کیا جا رہا ہے۔

(ج) جی نہیں! ٹیوٹا کا کوئی ادارہ حلقہ پی پی-120 رجانہ میں کام نہیں کر رہا ہے اس کی وجوہات درج ذیل ہیں۔

1) رجانہ سنٹرل پوائنٹ ہے۔ ٹوبہ، کمالیہ، پیر محل تینوں تحصیلوں کا تقریباً 15 کلومیٹر کا فاصلہ ہے۔

2) رجانہ میں ایک مردانہ اور ایک زنانہ فیڈنگ ہائر سیکنڈری سکول ہے اور ایک ایلیمنٹری سکول ہے۔

3) رجانہ چونکہ نہ ہی تحصیل ہے اور نہ ہی سب تحصیل اور uncovered تحصیل کے زمرے میں بھی نہیں آتا۔

4) حلقہ پی پی۔ 120 کے طلباء وطالبات کی فنی تعلیم کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ٹیوٹا کے مندرجہ ذیل ادارے کام کر رہے ہیں۔

1) گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ، ٹوبہ ٹیک سنگھ
2) گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ، کمالیہ
3) گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ، ٹوبہ ٹیک سنگھ
4) گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ، کمالیہ
5) گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر، پیر محل
6) گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی، کمالیہ

صوبہ میں ضلعی سطح پر کنزیومر کورٹس کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

***1832: چودھری اشرف علی:** کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ کے کن کن اضلاع میں کنزیومر کورٹس کا قیام عمل میں لایا جاچکا ہے اور کون کون سے اضلاع میں ابھی تک کنزیومر کورٹس کا قیام عمل میں نہیں لایا جاسکا؟

(ب) کن کن اضلاع کی کنزیومر کورٹس دوسرے اضلاع میں مہینے میں کتنی بار کیمپ آفس لگاتی ہیں؟

(ج) کنزیومر کورٹس پنجاب کے افسران وملازمین کو آخری بار کب ریگولرائز کیا گیا اور کیا حکومت باقی ماندہ افسران وملازمین کو بھی ریگولر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) کنزیومر کورٹس پنجاب کے 17 اضلاع میں کام کر رہی ہے۔ مالی سال 06-2005 میں ابتدائی طور پر گیارہ اضلاع لاہور، سیالکوٹ، ساہیوال، سرگودھا، راولپنڈی، گجرات، ملتان، گوجرانوالہ، بہاولپور، فیصل آباد اور ڈی جی خان میں عمل میں لایا گیا۔ سال

16-2015 میں چھ مزید اضلاع منڈی بہاؤالدین، میانوالی، رحیم یار خان، بہاولنگر، لیّہ اور بھکر میں کنزیومر کورٹس قائم کی گئیں۔

باقی ماندہ 19 اضلاع اٹک، چکوال ، حافظ آباد، جہلم، نارووال، ننکانہ صاحب، قصور، شیخوپورہ، اوکاڑہ، پاکپتن، وہاڑی، خانیوال، لودھراں، راجن پور، مظفر گڑھ، خوشاب، ٹوبہ ٹیک سنگھ، جھنگ اور چنیوٹ کا ابھی تک کنزیومر کورٹس کا قیام عمل میں نہیں لایا جا سکا۔

(ب) لاہور ہائی کورٹ لاہور کے حکم کے تحت درج ذیل کنزیومر کورٹس اپنے ملحقہ اضلاع میں کیمپ آفس لگاتی ہیں:

1) کنزیومر کورٹ گجرات مہینے میں چار مرتبہ ضلع جہلم میں کیمپ آفس لگاتی ہیں۔
2) کنزیومر کورٹ گوجرانوالہ مہینے میں چار مرتبہ ضلع حافظ آباد میں کیمپ آفس لگاتی ہیں۔
3) کنزیومر کورٹ راولپنڈی مہینے میں دو مرتبہ ضلع اٹک اور دو مرتبہ ضلع چکوال میں کیمپ آفس لگاتی ہیں۔
4) کنزیومر کورٹ ساہیوال مہینے میں چار مرتبہ ضلع پاکپتن اور چار مرتبہ ضلع اوکاڑہ میں کیمپ آفس لگاتی ہیں۔
5) کنزیومر کورٹ ڈی جی خان مہینے میں دو مرتبہ ضلع مظفر گڑھ میں کیمپ آفس لگاتی ہیں۔
6) کنزیومر کورٹ فیصل آباد مہینے میں ایک ایک مرتبہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ، جھنگ اور چنیوٹ میں کیمپ آفس لگاتی ہیں۔
7) کنزیومر کورٹ سیالکوٹ مہینے میں چار مرتبہ ضلع نارووال میں کیمپ آفس لگاتی ہیں۔
8) کنزیومر کورٹ ملتان مہینے میں دو مرتبہ ضلع وہاڑی اور ایک ایک مرتبہ ضلع لودھراں اور خانیوال میں کیمپ آفس لگاتی ہیں۔
9) کنزیومر کورٹ لاہور مہینے میں دو مرتبہ ضلع قصور میں کیمپ آفس لگاتی ہیں۔

(ج) مارچ 2013 میں حکومت نے ایک نوٹیفکیشن جاری کیا جس کے تحت سکیل 1 سے 15 تک کے کنزیومر کورٹس کے تمام ملازمین کو مستقل کر دیا گیا ہے جبکہ اسی نوٹیفکیشن کی شق (C) کے تحت سکیل 16 اور اس سے اوپر کے سکیل والے کنزیومر کورٹس کے 17 آفیسرز جنہیں متعلقہ سلیکشن کمیٹی نے سروس رولز کے مطابق بھرتی کیا انھیں پنجاب پبلک سروس کمیشن میں ان کی موزونیت برائے مستقل تعیناتی کے لئے بھیجا جانا تھا لیکن کنزیومر کورٹس کے کنٹریکٹ آفیسرز نے اس نوٹیفکیشن کے تحت اپنا کیس برائے مستقل تعیناتی بھیجنے کی بجائے تین دفعہ سمری برائے وزیر اعلیٰ پنجاب ارسال کی مگر ریگولیشن ونگ نے سمری کو ہر دفعہ مسترد کر دیا۔

2014 میں ان 17 کنٹریکٹ آفیسران نے 2013 کی پالیسی لاہور ہائیکورٹ میں چیلنج کر دی جو کہ اب تک زیر التواء ہے۔

فیصل آباد: گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی (فارمن) کے رقبہ، بجٹ اور سٹاف سے متعلقہ تفصیلات

*1895: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی (فارمن) سمن آباد فیصل آباد کب قائم ہوا تھا؟

(ب) اس کالج کا کل رقبہ کتنا ہے۔اس کالج کا سال 17-2016، 18-2017 اور 19-2018 کا بجٹ مد وار بتائیں؟

(ج) اس کالج میں اساتذہ اور نان ٹیچنگ سٹاف کی تعداد عہدہ اور گریڈ وار بتائیں نیز کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(د) اس کالج میں کس کس skill فیکلٹی کی تعلیم دی جاتی ہے۔

(ہ) کلاس وار داخل طالب علموں کی تعداد کتنی ہے اور ان سے ماہانہ / سالانہ کتنی فیس لی جاتی ہے اور کتنے طالب علموں کو فیس معاف کی گئی ہے۔

(و) اس کالج کی labs کتنی ہیں اور اس میں کون کون سی اشیاء/مشینری ہے۔

(ز) اس کالج کی labs اور کورسز کی اپ گریڈیشن کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے اور ان کے لئے کون کون سی اشیاء خرید کی جارہی ہیں۔

وزیر صنعت، تجارت وسرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی (فارمن) سمن آباد فیصل آباد 1966 میں قائم ہوا تھا۔

(ب) گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی (فارمن) سمن آباد فیصل آباد کا کل رقبہ 258 کنال پندرہ مرلہ تین سرسائیاں ہے۔ اس کالج کا سال 17-2016، 18-2017 اور 19-2018 کا بجٹ مدوار تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس کالج میں اساتذہ کی منظور شدہ اسامیوں کی کل تعداد 127 ہے جس میں سے 108 اسامیاں پُر ہیں اور نان ٹیچنگ سٹاف کی منظور شدہ اسامیوں کی کل تعداد 143 ہے جس میں سے 84 اسامیاں پُر ہے، عہدہ اور گریڈ وار خالی اسامیوں کی تعداد تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) اس کالج میں جس جس skill میں تعلیم دی جاتی ہے اس کی تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی، فیصل آباد میں اس وقت داخل طالب علموں کی مجموعی تعداد 4313 ہے۔ جس کی کلاس وار تفصیل تتمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ تین سالہ DAE میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء سے درج ذیل فیس وصول کی جاتی ہے۔

سالانہ فیس مارننگ شفٹ -/10782

سالانہ فیس سیکنڈ شفٹ -/16860

مستحق زیر تعلیم طلباء کو قواعد وضوابط کے مطابق درج ذیل طلباء کی فیس معاف کی گئی۔

کل مستحق طلباء جن کی مکمل فیس معاف کی گئی=58

کل مستحق طلباء جن کی آدھی فیس معاف کی گئی=114

(و) کالج ہذا میں مختلف ٹیکنالوجیز کی کل labs کی تعداد 44 ہے جبکہ اس میں استعمال ہونے والی مشینری اور اشیاء کی فہرست تتمہ (ح) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ز) کالج ہذا کی لیبز کو اپ گریڈیشن کرنے کے لئے جس جدید مشینری کی خرید کرنی مقصود ہے اس کی تفصیل تتمہ (خ) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جس کے لئے مبلغ 217.58 ملین روپے کا بجٹ برائے منظوری کے پراسس میں ہے۔

ڈیرہ غازی خان میں ٹیکس فری زون
اور انڈسٹریل اسٹیٹ بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*2392: **محترمہ شاہینہ کریم:** کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈیرہ غازی خان میں روزگار کے مواقع بہت کم ہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس علاقہ کو ٹیکس فری زون قرار دینے اور انڈسٹریل اسٹیٹ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ڈیرہ غازی خان میں روزگار کے مواقع بہت کم ہیں۔ یہ صوبہ پنجاب کا انتہائی پسماندہ علاقہ ہے۔ جہاں پر آج بھی بیشتر بنیادی ضروریات زندگی میسر نہیں ہیں۔ اس کی ایک بڑی وجہ صنعتوں کے قیام کا نہ ہونا بھی ہے۔ آبادی کا 70 فیصد حصہ دیہات میں رہائش پذیر ہے۔ بنیادی طور پر یہ ایک زرعی علاقہ ہے اور لوگوں کا زیادہ تر روزگار زراعت سے منسلک ہے۔

(ب) پنجاب حکومت ڈیرہ غازی خان کی تحصیل تونسہ میں انڈس ہائی وے پر سنگھڑ پل کے نزدیک دستیاب تقریباً 50 ایکڑ اراضی پر سمال انڈسٹریل اسٹیٹ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے زمین کی خریداری کے لئے بجٹ 20-2019 میں مبلغ 100 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں سرکاری زمین کی محکمہ سمال انڈسٹریز کارپوریشن کو منتقلی کے لئے بورڈ آف ریونیو پنجاب میں ضروری کارروائی کی جارہی ہے۔ زمین کی منتقلی کے بعد موقع پر ترقیاتی کام

شروع کر دیا جائے گا۔ حکومت اس منصوبہ کو اسی مالی سال 20-2019 میں مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ منصوبہ کی تکمیل کے بعد اس کو سپیشل اکنامک زون کا درجہ دیا جائے گا۔

خانیوال: سمال انڈسٹریل اسٹیٹ
کے کل رقبہ کی تعداد اور پلاٹس سے متعلقہ تفصیلات

***2526: جناب محمد فیصل خان نیازی:** کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سمال انڈسٹریل اسٹیٹ خانیوال کب اور کتنے رقبہ پر بنائی گئی تھی؟

(ب) اس میں کتنے پلاٹ کتنے کتنے مرلے کے بنائے گئے ہیں؟

(ج) کتنے پلاٹ الاٹ کر دیئے گئے ہیں اور کتنے پلاٹ ابھی الاٹ کرنا باقی ہیں؟

(د) جو پلاٹ الاٹ کئے گئے ہیں ان پر انڈسٹری لگانے کا مالک کتنے عرصہ میں پابند ہے؟

(ہ) اس کے کتنے پلاٹوں پر کون کون سی انڈسٹری لگائی گئی ہے؟

(و) کیا سکہ پگھلانے والی بھٹیاں باقاعدہ منظوری سے لگائی گئی ہیں؟

(ز) اس وقت اس سمال انڈسٹریل اسٹیٹ کا status کیا ہے کیا یہاں پر باقاعدہ عملہ تعینات ہے تو ان کے نام اور عہدہ بتائیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) سمال انڈسٹریز اسٹیٹ خانیوال کا قیام سال 91-1990 میں سیلف فنانس سکیم کے تحت عمل میں لایا گیا جو کہ 520 کنال پر محیط ہے اور اس سلسلہ میں گورنمنٹ آف پنجاب کی طرف سے زمین فری آف کاسٹ مہیا کی گئی جس کا باقاعدہ طور پر اخباری اشتہار جون 1991 میں پہلے آیئے پہلے پایئے کے تحت دیا گیا۔ پراجیکٹ کی ٹوٹل کاسٹ 28.306 ملین مختص کی گئی جو کہ بعد ازاں Revised ہو کر 34.276 ملین ہو گئی تھی۔ مذکورہ اسٹیٹ کی تکمیل سال 03-2002 میں ہوئی۔

(ب) سمال انڈسٹریز اسٹیٹ خانیوال میں کل پلاٹس کی تعداد 313 ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

کیٹیگری	سائز	کل پلاٹ
A	دو کنال	103
B	ایک کنال	162
C	دس مرلہ	48
	ٹوٹل	313

(ج) سمال انڈسٹریز اسٹیٹ خانیوال کا کل رقبہ 520 کنال ہے۔ جس میں پلاٹس کی کل تعداد 313 ہے۔ جن میں سے 289 پلاٹس کی بکنگ / الاٹمنٹ ہو چکی ہے اور 24 پلاٹ خالی ہیں۔ تفصیل درج ذیل ہے:

کیٹیگری	سائز	بکنگ/الاٹمنٹ	خالی پلاٹ	کل پلاٹ
A	2 کنال	102 پلاٹ	01 پلاٹ	103
B	1 کنال	149 پلاٹ	13 پلاٹ	162
C	10 مرلہ	38 پلاٹ	10 پلاٹ	48
	ٹوٹل	289 پلاٹ	24 پلاٹ	313

سمال انڈسٹریز اسٹیٹ خانیوال میں پلاٹ کی بکنگ / الاٹمنٹ کے لئے پہلے آیئے پہلے پایئے کی بنیاد پر مختلف اخبارات میں اشتہار دیئے گئے۔ بعد ازاں قرعہ اندازی کے ذریعے پلاٹ الاٹ کئے گئے۔ تاہم خانیوال میں جو 24 پلاٹ خالی ہیں ان کی الاٹمنٹ مراسلہ نمبری PSIC/EM/Policy-Matters-46/222 مورخہ 12-07-06 کی روشنی میں Open Auction Policy 2002 کے مطابق کی جائے گی۔

(د) سمال انڈسٹریز اسٹیٹ خانیوال کی Conditions For Allotment & Terms of Plots کی رو سے سمال انڈسٹریز اسٹیٹ کی تکمیل کے تین سال بعد تک الاٹی انڈسٹری لگانے کا پابند ہے لیکن جو پلاٹس الاٹ کئے جا چکے ہیں ان پر انڈسٹری نہ لگانے کی صورت میں الاٹیوں / مالکان سے Non Construction Charges وصول کئے جاتے ہیں۔ PSIC مینجمنٹ اب تک دو بار Non Construction Charges کی مد میں معافی بھی دے چکی ہے تا کہ پلاٹ الاٹیوں کو Encourage کیا جائے اور وہ اپنے پلاٹس پر انڈسٹریل یونٹس لگائیں۔ آخری بار PSIC Board of Management

نے 31.12.2016تک نان کنسٹرکشن چارجز کی مد میں معافی دی ہے۔اب 01.01.2017سے پہلے سال پانچ فیصد فی کنال اور مابعد دس فیصد فی کنالas per DOR rateعائد ہیں تاکہ الاٹی جلد سے جلد اپنے پلاٹس پر انڈسٹریل یونٹ لگائیں۔ مزید برآں خالی پلاٹس کیcancellationکے لئے نوٹس جاری ہو چکے ہیں۔

(ہ) سمال انڈسٹریز اسٹیٹ میں 76 پلاٹس پر26 انڈسٹریل یونٹس لگے ہوئے ہیں۔تفصیل درج ذیل ہے:

فلور مل ایک، فرنیچر انڈسٹری ایک، لیڈ پراسیسنگ تین، پینٹس انڈسٹری ایک، کاٹن جننگ فیکٹری تین، سٹیل انڈسٹری ایک، Misc.انڈسٹری 13

(و) بیٹریوں کا سکہ پگھلائی کا یونٹ سمال انڈسٹریز اسٹیٹس کیNegative list of Industriesمیں نہ ہے۔تاہم ایسے تمام یونٹ جوNegative list of Industries میں شامل نہ ہیں لیکن ماحول کی آلودگی کا سبب بنتے ہیں وہ محکمہ تحفظ ماحول پنجاب سے این او سی لے کر لگائے جاسکتے ہیں۔سمال انڈسٹریز اسٹیٹ، خانیوال میں تین سکہ ڈھلائی کے پراجیکٹس لگے ہوئے ہیں جن کا کیس این او سی کے لئے ای پی اے لاہور میں زیر کارروائی ہے۔اس سلسلہ میں ای پی اے لاہور کی ٹیم لیبارٹری ٹیسٹ کے لئے اسسٹنٹ ڈائریکٹر تحفظ ماحول، خانیوال کی موجودگی میں نمونہ جات لے جاچکی ہے نیز محکمہ کی جانب سے سکہ ڈھلائی کا کام کرنے والے پلاٹ الاٹیوں کو نوٹس جاری کئے گئے ہیں کہ وہ تمام قانونی تقاضے پورے کریں اور محکمہ تحفظ ماحول پنجاب کا این او سی جلد سے جلد مہیا کریں، بصورت دیگر پلاٹ کی الاٹمنٹ منسوخ کر دی جائے گی۔

(ز) سمال انڈسٹریز اسٹیٹ خانیوال 92-1991 میں بنائی گئی۔اس کا آفس باقاعدگی سے انڈسٹریل اسٹیٹ میں قائم ہے۔ سٹاف شیڈول کے مطابق سات افراد اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام	عہدہ
1-	فرحان رضا	اسسٹنٹ ڈائریکٹر
2-	لیاقت علی	کلرک
3-	علی عمران	کلرک
4-	اظہر حسین	ٹیوب ویل آپریٹر
5-	پیر بخش	ڈرائیور) ایچ ڈی ڈی او وہاڑی)
6-	ذوالفقار علی	چوکیدار
7-	محمد زمان	مالی

تحصیل خانیوال اور تحصیل جہانیاں میں انڈسٹریل اسٹیٹ کی تعداد نیز کارخانوں اور فیکٹریوں سے متعلقہ تفصیلات

***2740: جناب محمد فیصل خان نیازی:** کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل خانیوال اور تحصیل جہانیاں کی حدود میں کتنی کس کس جگہ انڈسٹریل اسٹیٹ ہیں اور یہ کتنے رقبہ پر کب بنائی گئی تھیں؟

(ب) ان انڈسٹریل اسٹیٹ میں کس کس قسم کی فیکٹریاں اور کارخانے ہیں؟

(ج) خانیوال کے علاقہ میں جو انڈسٹریل اسٹیٹ ہیں کیا وہاں پر تمام پلاٹوں پر فیکٹریاں / کارخانے موجود ہیں؟

(د) کیا خانیوال کی انڈسٹریل اسٹیٹ میں ترقیاتی کام ہو چکے ہیں تو کون کون سے کام ہو چکے ہیں اور کون کون سے بقایا ہیں؟

(ہ) خانیوال میں کتنے پلاٹ پر انڈسٹری ابھی تک نہیں نصب ہوئی ہے؟

(و) ان انڈسٹریل اسٹیٹ کا status اب کیا ہے؟

(ز) کیا یہ انڈسٹریل اسٹیٹ محکمہ صنعت کے تحت چل رہی ہیں یا ان انڈسٹریل اسٹیٹ کی انتظامیہ اس کو چلا رہی ہے، تفصیلات فراہم فرمائیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) تحصیل خانیوال کی حدود میں ایک انڈسٹریل اسٹیٹ سمال انڈسٹریل اسٹیٹ خانیوال کے نام سے ہے۔ سمال انڈسٹریز اسٹیٹ خانیوال، خانیوال شہر سے KM-5 کے فاصلہ پر جہانیاں روڈ پر قائم ہے جہاں سے جہانیاں شہر صرف 32 کلو میٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ تحصیل جہانیاں میں کوئی انڈسٹریز اسٹیٹ نہ ہے۔

سمال انڈسٹریز اسٹیٹ خانیوال کا قیام سال 91-1990 میں سیلف فنانس سکیم کے تحت عمل میں لایا گیا جو کہ 520 کنال پر محیط ہے اور اس سلسلہ میں گورنمنٹ آف پنجاب کی طرف سے زمین فری آف کاسٹ مہیا کی گئی جس کا باقاعدہ طور پر اخباری اشتہار جون 1991 میں پہلے آیئے پہلے پایئے کے تحت دیا گیا۔ پراجیکٹ کی ٹوٹل کاسٹ 28.306 ملین روپے مختص کی گئی جو کہ بعد ازاں revised ہو کر 34.276 ملین روپے ہوگئی تھی۔ مذکورہ اسٹیٹ کی تکمیل سال 03-2002 میں ہوئی۔

(ب) سمال انڈسٹریز اسٹیٹ میں 76 پلاٹس پر 26 انڈسٹریل یونٹس لگے ہوئے ہیں۔ تفصیل درج ذیل ہے:

فلور ملز 04، فرنیچر انڈسٹری 01، لیڈ پراسیسنگ 03، پینٹس انڈسٹری 01،
کاٹن جننگ فیکٹری 03، سٹیل انڈسٹری 01، Misc. انڈسٹری 13

(ج) سمال انڈسٹریز اسٹیٹ خانیوال میں پلاٹس کی کل تعداد 313 ہے۔ جن میں سے 289 پلاٹس کی بکنگ / الاٹمنٹ ہو چکی ہے اور 24 پلاٹ خالی ہیں۔ 289 پلاٹس میں سے 76 پلاٹس پر 26 فیکٹریاں / کارخانے لگے ہیں اور مزید پانچ فیکٹریاں زیر تعمیر ہیں۔

(د) سمال انڈسٹریز اسٹیٹ خانیوال میں درج ذیل سہولیات میسر ہیں:

1) سڑکیں 2) بجلی 3) سیوریج

مزید برآں سمال انڈسٹریز اسٹیٹ، خانیوال میں upgradatioin of Infrastructure کی مد میں چار دیواری، سیوریج لائن، واٹر سپلائی اور سڑکوں کی مرمت کے لئے محکمہ ہذا کی طرف سے مبلغ -/7,02,70,769 روپے کا work

order مورخہ 19.07.2019 جاری ہو چکا ہے۔ کمپنی نے کام کا آغاز کر دیا ہے جس کی مدت تکمیل 9 ماہ ہے۔

(ہ) سمال انڈسٹریز اسٹیٹ خانیوال میں کل پلاٹس کی تعداد 313 ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

کیٹیگری	سائز	بکنگ/الاٹمنٹ	خالی پلاٹ	کل پلاٹ
A	2کنال	102پلاٹ	01پلاٹ	103
B	1کنال	149پلاٹ	13پلاٹ	162
C	10مرلہ	38پلاٹ	10پلاٹ	48
	ٹوٹل	289پلاٹ	24پلاٹ	313

سمال انڈسٹریز اسٹیٹ، خانیوال میں 213 پلاٹس خالی ہیں جن کی الاٹمنٹ / بکنگ ہو چکی ہے مگر ان پر تاحال انڈسٹریل یونٹ نہیں لگے۔

(و) سمال انڈسٹریز اسٹیٹ خانیوال 92-1991 میں بنائی گئی اور اس سلسلہ میں گورنمنٹ آف پنجاب کی طرف سے زمین فری آف کاسٹ مہیا کی گئی اس کا آفس باقاعدگی سے انڈسٹریل اسٹیٹ میں قائم ہے۔سٹاف شیڈول کے مطابق سات افراد اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام	عہدہ
1۔	فرحان رضا	اسسٹنٹ ڈائریکٹر
2۔	لیاقت علی	کلرک
3۔	علی عمران	کلرک
4۔	اظہر حسین	ٹیوب ویل آپریٹر
5۔	پیر بخش	ڈرائیور(اٹیچ ڈی ڈی او وہاڑی)
6۔	ذوالفقار علی	چوکیدار
7۔	محمد زمان	مالی

(ز) سمال انڈسٹریز اسٹیٹ، خانیوال کے انتظامی امور پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن کے پاس ہیں جو کہ ایک خود مختار ادراہ ہے اور محکمہ صنعت و تجارت کے تحت چل رہا ہے۔

شیخوپورہ: قائداعظم اپیرل پارک کے منصوبہ سے متعلقہ تفصیلات

*2833: **محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:** کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) قائداعظم اپیرل پارک شیخوپورہ کا منصوبہ کب شروع ہوا اور کب تک یہ مکمل ہو گا؟

(ب) اس منصوبہ کے کیا مقاصد ہیں اور اس پر کتنی رقم خرچ کی جائے گی؟

(ج) اس پارک میں کون سی صنعتیں لگائی جائیں گی اور یہاں کون سے افراد صنعتیں لگانے کے اہل ہوں گے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) قائداعظم اپیرل پارک کا منصوبہ 2013 میں شروع ہوا تھا اور یہ منصوبہ دسمبر 2022 تک مکمل ہو جائے گا۔

(ب) اس منصوبے کے مقاصد درجہ ذیل ہیں:

1. روزگار کے مواقع پیدا کرنا۔
2. فارن انویسٹرز کو صنعتیں لگانے کے مواقع فراہم کرنا۔
3. جی ڈی پی میں اضافہ کرنا۔
4. ٹیکسٹائل اور اپیرل صنعتوں کو فروغ دینا۔

اس منصوبہ پر تقریباً 23۔ارب روپے لاگت آئے گی۔

(ج) اس پارک میں پہلے صرف ٹیکسٹائل اور اپیرل کی صنعتیں لگنی تھیں۔ مگر موجودہ بورڈ آف ڈائریکٹرز نے اس پارک کو تمام قسم کی صنعتوں کے لئے کھول دیا ہے اور اس کا نام بھی تبدیل کر کے قائداعظم بزنس پارک رکھا ہے۔

صوبہ میں رواں سال میں
گراں فروشوں کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

*2958: **محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:** کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اشیاء خورد و نوش کی قیمتوں کو کنٹرول کرنے کے لئے حکومت نے 2019 میں کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(ب) 2019 میں گراں فروشوں کے خلاف کیا کارروائی کی گئی؟

(ج) حکومت نے گراں فروشی کو روکنے کے لئے کیا حکمت عملی مرتب کی ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) اشیاء خوردنوش کی قیمتوں کو کنٹرول کرنے کے لئے حکومت نے 2019 میں درج ذیل اقدامات اٹھائے ہیں:

i. اشیاء خوردنوش کی قیمتوں کو مؤثر طریقے سے کنٹرول کرنے کے لئے صوبہ بھر کے ڈپٹی کمشنرز کو کنٹرولر جنرل آف پرائسز کے فرائض تفویض کئے گئے ہیں تاکہ وہ کسی بھی جنس کی قیمت کو اپنے علاقہ کی ضرورت اور صورتحال کو مد نظر رکھتے ہوئے طے کر سکیں۔ اضلاع میں ڈسٹرکٹ پرائس کنٹرول کمیٹیاں بنائی گئی ہیں جن میں سرکاری محکموں کے علاوہ جملہ تاجران کی ایسوسی ایشن اور صارفین کے نمائندے شامل ہیں جو کہ اشیاء ضروریہ کی قیمتوں کا تعین کرتے ہیں۔ سال 2019 میں حکومت کی ہدایت پر ان پرائس کنٹرول کمیٹیوں کی عوامی نمائندگان کی مشاورت سے از سر نو تشکیل کی گئی ہے تاکہ عوام کے مسائل کو بہتر طریقے سے ان کمیٹیوں میں پیش کئے جا سکے اور حل نکالا جا سکے جبکہ تین بنیادی اشیاء خوردنی آٹا، چینی اور گھی کی قیمتوں کو صوبہ بھر کی سطح پر مختص کر دیا گیا ہے تاکہ ان کی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ روکا جا سکے اور اضلاع کو پابند کیا گیا ہے کہ وہ ان اشیاء کی نافذ العمل ریٹس پر فروخت کو یقینی بنائیں۔

ii. مارکیٹ کمیٹیاں روزانہ کی بنیاد پر سبزی اور پھل کی قیمتیں بذریعہ بولی (آکشن) مقرر کرتی ہیں۔ حکومت نے سال 2019 میں اس آکشن کو مانیٹر کرنے کے لئے ڈپٹی کمشنرز کو ہدایات جاری کی ہیں کہ مارکیٹ کمیٹی کے عملہ کے ساتھ ان کے نمائندگان بھی بولی کے دوران موجود ہوں تاکہ کسی چیز کی قیمت میں ناجائز اضافہ نہ ہو سکے۔

iii. منسٹر انڈسٹریز کے زیر سرپرستی ایک ٹاسک فورس تشکیل دی گئی جو کہ روزانہ کی بنیادوں پر اشیاء کی قیمتوں اور سپلائی کا جائزہ لیتی ہے۔ ٹاسک فورس کی روزانہ وڈیو لنک میٹنگ ہوتی ہے کمشنرز اور ڈی سی ز کے ساتھ جن کے ضلع وار پرائس کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ اور سپیشل برانچ کی سپاٹ رپورٹوں سے موازنہ کیا جاتا ہے۔

iv. صوبہ بھر میں فامر مارکیٹ کا فروغ کیا جارہا ہے جس سے کاشت کار خود اپنی جنس فروخت کرنے کے لئے منڈی میں لائے گا، جس سے آڑھتی اور پھڑیے کا رول کم ہو گا اور اشیاء کے ریٹ 15 فیصد تک کم ہوں گے۔ صارفین کی سہولت کے لئے ایک اینڈرائیڈ ای (Qeemat Punjab) پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ کی مدد سے تیار کی گئی ہے اسی ایپلی کیشن کی مدد سے اشیاء کی آن لائن ہول سیل نرخوں پر فراہمی کی سہولت بھی مہیا کی جارہی ہے جس کا دائرہ کار ابھی صرف پانچ بڑے شہروں تک ہے۔ جسے بعد میں پورے پنجاب تک بڑھایا جائے گا۔

(ب) اس وقت صوبہ بھر میں 1109 پرائس مجسٹریٹس ہیں جن کی سال 2019 کی کارکردگی درج ذیل ہے:

چھاپے	=	1,090,924
جرمانہ	=	371,145,000
مقدمات	=	12,061
گرفتاریاں	=	110,64

(ج) گراں فروشی روکنے کے لئے حکومت نے پرائس مجسٹریٹس کی تعداد میں پچھلے سالوں کی نسبت اضافہ کیا ہے۔ ان مجسٹریٹس کی استعداد بڑھانے کے لئے ٹریننگ کا انتظام بھی کیا گیا ہے۔ محکمہ ایم پی ڈی ڈی کے تعاون سے ضلع میں ماسٹر ٹرینرز بنائے جائیں گے، جو اضلاع کے دوسرے مجسٹریٹس کی ٹریننگ کروائیں گے۔ صارفین کی سہولت کے لئے ایک اینڈرائنڈ ایپ (Qeemat Punjab) پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ کی مدد سے تیار کی گئی ہے اس ایپ سے صارفین اپنے علاقے کی اشیاء خوردنی کے ریٹ معلوم کر سکتے ہیں اور کسی خلاف ورزی کی صورت میں شکایت بھی درج کرا سکتے ہیں یہ شکایت فوری طور پر متعلقہ مجسٹریٹ تک پہنچ جاتی ہے اور اس پہ فوری ایکشن لیا جاتا ہے اس ایپ پر موصول ہونے والی شکایات کا فوری ایکشن لیا جاتا ہے اور متعلقہ مجسٹریٹ ایکشن

رپورٹ بھی ایپ میں درج کرنے کا پابند ہوتا ہے۔جس کی اطلاع صارف کو بھی دی جاتی ہے۔اب تک قیمت ایپ پر 804 شکایات وصول ہوئیں اور ان پر کارروائی عمل میں لائی گئی ہے۔

مجسٹریٹس گراں فروشی کے خلاف جو کارروائی کرتے ہیں اس کی میڈیا پر پروجیکشن دی جارہی ہے۔اس کے ساتھ ساتھ ایک ٹول فری نمبر 2345-0800 اور واٹس ایپ نمبر 0002345-0307 پر بھی شکایات درج کرائی جاسکتی ہیں جن پر دو گھنٹے کے اندر کارروائی کرنا ضروری ہو گا۔

پنجاب انڈسٹریل اسٹیٹ
ڈویلپمنٹ و مینجمنٹ کمپنی کی کارکردگی سے متعلقہ تفصیلات

***3005: محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور:** کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب انڈسٹریل اسٹیٹ ڈویلپمنٹ و مینجمنٹ کمپنی کی 16-اگست 2018 سے اب تک کیا کارکردگی ہے؟

(ب) رواں مالی سال میں اس کمپنی کو کتنا بجٹ دیا گیا ہے اور اس کمپنی کا سی ای او کون ہے۔

(ج) پنجاب انڈسٹریل اسٹیٹس کی آبادکاری میں بھی اس کمپنی کا کوئی کردار ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) پنجاب انڈسٹریل اسٹیٹ ڈویلپمنٹ اینڈ مینجمنٹ کمپنی نے سندر انڈسٹریل اسٹیٹ کی 4th جو کہ 40 میگاواٹ کی گنجائش رکھتی ہے مکمل کی اس پراجیکٹ کی کل مالیت 166 ملین روپے ہے مزید برآں سندر اور ملتان انڈسٹریل اسٹیٹس کے باقی ماندہ انفراسٹرکچر کی تکمیل کی گئی ان پراجیکٹس کی کل مالیت 45 ملین روپے ہے، رحیم یار خان میں 132 KV کے گریڈ سٹیشن کی سپلائی، ٹیسٹنگ، اور انسٹالیشن کا کام 60 فیصد تک مکمل کر لیا گیا ہے اس پراجیکٹ کی کل مالیت 345 ملین ہے اس کے علاوہ بہاولپور انڈسٹریل اسٹیٹ کا انفراسٹرکچر ڈیزائن کا کام مکمل ہو چکا ہے اور کنٹریکٹر کے لئے ٹینڈر جاری کر دیا گیا ہے

بہاولپور انڈسٹریل اسٹیٹ 500ایکڑ پر محیط ہے اور قائد اعظم اپیرل پارک جو کہ 1532ایکڑ کے رقبے پر محیط ہے اس کا انفراسٹرکچر ڈیزائن کا کام مکمل ہو چکا ہے۔ پنجاب انڈسٹریل اسٹیٹس نے 16۔اگست 2018 سے اب تک 72 کمپنیز کو 130ایکڑ انڈسٹریل اراضی الاٹ کی ہے، اس میں ایک چائنیز کمپنی بھی شامل ہے جس نے 37ایکڑ پر بھلوال انڈسٹریل اسٹیٹ میں کام شروع کر دیا ہے، جو کہ 70 ملین ڈالر کی فارن ڈائریکٹ انوسٹمنٹ ہے۔

(ب) رواں مالی سال اس کمپنی کے لئے 250ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔ جن کی ریلیز تاحال نہ ہو سکی ہے کمپنی کے سی ای او جناب شیخ محمد جاوید الیاس ہیں۔

(ج) پنجاب انڈسٹریل اسٹیٹس کے زیرِ انتظام اسٹیٹس میں تقریباً950 فیکٹریاں پروڈکشن میں ہیں اور تقریباً353 فیکٹریاں تکمیل کے مراحل میں ہیں۔

ضلع راجن پور: ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹرز کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*3167: **محترمہ شازیہ عابد:** کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع راجن پور میں ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر کے کتنے ادارے ہیں ان میں سے کتنے چل رہے ہیں اور کتنے بند ہیں، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) ان اداروں میں کون کون سی سکلز میں تعلیم و مہارت دی جاتی ہے۔

(ج) ان اداروں میں کس کس شعبہ کے طلباء کو وظیفہ دیا جاتا ہے۔

(د) کیا حکومت ضلع راجن پور اور تحصیل جام پور میں مزید ایسے ادارے کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) ضلع راجن پور میں ٹیوٹا کے کل 9ادارے کام کر رہے ہیں اور ان میں سے کوئی ادارہ بھی بند نہ ہے۔ اداروں کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع راجن پور میں ٹیوٹا کے زیر انتظام ٹیکنیکل اداروں میں 23 سکلز میں تعلیم و مہارت دی جا رہی ہے جس کی تفصیل تتمہ (ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع راجن پور کے ٹیوٹا کے زیر انتظام اداروں میں کسی بھی شعبہ میں طلباء کو وظیفہ نہیں دیا جاتا ہے۔

(د) تحصیل روجھان ضلع راجن پور میں خواتین کے لئے ٹیوٹا ایک نیا ادارہ (گورنمنٹ ووکیشنل انسٹیٹیوٹ برائے خواتین روجھان مزاری) شروع کر رہا ہے۔اس ادارہ کی بلڈنگ کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے اور ہینڈنگ / ٹیکنگ اوور کے مراحل میں ہے۔ٹیوٹا اس ادارہ میں مستقبل قریب میں کلاسز کا اجراء کر دے گا۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سمال انڈسٹریز کے فروغ کے لئے سکیموں سے متعلقہ تفصیلات

530:**سید عثمان محمود**: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حکومت ضلع رحیم یار خان میں سمال انڈسٹریز کے فروغ کے لئے کون کون سی سکیمیں جاری ہیں اور کون سی مزید سکیمیں 19-2018 میں لانچ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) اس ضلع کے لئے سال 19-2018 میں سمال انڈسٹری کے فروغ کے لئے کتنے فنڈز مختص کئے گئے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن ضلع رحیم یار خان میں دو سکیمیں بلا سود قرضہ جاری ہیں:

1. انٹرسٹ فری مالی معاونت سکیم برائے سکلڈ، سیمی سکلڈ اور ہوم بیسڈ ورکرز مبلغ -/50000 روپے تا -/200000
2. انٹرسٹ فری مالی معاونت کریڈٹ سکیم ظاہر پیر تحصیل خانپور ضلع رحیم یار خان۔ (مبلغ -/25000 روپے)

(ب) ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ آفس ضلع رحیم یار خان پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن کے ریجنل آفس بہاولپور کے زیر سایہ کام کرتا ہے۔

پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن بہاولپور کو مبلغ 1.05 ملین روپے (revolving fund) مختص کئے گئے جس میں سے ضلع رحیم یار خان کو اس کی ڈیمانڈ کے مطابق فنڈز فراہم کئے جاتے ہیں (IFFA) سکیم کے تحت 14 عدد درخواستیں برائے قرضہ ضلع رحیم یار خان میں زیر تکمیل ہیں۔

انٹرسٹ فری مالی معاونت کریڈٹ سکیم ظاہر پیر تحصیل خانپور ضلع رحیم یار خان کو ایک ملین (revolving fund) مختص کئے گئے ضلع رحیم یار خان کو اس کی ڈیمانڈ کے مطابق فنڈز فراہم کئے جاتے ہیں۔ مزید کریڈٹ سکیم کے تحت 13 درخوستیں برائے قرضہ ضلع رحیم یار خان میں منظور کی گئی ہیں۔

رمضان المبارک کے مہینہ میں اشیاء خوردونوش مہنگا ہونے سے بچانے کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

621: محترمہ نیلم حیات ملک: کیا وزیر صنعت تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

رمضان المبارک کے مہینہ میں حکومت نے اشیاء خوردونوش کو مہنگا ہونے سے روکنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے تھے، تفصیلات فراہم فرمائیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

رمضان المبارک کے مہینے میں حکومت نے اشیاء خوردونوش کو مہنگا ہونے سے روکنے کے لئے ہنگامی طور پر اقدامات کئے تا کہ عوام کو اشیاء خوردونوش مناسب قیمت پر مل سکیں۔ اس حوالے سے حکومت پنجاب نے رمضان بازار، ماہ رمضان شروع ہونے سے پانچ دن پہلے قائم کئے تھے تا کہ عوام اپنی خریداری آسانی سے کر سکیں۔ اس مرتبہ پنجاب بھر میں 309 رمضان بازار لگائے گئے، جس میں اشیاء خوردونوش سبزی اور رعائتی نرخوں پر فراہم کی گئیں۔ رمضان بازار میں آٹے کا دس کلو کا تھیلہ -/290

روپے میں سبسڈی ریٹ پر فروخت کیا گیا، جبکہ چینی -/55 روپے فی کلو کے حساب سے ایک اور دو کلو کی پیکنگ میں رعائتی قیمت پر فروخت کی گئی اور اسی طرح سے گھی مارکیٹ سے -/15 سے -/20 روپے کم قیمت پر فروخت کیا گیا، جبکہ سات اشیاء جس میں ٹماٹر، پیاز، لیموں، چاول، کھجوریں، دال چنا اور بیسن شامل ہیں کو رمضان 2018 کی ریٹیل قیمت پر سبسڈی پر فروخت کی گئیں جو کہ اس حکومت کا احسن اقدام ہے، اس کے علاوہ 12 اشیاء خوردونوش ہول سیل ریٹ پر فروخت کی گئیں جس میں آلو، بھنڈی، کریلا، کدو، دال ماش، دال مسور، سفید چنا، ادرک، لہسن، سیب اور کیلا شامل ہیں۔ اس کے علاوہ مرغی کا گوشت مارکیٹ سے -/10 روپے فی کلو کے حساب سے کم قیمت پر فروخت کیا گیا اور انڈے -/5 روپے فی درجن کے حساب سے مارکیٹ سے کم قیمت پر فروخت کئے گئے۔

اس مرتبہ حکومت پنجاب نے پہلی مرتبہ رمضان بازار میں عید سٹال لگائے جس میں سوجی -/20 روپے فی کلو مارکیٹ سے کم قیمت پر فروخت کی گئی اور سویاں -/40 روپے فی کلو کے حساب سے کم قیمت پر فروخت کی گئیں اس کے علاوہ عید کی ضروری اشیاء بھی فراہم کی گئیں۔

گراں فروشوں کے خلاف مؤثر کارروائی اور من مانی قیمتوں کی روک تھام کے لئے حکومت پنجاب نے ایک اینڈرائیڈ ایپلیکیشن "قیمت پنجاب" کے نام سے بنائی۔ جس کی مدد سے ایک عام آدمی بھی موقع پر اپنی شکایت درج کروا سکتا تھا، جو کہ ڈائریکٹ متعلقہ پرائس مجسٹریٹ کو پہنچ جاتی، جس کو وہ 24 سے 48 گھنٹوں میں کارروائی کرنے کا پابند ہوتا تھا اور ڈپٹی کمشنر کو جوابدہ ہوتا۔ اس ایپلیکیشن کی مدد سے گراں فروشوں کے خلاف کارروائی میں بہت مدد ملی اور یہ ایپلیکیشن اس وقت بھی مکمل طور پر فنکشنل ہے اور ایک عام آدمی آسانی سے اپنی شکایت درج کر سکتا ہے۔

مصنوعی گرانی کو روکنے کے لئے ہوم ڈیپارٹمنٹ نے 1124 کے قریب پرائس مجسٹریٹ مقرر کئے، جنہوں نے گرانی ریٹ لسٹ اور ناجائز ذخیرہ اندوزی کے خلاف چھاپے مارے اور خلاف ورزی کرنے والوں کو زیر دفعہ سات پرائس کنٹرول ایکٹ

1977 کے تحت موقع پر سزا دی ۔6۔ مئی 2019 تا 3۔جون 2019 تک پرائس مجسٹریٹ کی پرفارمنس مندرجہ ذیل ہے:

چھاپے	جرمانے	ایف آئی آر	گرفتاریاں
182,851	71,096,330	2,202	2,021

لاہور: گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ برائے خواتین میں مختلف فری کورسز سے متعلقہ تفصیلات

646: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ ٹیکینکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ برائے خواتین گوجرپورہ لاہور میں کل کتنی قسم کے کورس کرائے جاتے ہیں؟

(ب) مذکورہ ادارے میں فری کورسز کی تفصیل بیان کریں؟

(ج) کیا مذکورہ ادارے میں چینی اور انگلش زبان کے کورسز کرائے جاتے ہیں اگر ہاں تو ان کی فیسوں کی تفصیلات سے آگاہ کریں؟

(د) کیا مذکورہ ادارے میں طالبات کی سہولت کے لئے بسوں کی سہولت دستیاب ہے اگر نہیں ہے تو کیوں فراہم نہیں کی گئی ہے، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ برائے خواتین گوجرپورہ لاہور میں کل 12 قسم کے کورس کرائے جاتے ہیں جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ برائے خواتین گوجرپورہ لاہور میں مندرجہ ذیل کورسز فری کروائے جارہے ہیں۔

1۔ کمپیوٹر آپریٹر چھ ماہ

2۔ کیڈ/ کیم آپریٹر چھ ماہ

(ج) گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ برائے خواتین گوجرپورہ لاہور میں چینی زبان کا کورس نہیں کرایا جاتا جبکہ انگلش زبان کا دوماہ کا سمر کیمپ کورس کروایا جارہا ہے۔ جس کی دوماہ کی فیس -/2200روپے ہے۔

(د) گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ برائے خواتین گوجرپورہ لاہور میں طالبات کے لئے ایک بس کی سہولت دستیاب ہے۔

ضلع لاہور میں ٹیوٹا کے اداروں کی تعداد

ان میں ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ سٹاف سے متعلقہ تفصیلات

648: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں ٹیوٹا کے کل کتنے ادارے کام کر رہے ہیں؟

(ب) خواتین اور مردوں کے اداروں کی تعداد علیحدہ علیحدہ بتائیں؟

(ج) کیا مذکورہ بالا اداروں میں ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ سٹاف کی تعداد مکمل ہے، تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) کتنے خواتین اداروں میں ڈے کیئر سنٹرز قائم ہیں؟

(ہ) مذکورہ بالا اداروں کی کارکردگی اور نتائج کی تفصیل سال 18-2017 کی فراہم فرمائیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) ضلع لاہور میں ٹیوٹا کے کل 28 ادارے کام کر رہے ہیں۔ جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع لاہور میں خواتین کے 18، مردوں کے 9 اور ایک ادارہ مرد اور خواتین دونوں کے لئے مختص ہے جو کہ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر، سنٹرل جیل کوٹ لکھپت لاہور کے نام سے کام کر رہا ہے۔

(ج) ضلع لاہور کے مذکورہ بالا اداروں میں ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ سٹاف کی تعداد مکمل نہیں ہے۔ ٹیچنگ سٹاف کی کل تعداد 946 ہے جس میں 403 اسامیاں خالی ہیں اور نان ٹیچنگ سٹاف کی کل تعداد 908 ہے جس سے 382 اسامیاں خالی ہیں جن کی تفصیل ادارہ وار تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ضلع لاہور میں گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی برائے خواتین لٹن روڈ لاہور میں ڈے کیئر سنٹر قائم ہے۔ اس کے علاوہ کسی اور میں یہ سہولت میسر نہیں ہے۔

(ہ) ضلع لاہور کے مذکورہ بالا اداروں کی کارکردگی نتائج کی بنیاد پر سال 2017 میں 87 فیصد اور سال 2018 میں 88 فیصد ہے جس کی تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سرگودھا: سلانوالی ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر اور ووکیشنل انسٹیٹیوٹ شاہ نگدر سے متعلقہ تفصیلات

674: رانا منور حسین: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سلانوالی سٹی ضلع سرگودھا میں موجود ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر اور ووکیشنل انسٹیٹیوٹ سلانوالی اور شاہ نگدر کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) سلانوالی ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر کب قائم ہوا سالانہ فارغ التحصیل لوگوں کی تفصیل، عملہ کی تعداد اور ایک سال میں خرچ ہونے والے فنڈز کی تفصیل بیان فرمائیں؟

(ج) ووکیشنل انسٹیٹیوٹ سلانوالی اور شاہ نگدر کب قائم ہوئے عملہ کی تفصیل اور ایک سال میں خرچ ہونے والے فنڈز کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(د) جب سے یہ ادارے قائم ہوئے ہیں کتنے لوگوں کو سکالرشپ مل رہا ہے اور کیا فارغ التحصیل لوگوں کو اسی ادارہ میں بھی نوکری ملی ہے؟

(ہ) ضلعی زکوۃ و عشر کمیٹی سرگودھا سے سالانہ کتنی رقم ان اداروں کو مل رہی ہے؟

(و) کیا حکومت چک نمبر46 جنوبی، چک نمبر113 جنوبی اور چک نمبر120 جنوبی میں ووکیشنل انسٹیٹیوٹ قائم کرنے کا ارادہ ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر صنعت، تجارت وسرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) ٹیوٹا کے زیر اہتمام گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر سلانوالی میں درج ذیل چھ ماہ کے کورسز میں تعلیم فراہم کی جاتی ہے۔

1- وائرمین 2- ویلڈنگ

اس وقت کل زیر تعلیم طلباء کی تعداد 24 اور کل سٹاف کی تعداد پانچ ہے۔ تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ووکیشنل انسٹیٹیوٹ سلانوالی اور شاہ نگدر ٹیوٹا کے زیر اہتمام نہیں چل رہے۔ ان کا تعلق پنجاب ووکیشنل ٹریننگ کونسل ہے۔

(ب) گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر 1994 میں قائم ہوا۔ 2014 سے 2019 تک کے فارغ التحصیل طلباء کی تعداد 243 ہے۔ جس کی تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ سنٹر نے موجودہ سال میں -/395100 روپے فنڈز خرچ کئے۔ عملہ کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور خرچ کی تفصیل مدوار تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ووکیشنل انسٹیٹیوٹ سلانوالی اور شاہ نگدر پنجاب ووکیشنل ٹریننگ کونسل کے زیر انتظام چل رہے ہیں۔

(د) ٹیوٹا کے زیر اہتمام گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر سلانوالی میں انڈسٹریل ڈیمانڈ ڈریون شارٹ کورسز میں صرف 17-2016 میں 55 طلباء کو سکالرشپ دیا گیا ہے اور فارغ التحصیل لوگوں کو اسی ادارہ میں نوکری نہیں ملی۔

(ہ) ٹیوٹا کے زیر اہتمام گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر سلانوالی کو ضلعی زکوٰۃ و عشر میٹی سرگودھا سے رقم نہیں مل رہی۔

(و) اس علاقے کی موجودہ ضروریات اور تعلیمی رجحانات کو مدنظر رکھتے ہوئے ٹیوٹا کا ایک فنی ادارہ خدمات انجام دے رہا ہے۔ مزید اداروں کا قیام زیر غور نہیں ہے۔

صوبہ میں ٹیوٹا کے زیر انتظام فری سکلز پروگرامز سے متعلقہ تفصیلات

781: محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: کیا وزیر صنعت ، تجارت وسرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) 2013 سے 2018 تک صوبائی حکومت کی طرف سے کتنے لوگوں کو حکومت کی طرف سے ٹیوٹا کے زیر انتظام سکلز پروگرام کے تحت تربیت دی گئی ہے؟

(ب) کیا موجودہ حکومت بھی نوجوانوں کو سکلز پروگرام کے تحت فری تربیت دینے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو وجوہات بیان کریں اگر ارادہ رکھتی ہے تو اس کا شیڈول کیا ہو گا؟

وزیر صنعت، تجارت وسرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) 2013 سے 2018 تک صوبائی حکومت کی طرف سے سکلز پروگرام کے تحت ٹیوٹا کے زیر انتظام اداروں سے مجموعی طور پر 6,80,997 لوگوں کو مختلف شعبوں میں تربیت دی گئی جس کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) موجودہ حکومت ٹیوٹا کے اداروں میں ہنر مند نوجوان پروگرام کے تحت مختلف شعبوں میں نوجوانوں کو فری تربیت مہیا کرے گی اور اس پروگرام کا آغاز دسمبر 2019 سے ہو گا۔

صوبہ میں چھوٹی صنعتوں کی تعداد
اور بہتری کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

782: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیا وزیر صنعت، تجارت وسرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مالی سال 20-2019 میں چھوٹی صنعتوں کے فروغ کے لئے حکومت نے کتنی رقم مختص کی ہے؟

(ب) صوبہ بھر میں چھوٹی صنعتوں کی تعداد کتنی ہے اور حکومت ان کی بہتری کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(ج) یہ چھوٹی صنعتیں معاشی ترقی میں کیا کردار ادا کرتی ہیں اوران کی رجسٹریشن کا کیا طریق کار ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) حکومت نے مالی سال 2019-20 میں چھوٹی صنعتوں کے فروغ کے لئے 1024.953 ملین روپے مختص کئے ہیں۔

(ب) اربن یونٹ کے سروے کے مطابق صوبہ بھر میں چھوٹی صنعتوں کی تعداد کم و بیش 66,000 ہزار ہے۔ حکومت پنجاب نے چھوٹی صنعتوں کی ترقی کے لئے قرضہ جات کی فراہمی کے لئے PSIC کی وساطت سے درج ذیل؛ سکیموں کا اجراء کیا ہے جن میں مالی سال 2019-20 میں خطیر رقم مختص کی گئی ہے۔

1) فنانشل سپورٹ فار کاٹیج انڈسٹری / کلسٹر ڈویلپمنٹ
2) انٹرسٹ فری فنانشل اسسٹینس فار سکلڈ، سیمی سکلڈ اینڈ ہوم بیسڈ ورکرز
3) ایمپاورمنٹ آف فی میل آرٹیشن آف بہاولنگر اینڈ چولستان
4) اپ سکیلنگ، ہینڈ ہولڈنگ آف لونیز آف سی ایم ایس ای ایس
5) چیف منسٹر سیلف ایمپلائمنٹ سکیم
6) گریجویشن اینڈ انکم جنریشن سکیم فار پیپلز وِدڈس ایبلٹیز۔

مزید برآں ہینڈیکرافٹ کی پروموشن کے لئے اور ہنر مند افراد کی حوصلہ افزائی کے لئے درج ذیل سکیمیں سال 2019-20 میں شامل ہیں۔

1. گندھارا آرٹ ویلیج ٹیکسلا۔
2. اسٹیبلشمنٹ آف میٹل کرافٹ آرٹیشن ویلیج شیخوپورہ روڈ لاہور۔
3. اپ گریڈیشن آف ہینڈی کرافٹ ڈویلپمنٹ سنٹر تونسہ شریف۔
4. اسٹیبلشمنٹ آف وومن ریسورس سنٹر اینڈ انکوبیٹرز

(ج) چھوٹی صنعتیں کسی بھی ملک کی ترقی میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہیں۔ SMEDA کے سروے کے مطابق چھوٹی صنعتوں کا پاکستان کے کل GDP میں 40 فیصد حصہ ہے۔ یہ پاکستان کی برآمدات میں 30 فیصد حصہ ڈالتی ہیں۔ چھوٹی صنعت جس

میں ملازمین کی تعداد 10یا 10 سے زیادہ ہو اُس کی رجسٹریشن لازمی ہے۔ چھوٹی صنعتوں کی رجسٹریشن فیکٹری ایکٹ 1934 کے تحت لیبر ڈیپارٹمنٹ کرتا ہے۔

صوبہ میں انڈسٹریل اسٹیٹس کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

793: محترمہ مومنہ وحید: کیاوزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر میں کتنی انڈسٹریل سٹیٹس ہیں اوران سٹیٹس میں کل کتنی اراضی ہے؟

(ب) ان انڈسٹریل سٹیٹس میں کون سی سہولتیں میسر ہیں اور اس سے صنعتکاروں کو کیا فائدہ ہو گا؟

(ج) صوبہ بھر کی انڈسٹریل سٹیٹس میں کتنی زمین کی ڈویلپمنٹ کی گئی ہے اوراس زمین پر کون سی صنعتیں لگانے کا منصوبہ ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) صوبہ پنجاب میں کل 24سال انڈسٹریز اسٹیٹس ہیں جس کا کل رقبہ 1969 ایکڑ ہے۔

پنجاب انڈسٹریل اسٹیٹس کے زیر انتظام انڈسٹریل اسٹیٹس کی تفصیلات درج ذیل ہیں:

1. سندر انڈسٹریل اسٹیٹ (لاہور) 1763 ایکڑ
2. ملتان انڈسٹریل اسٹیٹ (فیز I-II) 1410 ایکڑ
3. قائداعظم انڈسٹریل اسٹیٹ (کوٹ لکھپت، لاہور) 565 ایکڑ
4. رحیم یار خان انڈسٹریل اسٹیٹ 456 ایکڑ
5. بھلوال انڈسٹریل اسٹیٹ 427 ایکڑ
6. وہاڑی انڈسٹریل اسٹیٹ 277 ایکڑ
7. قائداعظم اپیرل پارک (شیخوپورہ) 1536 ایکڑ
8. بہاولپور انڈسٹریل اسٹیٹ 500 ایکڑ

(ب) پنجاب انڈسٹریل اسٹیٹس ڈویلپمنٹ اینڈ مینجمنٹ کمپنی کے زیر انتظام انڈسٹریل اسٹیٹ میں درج ذیل سہولتیں میسر ہیں:

ون ونڈو سہولیات، بجلی، پانی، سوئی گیس، پختہ سڑکیں، نکاسی آب، سیوریج سسٹم، ڈسپوزل سٹیشن، اسٹیٹس کا اپنا گرڈ سٹیشن، چار دیواری، سکیورٹی کا مربوط نظام، ریسکیو1122، کمرشل ایریا، ڈسپنسری، مساجد، ٹریننگ انسٹیٹیوٹ اور پارکس وغیرہ۔ اس کے علاوہ بھلوال، رحیم یار خان، وہاڑی اور قائد اعظم اپیرل پارک کو سپیشل اکنامک زون کا درجہ دیا جاچکا ہے۔ سپیشل اکنامک زون کے تحت فیکٹری لگانے والوں کو انکم ٹیکس اور مشینری کی امپورٹ پر ڈیوٹی اور ٹیکس کی چھوٹ ہے۔

(ج) پیڈمک کے تحت صوبہ بھر میں درج ذیل انڈسٹریل اسٹیٹس کی ڈویلپمنٹ مکمل ہو چکی ہے۔

1) سندر انڈسٹریل اسٹیٹ (لاہور) 1763 ایکڑ
2) ملتان انڈسٹریل اسٹیٹ (1-11) فیز 1410 ایکڑ
3) قائد اعظم انڈسٹریل اسٹیٹ (کوٹ لکھپت، لاہور) 565 ایکڑ
4) رحیم یار خان انڈسٹریل اسٹیٹ 456 ایکڑ
5) بھلوال انڈسٹریل اسٹیٹ 427 ایکڑ
6) وہاڑی انڈسٹریل اسٹیٹ 277 ایکڑ
7) قائد اعظم اپیرل پارک (شیخوپورہ) 1536 ایکڑ (زیر تعمیر)
8) بہاولپور انڈسٹریل اسٹیٹ 500 ایکڑ (زیر تعمیر)

پیڈمک کی انڈسٹریل اسٹیٹس میں ہر طرح کی انڈسٹری موجود ہے جس میں ٹیکسٹائل اور گارمنٹس، فارماسیوٹیکل، پلاسٹک، فوڈ پروسیسنگ، آٹو پارٹس، پیکجنگ اور دیگر شعبے شامل ہیں۔ پیڈمک کی اسٹیٹس میں جن کمپنیوں نے اپنے پلانٹ لگائے ہیں اُن میں کوکا کولا، پیپسی، گورمے فوڈز، کولگیٹ پامولو، ٹیٹرا پیک، ہوئسٹ، سروس شوز و دیگر جیسے بڑے نام شامل ہیں۔

اشیاء صرف کی قیمتوں کو کنٹرول کرنے اور ضلعی انتظامیہ کی جانب سے متعارف کردہ ایپ سے متعلقہ تفصیلات

795: محترمہ مومنہ وحید: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اشیاء صرف کی قیمتوں کو کنٹرول کرنے کے لئے ضلعی انتظامیہ لاہور نے ایپ متعارف کرائی ہے؟

(ب) اس ایپ کا کیا نام ہے اور اس کو کس طرح استعمال کیا جاتا ہے اس ایپ کے استعمال سے کیا نتائج حاصل ہوئے ہیں؟

(ج) یہ ایپ کس نے تیار کی ہے اور اس کی تیاری پر کتنے اخراجات آئے ہیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) حکومت پنجاب نے پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ (PITB) کے تعاون سے شہریوں کی سہولت کے لئے ایک اینڈرائیڈ فون ایپلیکیشن "Qeemat Punjab "App متعارف کرائی ہے۔

(ب) ایپلیکیشن کا نام "Qeemat Punjab "App ہے جو کہ play store پر موجود ہے اور بآسانی ڈاؤن لوڈ کیا جاسکتا ہے۔ یہ ایپ نہایت سہل اور user friendly ہے۔ اس کو استعمال کرنے کے لئے انٹرنیٹ کنکشن کا ہونا ضروری ہے۔ اس ایپ سے صارفین اپنے علاقے کی اشیاء خوردنی کے ریٹ معلوم کرسکتے ہیں اور کسی خلاف ورزی کی صورت میں شکایت بھی درج کرا سکتے ہیں یہ شکایت فوری طور پر متعلقہ مجسٹریٹ تک پہنچ جاتی ہے اور اس پہ فوری ایکشن لیا جاتا ہے۔ مزید برآں متعلقہ مجسٹریٹ ایکشن رپورٹ بھی ایپ میں درج کرنے کا پابند ہوتا ہے۔ جس کی اطلاع صارف کو بھی دی جاتی ہے۔ اب تک قیمت ایپ پر 804 شکایات وصول ہوئیں اور ان شکایات میں سے 500 پر کارروائی مکمل کر دی گئی ہے جبکہ 304 شکایات پر کارروائی عمل میں لائی جارہی ہے۔ اس طرح تقریباً 64 فیصد کارروائی مکمل کر دی گئی ہے۔

منسٹر انڈسٹریز کے زیر سرپرستی ایک ٹاسک فورس بھی تشکیل دی گئی ہے جو کہ روزانہ کی بنیادوں پر اشیاء کی قیمتوں اور سپلائی کا جائزہ لیتی ہے۔ ٹاسک فورس کی روزانہ وڈیو لنک میٹنگ ہوتی ہے کمشنرز اور ڈپٹی کمشنرز سے قیمت ایپ پر موصول ہونے والی شکایات کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ اسی ایپلیکیشن کی مدد سے اشیاء کی آن لائن هول سیل نرخوں پر فراہمی کی سہولت بھی مہیا کی جارہی ہے جس کا دائرہ کار ابھی صرف پانچ بڑے شہروں تک ہے۔ جسے بعد میں پورے پنجاب تک بڑھایا جائے گا۔

(ج) جیسا کہ بیان کیا گیا ہے یہ ایپ PITB نے تیار کی ہے اس پر پچاس ہزار روپے ماہوار بابت ہوسٹنگ خرچہ آتا ہے۔

صوبہ میں مالی سال 20-2019 میں
چمڑے کی صنعت کو فروغ دینے کے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

814: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چمڑے کی صنعت بحران کا شکار ہے؟

(ب) مالی سال 20-2019 میں چمڑے کی صنعت کو فروغ دینے کے لئے حکومت نے کیا اقدامات تجویز کئے ہیں؟

(ج) کیا ٹیوٹا سمیت کسی سرکاری ادارے میں چمڑے کی صنعت کے متعلق تعلیم دی جاتی ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ چمڑے کی صنعت بحران کا شکار ہے۔ گزشتہ مالی سال 18-2017 کے مقابلہ میں 19-2018 میں تیار چمڑے کی برآمدات میں 23.61 فیصد اور چمڑے کی مصنوعات کی برآمدات میں 7.12 فیصد کمی واقع ہوئی ہے۔

(ب) حکومت نے چمڑے کی صنعت کو فروغ دینے کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات کئے ہیں:

1. انسٹیٹیوٹ ہذہ چمڑے کی صنعت سے منسلک افراد کو بلا معاوضہ تربیتی کورس کروا رہا ہے۔
2. گورنمنٹ کامیاب نوجوان پروگرام کے تحت ہنر مند افراد کو قرضہ فراہم کر رہی ہے۔
3. حکومتی کاوشوں سے انڈونیشیا نے چمڑے کی مصنوعات کی درآمدات پر ڈیوٹی ختم کر دی ہے۔
4. حکومت مختلف ممالک سے بلا معاوضہ تجارتی معاہدے کرنے کی کوششوں میں مصروف عمل ہے۔
5. حکومت نے کئی سالوں سے واجب الادا GST برآمد کنندگان کو ادا کر دیا ہے۔
6. حکومت نے صنعتوں کو بجلی کی بلا تعطل فراہمی کو یقینی بنایا ہے۔
7. چمڑے کی صنعت کے فروغ کے لئے قصور میں ایک ادارہ بنایا گیا ہے جس میں مختلف کورسز کا اجراء کر دیا گیا ہے۔

(ج) ٹیوٹا کے زیر انتظام تین ادارے جو کہ گوجرانوالہ اور قصور میں ہیں ان میں چمڑے کی صنعت کے متعلق تعلیم و تربیت دی جاتی ہے جس کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

صوبہ بھر میں انڈسٹریل اسٹیٹس کی تعداد اور اراضی سے متعلقہ تفصیلات

826: محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) انڈسٹریل اسٹیٹس میں صنعتی یونٹس لگانے کے لئے کیا حکمت عملی مرتب کی ہے؟

(ب) پنجاب میں کتنی انڈسٹریل اسٹیٹس ہیں اور ہر اسٹیٹس کی کل اراضی کتنی ہے؟

(ج) ان انڈسٹریل اسٹیٹس میں بجلی کی سستے نرخوں پر فراہمی کے لئے کیا طریق کار مرتب کیا گیا ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) سمال انڈسٹریز اسٹیٹس میں صنعتی یونٹس لگانے کے لئے مندرجہ ذیل حکمت عملی اختیار کی گئی ہے۔

1. پنجاب کے بڑوں شہروں میں بنائی گئی سمال انڈسٹریز اسٹیٹس میں پلاٹس "پہلے آئے اور پہلے پائے" کی بنیاد پر آسان اقساط میں الاٹ کئے جاتے ہیں۔
2. سمال انڈسٹریز اسٹیٹس میں بجلی، پانی، سڑکیں، سیوریج، گیس وغیرہ جیسی بنیادی سہولیات مہیا کی جاتی ہیں۔
3. درخواست دہندہ کو ضروری کاغذی / دفتری کارروائی اور تمام واجبات کی ادائیگی کے بعد پلاٹ کا قبضہ دے دیا جاتا ہے۔
4. پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن کے منظور شدہ تعمیراتی قانون کے تحت درخواست دہندہ کو فیکٹری کی عمارت تعمیر کرنے کی اجازت دے دی جاتی ہے۔

پنجاب انڈسٹریل اسٹیٹس کے زیر انتظام تین اسٹیٹس کو سپیشل اکنامک زون کا درجہ دیا گیا ہے۔ مزید بر آں سہولیات کی یقینی فراہمی اور جدید انفراسٹرکچر کی حامل یہ انڈسٹریل اسٹیٹس سرمایہ کاری کے لئے موزون ترین ہیں جبکہ سندر، ملتان اور قائداعظم انڈسٹریل اسٹیٹس پہلے ہی آباد ہو چکی ہیں۔

(ب) پنجاب انڈسٹریل اسٹیٹس کے زیر انتظام آپریشنل اسٹیٹس کی تفصیلات درج ذیل ہیں:

1) سندر انڈسٹریل اسٹیٹ 1763 ایکڑ
2) ملتان انڈسٹریل اسٹیٹ 1410 ایکڑ
3) قائداعظم انڈسٹریل اسٹیٹ 565 ایکڑ
4) رحیم یار خان انڈسٹریل اسٹیٹ 456 ایکڑ
5) بھلوال انڈسٹریل اسٹیٹ 427 ایکڑ
6) وہاڑی انڈسٹریل اسٹیٹ 277 ایکڑ
7) قائداعظم اپیرل پارک (شیخوپورہ) 1536 ایکڑ (زیر تعمیر)
8) بہاولپور انڈسٹریل اسٹیٹ 500 ایکڑ (زیر تعمیر)

(ج) انڈسٹریل اسٹیٹس میں بجلی واپڈا کے سٹینڈرڈ ریٹس پر مہیا کی جاتی ہے۔

توجہ دلاؤنوٹس

جناب سپیکر: اب ہم توجہ دلاؤنوٹس شروع کرتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤنوٹس نمبر 354 ملک محمد احمد خان کا ہے۔ جی، اسے پیش کریں۔

قصور: پرائیویٹ کمپنی کے سپروائزر سے ڈاکوؤں کی لوٹ مار سے متعلقہ تفصیلات

354: **ملک محمد احمد خان:** جناب سپیکر! کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ روزنامہ "دنیا" مورخہ 16۔نومبر 2019 کی خبر کے مطابق قصور تھانہ "اے" ڈویژن کے علاقہ بلال مسجد کے قریب پرائیویٹ کمپنی کے سپروائزر محمد عمر سے ڈاکوؤں نے 2 لاکھ 81 ہزار روپے اور دیگر سامان لوٹ لیا مزاحمت کرنے پر اس پر تشدد بھی کیا گیا؟

(ب) کیا اس ڈکیتی کی واردات کا مقدمہ درج ہوا ہے تو اس کی ایف آئی آر کی کاپی فراہم فرمائیں نیز اس واردات کے کتنے ملزمان کو گرفتار کیا گیا ہے، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر!

(الف) یہ درست ہے کہ یہ واقعہ رونما ہوا ہے۔

(ب) ملک محمد احمد خان نے یہ فرمایا تھا کہ کیا اس واقعہ کی ایف آئی آر درج ہوئی ہے تو 15۔نومبر 2019 کو مقدمہ نمبر 711/19 بجرم 392 تھانہ "اے" ڈویژن ضلع قصور میں درج ہو چکا ہے۔ اس کی ایف آئی آر کی کاپی فراہم کی جائے تو میں انہیں ابھی ایف آئی کی کاپی دے رہا ہوں۔

(اس مرحلہ پر ایف آئی آر کی کاپی ملک محمد احمد خان کو دی گئی)

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! گرفتار ملزمان کی تفصیل سے متعلق بھی پوچھا تھا کہ کتنے ملزمان گرفتار ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اس حوالے سے تفتیش جاری ہے اور ابھی تک کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی۔ اس مقدمہ کے متعلق جو بھی پروگراس ہو گی انشاء اللہ تعالیٰ ملک محمد احمد خان کو آگاہ کر دیا جائے گا جبکہ ایف آئی آر کی کاپی انہیں فراہم کر دی ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 358 جناب محسن عطا خان کھوسہ کا ہے۔ جی، اسے پیش کریں۔

ڈیرہ غازی خان: تھانہ کوٹ مبارک کی حدود میں پولیس اور ڈاکوؤں کے مابین فائرنگ سے ہلاکتوں سے متعلقہ تفصیلات

358: جناب محسن عطا خان کھوسہ: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 10-نومبر 2019 کو تھانہ کوٹ مبارک ضلع ڈیرہ غازی خان کی حدود میں پولیس اور ڈاکوؤں کے مابین مقابلہ میں چار ہلاکتیں ہوئی ان میں دو بے گناہ معصوم راہ گیر عبداللہ کھوسہ اور حیدر کھوسہ بھی شامل تھے پولیس نے انہیں لادی ڈکیت گروپ کا ممبر ٹھہرایا ہے؟

(ب) ان دو بے گناہ راہ گیروں کی ہلاکت پر وہاں کے لوگوں میں حکومت کے خلاف شدید غم و غصہ پایا جاتا ہے۔ کیا حکومت ذمہ دار پولیس اہلکاروں کو فوری معطل کر کے واقعہ کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ یہ واقعہ رونما ہوا ہے۔ اس کی ایف آئی آر بھی درج ہو چکی ہے اور تفتیش بھی جاری ہے لیکن اس میں تھوڑا سا confusion یہ پایا جاتا ہے کہ پولیس کا مؤقف اس میں بالکل مختلف ہے۔ معزز ممبر کے ساتھ میری بات ہوئی تھی اور انہوں نے جو مؤقف بیان کیا وہ بالکل ایک

دوسرے کے متضاد ہے کیونکہ میں نے سارا ریکارڈ بھی دیکھا ہے۔اس لحاظ سے میں کچھ نہیں کہنا چاہوں گا کیونکہ ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج ڈیرہ غازی خان already جوڈیشل انکوائری کا آرڈر کر چکے ہیں تو جوڈیشل انکوائری کا رزلٹ آئے گا انشاءاللہ تعالیٰ اس پر ہم عملدرآمد کریں گے۔

جناب سپیکر! مزید بر آں یہ ہے کہ میری سردار صاحب سے بات ہوئی تو ان کا خیال یہ تھا کہ بجائے کسی مجسٹریٹ سے یہ انکوائری کروانے کے اگر سیشن جج سے انکوائری کروالی جائے تو یہ مناسب ہو گا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر آپ حکم دیں گے تو معزز ممبر کی تسلی کے مطابق جہاں سے وہ کہیں گے ہم اس کی جوڈیشل انکوائری کروانے کے لئے تیار ہیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، جناب محسن عطا خان کھوسہ! آپ بتائیں کہ جیسے آپ کہتے ہیں ہم وہاں سے انکوائری کروالیتے ہیں۔

جناب محسن عطا خان کھوسہ: جناب سپیکر! میری جناب محمد بشارت راجا کے ساتھ اسمبلی اجلاس سے پہلے اس بارے میں ملاقات ہوئی ہے مگر میں اس ایوان کا ممبر ہوتے ہوئے اور چونکہ یہ میرا حلقہ ہے جہاں پر یہ واقعہ ہوا ہے، میں بڑے اختصار کے ساتھ کہوں گا کہ اس کی دو جزئیات میں جو لکھی گئی ہیں جن سے تاثر یہ ابھرتا ہے کہ in between dacoit and police collateral damage ہوا ہے۔

جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ پولیس نے ان دو راہ گیروں کو custody میں لیا اور ڈیڑھ گھنٹے کے بعد جب ان کا اپنا پولیس contingent شہید ہوا تو پھر ان دو راہ گیروں کو extra judicial killing میں "پار" کر دیا گیا۔

جناب سپیکر! میرا پوائنٹ یہ ہے کہ اگر ان کی connectivity ڈکیت کے ساتھ ملتی ہے، ان کا ریکارڈ criminal ہے تو دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہونا چاہئے ہم لوگوں کو مطمئن کریں اس کے لئے میں نے جناب محمد بشارت راجا کو عرض کیا کہ مجسٹریٹ level سے ہٹ کر minimum Session Court تک کے سیشن جج تک اور وہ ڈسٹرکٹ سے باہر ہو اگر law permit کرتا ہے آپ کو allow کرتا ہے تاکہ ڈسٹرکٹ کا سیشن جج influence نہ ہو۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجا! ویسے آپ کا بھی اتنا تجربہ ہے اور مجھے بھی ان باتوں کا پتا ہے کہ یہ پولیس والے صرف نمبر پورے کرنے کے لئے کوئی نہ کوئی ایسی کارروائی ڈال دیتے ہیں جس سے اپنا کیس بھی یہ خراب کرتے ہیں اور خواہ مخواہ بے گناہ جو لوگ مارے جاتے ہیں اس کی تو ذمہ داری حکومت پر آتی ہے۔

میرا خیال ہے کہ اگر سیشن جج سے ہی ان کی انکوائری ہو جائے اور جیسے معزز ممبر کہتے ہیں کہ اگر کوئی سیشن جج باہر سے ہو گا تو ان کا پوائنٹ اس حوالے سے صحیح ہے کہ وہاں پھر وہ influence نہیں ہو گا تو باہر جا کر influence کرنا مشکل ہوتا ہے ناں۔ میرا خیال ہے کہ ویسے تو سیشن جج کو influence کرنا نا ممکن ہے لیکن اگر پھر بھی آپ کہتے ہیں تو کسی اور ڈسٹرکٹ میں یہ انکوائری سیشن جج کے ہی ذمہ لگا دی جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! انشاءاللہ تعالیٰ آپ کے حکم کے مطابق میں پوری کوشش کروں گا کہ جس طرح معزز ممبر فرما رہے ہیں اس کے مطابق کیا جائے نہیں تو کم از کم اس ضلع میں ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج کو ضرور request کی جائے گی۔ اس حوالے سے اب تک ایک ڈی ایس پی بھی معطل ہو چکا ہے اور دو ایس ایچ اوز معطل ہو چکے ہیں تو ہم اس پر کام کر رہے ہیں مگر ان کا مؤقف اس لئے بھی درست ثابت ہوتا ہے کہ پولیس already اپنے ملازمین کے خلاف بھی ایکشن لے چکی ہے لیکن ان کی مزید تسلی کے لئے جوڈیشل انکوائری کروائی جائے گی اور سیشن جج سے ہی کروائی جائے گی۔ اگر ممکن ہوا تو ضلع سے باہر بھی کروائی جا سکتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، جناب محسن عطا خان کھوسہ! جیسے جناب محمد بشارت راجا نے کہا ہے کہ ایک تو یہ طے ہو گیا کہ اس کی انکوائری سیشن جج سے ہی کروائی جائے گی اس سے کم level پر نہیں ہو گی۔ ٹھیک ہے جی؟

دوسری بات یہ ہے کہ یہ دیکھ لیں گے کہ کیا دوسرے کسی ضلع میں سیشن جج کو یہ کیس دیا جائے اور وہاں انکوائری ہو جائے۔ اس حوالے سے آپ کے ساتھ جناب محمد بشارت راجا مشاورت میں رہیں گے۔

جناب محسن عطا خان کھوسہ: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ اس حوالے سے میں یہ وضاحت کروں کہ کسی بھی مجسٹریٹ یا لوکل سیشن جج جو ڈسٹرکٹ کے ہیں، کسی کی credibility پر میں doubt نہیں کر رہا کیونکہ میرے لئے سارے افضل ہیں۔ ساری پولیس کی credibility یا ان کی کاوشوں پر بھی مجھے اعتراض نہیں ہے۔ موقع پر جو operational staff تھا اور لحہ بہ لحہ کی جو داستان ہمارے نوٹس میں آتی رہی وہ لحہ فکریہ ہے، انہیں کیفر کردار تک پہنچانا ضروری ہے۔ کسی بھی غیر جانبدار سیشن جج سے چاہے وہ ڈسٹرکٹ میں ہیں، انکوائری کروائی جائے تو میں مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ جناب محمد بشارت راجا! جو بھی انکوائری ہو اس کے متعلق جناب محسن عطا خان کھوسہ کو inform بھی رکھیں اور یہ ضرور نیچے کہہ دیں۔ جناب محمد بشارت راجا! اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کر دیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! جی، اس کو dispose of فرما دیں۔ پہلے بھی میں نے آپ کے مؤقف سے اتفاق کیا لیکن میں پھر دوبارہ assurance دیتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ ان کی satisfaction کے مطابق کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجا! آپ بالکل اس حوالے سے in touch رہیں گے۔ کوئی چیز ایسی ہوتی ہے تو آپ ان کو بتائیں اور انشاء اللہ ٹھیک ہو گا۔

جناب محسن عطا خان کھوسہ: جناب سپیکر! شکریہ

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 676 محترمہ خدیجہ عمر کی ہے۔ جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

سی ٹی آئی سکول و کالج ٹیچرز کے لئے تھرڈ ڈویژن کو بھی اہل قرار دینے کا مطالبہ

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ میرے علم میں طلباء کے ایک وفد نے یہ معاملہ اُٹھایا کہ CTI ٹیچرز اور سکول و کالج ٹیچرز کی ملازمت کے لئے انٹرویو دینے والے ایسے امیدوار جنہوں نے ڈبل ایم اے فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا ہو، ان کی بی ایڈ، ایل ایل بی، انٹر اور میٹرک میں بھی فرسٹ اور سیکنڈ ڈویژن ہوتی ہے، ان کو اس بناء پر انٹرویو اور ٹیسٹ کے لئے unfit قرار دیا جاتا ہے کہ ان کی بی اے یا کسی اور ڈگری / سرٹیفکیٹ میں تھرڈ ڈویژن ہوتی ہے۔ اس اقدام سے امیدواروں کی ساری پڑھائی زیرو اور ان کا مستقبل تاریک ہو کر رہ گیا ہے۔ ان کے پاس کوئی راستہ نہیں ہے کہ وہ سوسائٹی کے لئے کوئی مثبت کردار ادا کر سکیں اور نہ ہی وہ اپنی فیملی کی سپورٹ کے لئے کچھ کر سکتے ہیں۔ ایسے امیدواران، ان کے لواحقین اور سول سوسائٹی نے مطالبہ کیا ہے کہ تھرڈ ڈویژن میں بی اے یا کوئی اور امتحان پاس کرنے والوں کو بھی حکومتی اداروں میں ملازمت کرنے کا موقع ملنا چاہئے اور ان کو اچھوت نہ بنایا جائے تاکہ ان کا مستقبل تباہ نہ ہو۔ انہوں نے یہ پُرزور مطالبہ کیا ہے کہ آئندہ کے لئے حکومت میٹرک، ایف اے، بی اے، بی ایس سی اور ایم اے میں تھرڈ ڈویژن کو ختم کر دے اور ان کو فیل قرار دے یا موجودہ تھرڈ ڈویژن والوں کو بھی انٹرویو اور ٹیسٹ میں appear ہونے اور ان کو بھی ملازمت دینے کا اہل قرار دے۔ انہوں نے یہ بھی مطالبہ کیا ہے کہ گریڈنگ کا نیا نظام متعارف کرایا جائے اور ہر گریڈ کے حامل طلباء کو تمام ملازمتوں کے لئے موزوں (eligible) قرار دیا جائے۔ اس اذیت ناک اور انسانی مسئلے کو حل کرنے کی اشد ضرورت ہے لہٰذا حکومت اس معاملے کے فوری حل کے لئے کوئی پالیسی وضع کرے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر ہائر ایجوکیشن!

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! ابھی تو policy of course یہ ہے کہ CTIs کا ایک میرٹ بنتا ہے جس کا بڑا objective criteria ہے جو گزشتہ کئی سالوں سے چل رہا ہے۔ یہ چاہتے ہیں کہ اس پالیسی کو تبدیل کیا جائے تو اس کے لئے deliberations کی ضرورت ہے کہ کیا تھرڈ ڈویژن کو ختم کر دیا جائے؟ ہم by the way grading system لا رہے ہیں جو next year سے introduce ہو جائے گا۔ بہرحال CTIs تو ایک temporary سا arrangement ہوتا ہے۔ اس پر rely کرنے کی بجائے ہم اگلے سال سے یہ کوشش کریں گے کہ ایک proper hiring ہی ہو جائے اور CTIs والے temporary phase کو ختم کر دیا جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسیٔ صدارت پر متمکن ہوئے)

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! آپ تشریف رکھیں۔ (قہقہے)

اگلی تحریک التوائے کار نمبر 677/19 جناب محمد لطاسب ستی کی ہے۔ جی، اسے پیش کریں۔

تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال مری سپیشلٹ ڈاکٹروں کی عدم تعیناتی کی وجہ سے علاج معالجہ کی سہولت سے محروم

جناب محمد لطاسب ستی: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "92" اسلام آباد کی اشاعت مورخہ 15- اکتوبر 2019 کی خبر کے مطابق لاکھوں کی آبادی کے لئے عرصہ دراز سے قائم واحد تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال مری میں چلڈرن، گائنی، سرجن، آرتھوپیڈک، ریڈیالوجسٹ، پتھیالوجسٹ اور ہارٹ سمیت سپیشلسٹ ڈاکٹروں کی

اسامیاں خالی ہیں جبکہ سرجن نہ ہونے کے باعث آپریشن تھیٹر بھی مکمل طور پر بند ہو چکا ہے۔ مری کے اس واحد سرکاری ہسپتال میں میڈیکل آفیسرز کی بارہ میں سے چار پوسٹیں خالی ہیں جبکہ سپیشلسٹ کی بارہ میں سے گیارہ پوسٹیں خالی ہیں جس کی وجہ سے ہسپتال انتظامیہ علاج معالجہ کی بہتر سہولیات فراہم کرنے سے قاصر ہے جبکہ اس وقت موجود ڈاکٹر اور نرسیں بھی سرکاری رہائش نہ ملنے پر تبادلہ کرانے کی کوششوں میں مصروف دکھائی دیتی ہیں۔ سپیشلسٹ ڈاکٹروں کی عدم تعیناتی کی وجہ سے علاج کے لئے ہسپتال کا رخ کرنے والے مریض مایوس لوٹنے پر مجبور ہیں اور اکثر مریضوں کو سہولیات نہ ہونے کے باعث راولپنڈی اور اسلام آباد کے ہسپتالوں میں ریفر کیا جاتا ہے۔ اس خبر سے مری سمیت صوبے کی عوام میں شدید پریشانی پائی جاتی ہے اور مری کی عوام کا مطالبہ ہے کہ حکومت فی الفور ڈی ایچ کیو ہسپتال مری میں سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی تعیناتی کرے تاکہ عوام کو فی الفور طبی سہولیات مل سکیں لہٰذا حکومت اس معاملے کے فوری حل کے لئے کوئی پالیسی وضع کرے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! اس میں یہ عرض ہے کہ تحصیل ہیڈ کوارٹر مری میں ایک گائنا کالوجسٹ، ایک چائلڈ سپیشلسٹ، ایک Anesthetist، ایک Orthopedic Surgeon تعینات ہیں اور پبلک سروس کمیشن کے ذریعے مزید ایک سرجن، ایک Dermatalogist اور ایک Eye Specialist کی بھرتی کر کے ہسپتال میں بھجوا دی گئی ہے۔ سینئر ڈینٹل سرجن اور دو ڈینٹل سرجن تعینات ہیں جبکہ ایک ڈینٹل سرجن maternity leave پر ہے۔ 14 general medical officers کی اسامیوں پر 9 ڈاکٹرز تعینات ہیں۔ 10- اکتوبر کو مزید پانچ نئے ڈاکٹر بھرتی کئے گئے ہیں اور اب کوئی بھی اسامی خالی نہیں ہے۔ بارہ سینئر میڈیکل آفیسرز کی اسامیوں پر گیارہ ڈاکٹرز تعینات ہیں اور صرف ایک اسامی خالی ہے۔ پانچ سینئر وومن میڈیکل آفیسرز کی اسامیاں ہیں جن پر ڈاکٹرز تعینات ہیں۔ علاوہ ازیں اس وقت ہسپتال میں دس نرسز، چار ہیڈ نرسز، پانچ ڈسپنسرز، ایک لیڈی ہیلتھ وزیٹر،

ایک لیبارٹری ٹیکنیشن، دو ڈینٹل ٹیکنیشن، ایک سینئر ڈاکٹر، دو آپریشن تھیٹر اسسٹنٹ، دو ایکسرے اسسٹنٹ، ایک دواساز، ایک ہومیوڈسپنسری اور دو لیب اسسٹنٹ ہیں۔

جناب سپیکر! میں ایوان کو یہ بتانا چاہوں گی کہ الحمدللہ اس وقت کافی حد تک خالی اسامیوں کو پُر کر دیا گیا ہے، جس طرح ڈاکٹرز آتے جائیں گے ان کو ہم بھیجتے رہیں گے۔ وہاں اصل مسئلہ ڈاکٹروں کی رہائش کا ہے اور اس مسئلہ پر ہم already کام کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! ہم جانتے ہیں کہ جب تک مری میں ڈاکٹروں کو رہائش نہیں ملے گی اس وقت تک ہمارے لئے ڈاکٹروں کو retain کرنا مشکل ہے۔ ہم اس پر کام کر رہے ہیں اور آپ کو جلد بتائیں گے کہ ان کے لئے کہاں رہائشیں بنا رہے ہیں۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب محمد لطاسب ستی! آپ مطمئن ہیں؟

جناب محمد لطاسب ستی: جناب سپیکر! میں مطمئن ہوں لیکن اس کے لئے کوئی time frame دے دیا جائے کہ وہاں اُن کے لئے رہائشیں کب تک مکمل ہو جائیں گی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ! کوئی time frame ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! جس طرح میں نے بتایا ہے کہ ہمیں جتنے جلدی پبلک سروس کمیشن سے ڈاکٹر ملیں گے ہم تعینات کرتے جائیں گے۔ انشاء اللہ، end of this year majority of the seats will be the filled

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

سرکاری کارروائی

بحث

پرائس کنٹرول پر عام بحث

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم گورنمنٹ بزنس شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر پرائس کنٹرول پر بحث ہے۔ بحث کا آغاز وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری کی تقریر سے ہو گا تاہم دیگر ممبران جو اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں اپنے نام بھجوا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! میں نے پوائنٹ آف آرڈر پر بڑا ضروری مسئلہ بیان کرنا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! اگر serious مسئلہ ہے تو پھر آپ بات کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! آج کل لاہور کا موسم بہت خراب ہو چکا ہے اور سکولوں میں چھٹیاں ہو چکی ہیں۔

جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ اسمبلی میں بھی جمعہ کی چھٹی کر دی جائے کیونکہ ہماری آنکھوں پر اس کا بہت اثر پڑ رہا ہے۔ (قہقہے)

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! آپ ایسی باتیں کر کے ایوان کا ٹائم ضائع کرتے ہیں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ میں وزیر قانون کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے پرائس کنٹرول کمیٹی کے حوالے سے اہم بحث آج کے ایجنڈے پر رکھی ہے تاکہ اپوزیشن اور حکومتی بنچز کی طرف سے جو بھی معزز ممبر participate کرنا چاہیں تو وہ کر سکیں ہم ان کی مثبت تجاویز پر انشاءاللہ تعالیٰ عمل کرنے کی پوری کوشش کریں گے۔

جناب سپیکر! اس میں کوئی شک نہیں ہے، کوئی دو رائے نہیں ہے کہ اشیاء خورد و نوش کے حوالے سے price hike پورے پنجاب کے اندر دیکھنے میں آئی ہے۔ موجودہ حکومت کو سب سے بڑا چیلنج بھی اسی حوالے سے ہے۔ پورے پنجاب کے اندر دیکھا دیکھی جو ناجائز منافع خوری کی جا رہی ہے اس کے حوالے سے بھی ایک بڑا چیلنج ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ حکومت اس سے غافل نہیں ہے۔ جو میں نے لفظ "غافل نہیں ہے" بولا ہے اس کو میں explain کروں گا کہ حکومت نے جو steps لئے ہیں، جو پرائس کنٹرول کمیٹیز کی performance جو رہی ہے وہ میں آپ کے سامنے رکھوں گا تاکہ سارا ایوان اس کو دیکھ سکے اور اس کے بعد ممبران کی جانب سے جو مثبت تجاویز آئیں گی انشاء اللہ تعالیٰ حکومت ان کو take up کرے گی۔

جناب سپیکر! اگر پرائس کنٹرول میکنزم کی بات کی جائے تو پاکستان کی اکانومی market based ہے جہاں پر اشیاء خورد و نوش کی قیمتوں کا تعین مارکیٹ کی ڈیمانڈ اور سپلائی کے مطابق کیا جاتا ہے۔ موسمی تبدیلیوں کی وجہ سے بھی، بارشیں زیادہ ہونے کی وجہ سے بھی، کم ہونے کی وجہ سے بھی، سیڈ کا ٹھیک نہ ہونا اور pesticide کا ٹھیک نہ ہونا بھی اپنے اثرات فصلوں پر چھوڑتا ہے۔ ابھی اپوزیشن کی طرف کچھ معزز ممبران نے ٹماٹر کی بات کی کیونکہ main فصل ہماری سندھ سے آتی ہے جو سندھ میں حالیہ بارشوں کی وجہ سے تھوڑی لیٹ ہوئی ہے۔ ہم انڈیا کے ساتھ ٹریڈ بند کر چکے ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے وزیراعظم پاکستان سے ایک میٹنگ کے اندر ایک specially request کی کہ ہمیں فیڈرل گورنمنٹ ایران سے ٹماٹر درآمد کرنے کی اجازت دے تو انہوں نے اجازت دی جس کی بناء پر میں یہ تو نہیں کہتا کہ ٹماٹر کی قیمت ایک دم نیچے آگئی ہے لیکن مارکیٹ کے اندر قیمت پر اثر ہوا ہے۔ جیسے میں نے ابھی -/200 روپے کہا تھا تو میرے ایک معزز ممبر بھائی نے کہا کہ -/215 روپے ہے تو میں انکاری نہیں بالکل ہے میں آپ کی بات بھی مانوں گا۔ یہ ٹماٹر کی قیمت -/190 روپے بھی ہے، -/200 روپے بھی ہے، -/250 روپے بھی ہے اور جس کا داؤ لگا اس نے -/300 روپے بھی کیا اور کوئی -/350 روپے بھی کیا ہے۔

جناب سپیکر! میں کوئی اس میں چھپا کر بات نہیں کروں گا بالکل سامنے بات کروں گا۔ ہاں جنہوں نے کیا ہے اور حکومت نے ان کے ساتھ جو کیا ہے وہ بھی details آپ کو دوں گا تاکہ ان کو پتا ہو کہ اگر جس نے کیا ہے تو پھر اس کے ساتھ کیا سلوک ہوا ہے۔ اسی طرح جو basically essential items ہیں جو ہمارا انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ ہے وہ ان کی price structure کو notify کرتا ہے۔

جناب سپیکر! پورے پنجاب کے اندر آٹے کی جو قیمت ہے اسے ہم نے notify کیا ہے وہ بیس کلو بیگ کی قیمت -/808 روپے ہے لیکن ایک بات ذہن میں رکھی جائے کہ اب کی باری سندھ نے گندم کی procurement نہیں کی اور ایک دانہ نہیں خریدا یہ ان کی پالیسی ہو گی۔ خیبر پختونخوا نے ایک دانہ نہیں خریدا یہ ان کی پالیسی ہے۔ حکومت پنجاب نے گندم کی procurement کی، شدومد کے ساتھ کی تاکہ جو food security reserves ہیں ان کو بھی maintain کیا جائے اور سستا آٹا عوام تک پہنچایا جائے تو پنجاب کے اندر میں یہ بات بڑے دعوے سے بھی کہتا ہوں کہ more than 98 percent قیمت -/808 روپے پر پورے پنجاب کے اندر آٹا اس وقت available ہے۔ آپ کے پاس گندم وافر مقدار میں موجود ہے، ریلیز کی گئی پہلے -/1300 روپے کی جا رہی تھی اور اب -/1375 روپے پر ریلیز کی گئی اور -/75 روپے کا effect آیا جس کو انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ نے بڑی محنت کے ساتھ اور فوڈ ڈیپارٹمنٹ نے فلور ملز ایسوسی ایشن کے ساتھ بیٹھ کر اس کی قیمت کو طے کیا لیکن اس کے ساتھ ساتھ ایک پہلو یہ بھی ہے کہ جو آٹے کی قیمت -/808 روپے ہے لیکن اس کی جو by product ہے اس پر فلور ملز نے تھوڑا سا غلط play کیا کہ اگر -/75 روپے گندم کی قیمت بڑھی ہے تو میدہ، سوجی اور فائن آٹا جو کہ تنورو کی روٹی نان میں زیادہ استعمال ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! ایک یہ بھی بات تھی کہ یہ سارے کا سارا افغانستان اور سنٹرل ایشیا میں یہاں سے جا رہا تھا۔ وزیراعظم پاکستان سے ایک پرائس کنٹرول میٹنگ کے اندر ایک request کی گئی کہ فیڈرل level پر اس کو ban کیا جائے ابھی کیونکہ دونوں صوبوں نے گندم کی procurement نہیں کی تو جس کی وجہ سے problem آرہی ہے، ایک تو فیڈرل level پر جو پاسکو ہے وہ چھ ملین میٹرک ٹن دونوں صوبوں کو گندم فوری طور پر مہیا کرے۔ ہمیں گندم

کی ضرورت نہیں تھی ہمارے پاسreservesموجود ہیں۔ فیڈرل گورنمنٹ نے سندھ اور خیبرپختونخوا کو چھ ملین میٹرک ٹن گندم issue کی تا کہ ان کا معاملہ جو کہ وہاں پرprice hike ہوئی اس کو کنٹرول کیا جاسکے۔سندھ کے اندر اس وقت 20کلو آٹے کا تھیلہ تقریباً-/1150 روپے کا ہے اور پنجاب کے اندر یہ-/808روپے کا ہے۔ فوڈ ڈیپارٹمنٹ نے اس پر بڑی محنت کی ہے اور سارے معاملے کو دیکھا ہے جو میں نے اس کیby productکے بارے میں بتایا، میدہ، فائن آٹا اور سوجی کے بارے میں بتایا تو فیڈرل گورنمنٹ نے اس پر پابندی لگائی تا کہ آپ کے صوبے اور پاکستان کی جوrequirementہے اس کو پہلے پورا کیا جائے پھر اس کو دیکھا جائے کہ جہاں پر ضرورت ہے اس کو بھیجا جائے۔اس میں، میں یہ بھی تو نہیں کہہ سکتا کہ میدے کی جو price hike تھی اور وہ ایک دم کم ہوگئی ہے لیکن بتدریج اس میں کمی آرہی ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ آنے والے دنوں میں اس کی قیمت مزید کم ہونا شروع ہو جائے گی۔ آپ کاbasic item آٹا ہے اور اسے-/808روپے پر رکھا گیا۔ ہمیں دوڈسٹرکٹ راولپنڈی اور ڈی جی خان کے اندر زیادہproblemآئی تو اس پر فوری طور پر ایکشن ہوا کیونکہ میں روزانہ4:30بجے پرائس کنٹرول کی میٹنگ کوconductکرتا ہوں اور تمام کمشنرز اور ڈپٹی کمشنرز صاحبان کے ویڈیو لنک پر رابطہ ہوتا ہے۔اس میں میرے ساتھ فوڈ منسٹر اور ایگریکلچر منسٹر اس کو دیکھتے رہے ہیں۔اس پر فوری طور پر ایکشن لیا گیا اور وہاں پر جتنی گندم ان فلور ملز والوں کوissueکی جاتی تھی تو اس کے مطابق ہم یہ کہتے تھے کہ انہوں نے کتنے آٹے کے تھیلے بنائے ہیں اور کس جگہ پر دیئے ہیں تا کہ آٹے کی قیمت کو maintain کیا جائے۔انہوں نے راولپنڈی کے اندر علیحدہ پیکنگ شروع کرلی تھی اور ہم نے25کلو اور15کلو پیکنگ کو ختم کرکے10کلو اور20کلو پر شفٹ کیا۔

جناب سپیکر!اب میں آپ کو کہہ سکتا ہوں کہ راولپنڈی کے اندر بھی98فیصد20کلو آٹے کی قیمت-/808روپے ہے۔اس آٹے کو لوگ اپنی زبان میں کہتے ہیں کہ یہ بہت اچھا آٹا ہے تو اس کو وہ سپیشل آٹا بنا کر اس کی قیمت کو اوپر نیچے کررہے ہیں لیکن فوڈ ڈیپارٹمنٹ نے categoricallyتمام فلور ملز ایسوسی ایشن کوmessageدیا کہ ہم جو آپ کو گندم ریلیز کررہے ہیں20کلو آٹے کی قیمت-/808روپے،10کلو آٹے کی قیمت-/404روپے ہوگی اور اس کو ہی

implement کروایا گیا تو اس حوالے سے بہت زیادہ کریڈٹ فوڈ ڈیپارٹمنٹ کو جاتا ہے کہ انہوں نے محنت کی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اب میں گھی کے حوالے سے بات کرنا چاہ رہا ہوں یہ بڑا important ہے میں اس وجہ سے item to item discuss کرنا چاہ رہا ہوں تاکہ میں آپ کے توسط سے ہاؤس کو apprise کر سکوں۔ پھر جو آپ کی طرف سے positive تجاویز آئیں گی تو انشاء اللہ تعالیٰ ہم ان کو اپنی اس پالیسی اور میکنزم میں لے کر چلیں گے۔ گھی کی قیمت مارکیٹ کے اندر -/150 روپے بھی ہے، -/200 روپے بھی ہے، -/205 روپے بھی ہے اور -/220 روپے تک vary کر رہی ہے۔ انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ کے سیکرٹری ، ڈی جی اور ساری ٹیم نے all Pakistan Vegetable Mill Association کے ساتھ مل کر، بیٹھ کر میٹنگ کی اور جس طرح فلور ملز والوں کے ساتھ فوڈ ڈیپارٹمنٹ نے بیٹھ کر کام کیا اسی طرح انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ نے گھی والوں کے ساتھ مل کر کام کیا ہے اور discuss کیا کہ آپ کتنے میں پام آئل import کرتے ہیں، اس کا freight کتنا آتا ہے، ان کی ڈیوٹی کتنی ہے، product cost کتنی ہے اور overhead کتنے ہیں۔ کتنے گھی کی کوالٹی کو کہتے ہیں کہ ہماری گھی کی کوالٹی اے سے بہتر ہے یا کسی دوسرے سے بہتر ہے۔ اس میں جو soft oil use کرتے ہیں تو کوئی پانچ فیصد کرتا ہے، کوئی دس فیصد کرتا ہے، کوئی پندرہ فیصد کرتا ہے اور کوئی بیس فیصد کرتا ہے تو اس حوالے سے بھی اس کی قیمت کو بڑی detail کے ساتھ اس کا جائزہ لیا گیا اور جائزہ لینے کے بعد یہ determine کیا گیا کہ پنجاب کے اندر گھی کی جو قیمت ہے وہ -/140 روپے سے لے کر -/180 روپے تک ہوگی۔ اس کو متعلقہ انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ نے پورے پنجاب کے لئے notify کر دیا۔ یہ صرف انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ نے خود بیٹھ کر اس کو نہیں کیا بلکہ ان کی ایسوسی ایشن نے جو جو کچھ انہوں نے کہا تھا، انہوں نے کہا کہ یہ freight ڈال لیں، یہ ٹیکس ڈال لیں، یہ overheads ڈال لیں بلکہ جو انہوں نے کہا وہ ہم نے کر لیا۔ اب اس میں مسئلہ یہ تھا کہ مارکیٹ کے اندر اگر کوئی -/140 روپے میں بیچ رہا ہے تو اس آڑ میں وہ -/180 روپے میں بھی بیچ رہا تھا اور -/220 روپے میں بیچ رہا تھا لہٰذا ہم نے تمام متعلقہ ایڈمنسٹریشن یعنی متعلقہ کمشنرز اور ڈپٹی کمشنرز کو categorically direction دی کہ جس جس ضلع کے اندر گھی مل ہے وہاں پر اس کی labeling کی جائے گی اور اس پر قیمت لکھی

جائے اوراس کے ingredient کے مطابق لکھی جائے گی کہ اگر وہ جتنے فیصد soft oil use کرتا ہے۔ جو اُس نے ہمارے ساتھ بیٹھ کر اُس کی قیمت کو طے کیا وہ اُس کے ingredients بھی اوپر لکھے گا اُس کو پابند کیا گیا ہے اُس کے ساتھ ساتھ اُس کی قیمت بھی لکھے گا اور پھر اُن کی sampling پنجاب فوڈ اتھارٹی کرے گی اور فوڈ اتھارٹی اُس چیز کو confirm کرے گی کہ انہوں نے جو اُوپر labeling کی ہے کیا اس کے مطابق اُس میں سافٹ آئل یا باقی جو ingredients ہیں یا نہیں ہیں لہٰذا یہ بھی ایک عمل کیا گیا اور اس کا ایک نوٹیفکیشن پورے صوبے میں کیا گیا ہے۔ آٹے کی قیمت کا تعین centrally کیا جاتا ہے، گھی کی قیمت کا تعین centrally کیا جاتا ہے---

(اذانِ عشاء)

جناب سپیکر! جیسے میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ آٹے کی قیمت، گھی کی قیمت اور چینی کی قیمت کا تعین centrally کیا جاتا ہے۔ اب چینی کی قیمت کی طرف آجاتے ہیں اس کی price high ہوئی یہ -/80 روپے کلو تک -/85 روپے کلو تک عام دیکھنے میں آئی ہے۔ اس سے میں کوئی انکار نہیں کر رہا یا میں کھڑے ہو کر کہوں نہیں نہیں اس کی قیمت نہیں بڑھی ہے، یہ بالکل بڑھی ہے چینی -/85 روپے کلو تک بھی گئی ہے لیکن ہم نے اپنے رمضان بازاروں کے اندر اس کو -/55 روپے کلو تک بھی کیا ہے۔ ہمارے تمام جتنے بھی 307 رمضان بازار تھے اُن کے اندر اس کی قیمت -/55 روپے فی کلو تھی۔ پہلے ایک کلو ایک کسٹمر کے لئے پھر دو کلو بھی کی گئی، ایک وقت آیا تین، چار کلو بھی کی گئی، پانچ کلو بھی ایک کسٹمر کے لئے کی گئی، جیسے جیسے رمضان کا مہینہ ختم ہو رہا تھا ہمارے پاس پیچھے سٹاک تھا ہم نے بیس میٹرک ٹن چینی تمام شوگر ملز ایسوسی ایشن سے غالباً -/52 روپے پر کلو کے حساب سے لی تھی اور اُس کی packing کی اور تھوڑی بہت ضائع ہونے کی cost ہے تو ایک اچھے عمل کے ساتھ ہم نے میکنزم کیا اور جتنی بھی سبسڈی اس مد میں گورنمنٹ آف پنجاب عام پبلک کو دے سکتی ہے ہم نے دی اور دعوے کے ساتھ کہتے ہیں کہ 307 بازاروں کے اندر ہم نے کوشش کی کہ اگر پیاز مارکیٹ کے اندر -/47 روپے تھا تو وہاں پر -/23 روپے کلو بھی بکتا رہا ہے اگر باہر آلو -/40 روپے تھا تو وہاں -/20 روپے کلو بھی بکتا رہا ہے۔ باقی سبزیاں، دالیں تھیں ایک ایک کی قیمت مجھے یاد ہے کیونکہ میں خود کافی جگہوں پر لاہور سے باہر

بھی رمضان بازاروں میں گیا اور اُن کو دیکھا۔ آج جو چینی کی قیمت ہم نے آل پاکستان شوگر مل ایسوسی ایشن(PASMA) جسے بولتے ہیں انہوں نے چینی -/65روپے فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ طے کی اور ایک نوٹیفکیشن ہوا اُس کے مطابق ہم نے -/70روپے قیمت کی، لیکن -/70 روپے مارکیٹ کے اندر نہیں ہے کہیں پر ایک، دو، تین روپے زیادہ بھی ہے کہیں پر 68اور 69 بھی ہے یہ دو تین روپےvary کر رہی ہے لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اب کیونکہ crushing season بھی شروع ہو رہا ہے اور ابھی تک گورنمنٹ کی کوئی پالیسی نہیں ہے کہ جس کی بناء پر ہم نے اس کوexport کی اجازت بھی دینی ہے۔ ہمارے پاسreserve بھی موجود ہے تو آنے والے دنوں میں اس کی قیمت مزید کم ہو گی ڈیمانڈ اور سپلائی ضرور ہے لیکن اس میں hoarding بھی ہے، ذخیرہ اندوزی کے زیادہfactor پائے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کے سامنے بالکل کھل کر بیان کر رہا ہوں اس بناء پر بڑوں کے سٹاک حکومت نے بحق سرکار ضبط بھی کئے ہیں اُن کو جرمانے بھی کئے ہیں، اُن کے سٹاک کو مارکیٹ کے اندر بیچا بھی ہے۔

جناب سپیکر! اب میں تھوڑا سا آپ کو یہ بتانا چاہ رہا ہوں کہ جو پرائس کنٹرول کمیٹیاں ہیں یہ 36اضلاع ہیں، 36 اضلاع کے اندر 36 پرائس کنٹرول کمیٹیاں ہیں اور ڈی سی صاحبان ان کو notify کرتے ہیں۔ پنجاب لیول پر ایک پرائس کنٹرول کمیٹی بنائی جاتی ہے، جس میں کچھ منسٹر صاحبان بیٹھتے ہیں، چیف سیکرٹری بیٹھتے ہیں ویسے اُس کو وزیراعلیٰChair چیئر کرتے ہیں لیکن اگر وزیراعلیٰChair نہ کریں تو باقی جو منسٹر صاحبان ہیں وہ اس کوChair کرتے ہیں، آئی جی بھی اس کے ممبر ہیں، چیف سیکرٹری بھی اس کے ممبر ہیں اور باقی بھی جتنے سیکرٹری صاحبان ہیں اس کے ممبرز ہیں یہ پنجاب لیول پر کمیٹی ہے اور ڈسٹرکٹ لیول پر متعلقہ ڈپٹی کمشنر ہے وہ اُن کمیٹیوں کو notify کرتا ہے۔

جناب سپیکر! اب یہاں پرdistrict to district کچھ اشیاء کی قیمتوں کا تعین کیا جاتا ہے مثال کے طور پر اگر دالیں فیصل آباد میںimport کی جاتی ہیں اور ایک دال جب دوسرے ضلع میں جاتی ہے تو اُس کے کرایہ کا جو تعین ہے اگر لاہور میں جو کچھ مختلف اشیاء کی قیمتیں ہیں میرے پاس یہاں پر موجود ہیں اگر فیصل آباد اور لاہور قریب ہیں تو تھوڑا فاصلہ ہےfreight کم

ہے لیکن اگر آپ آگے جائیں گے تو پھر اُس کا freight زیادہ ہے تو دو تین روپے کسی نہ کسی چیز میں فرق آجاتا ہے۔اُس کی transportation کا اور freight charges کی بناء پر otherwise جو essential items ہیں اُن کی قیمتیں حکومت centrally طے کرتی ہے اور کچھ چیزوں کو تھوڑا سا متعلقہ ایڈمنسٹریشن کو leverage دی ہیں کہ آپ ان کی قیمتوں کو اپنے ضلع کے مطابق adjustment کریں لہٰذا 2,3,4 روپے کا -/5 روپے کا فرق اُن اشیاء میں ضرور ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! اب میں اس میں مزید ایک دو چیزیں آپ کے سامنے رکھنا چاہوں گا کہ ان کمیٹیوں کے ذریعے ہم نے کیا کیا۔اُس سے پہلے میں صوبوں میں قیمتوں کا کچھ تقابلی جائزہ آپ کے سامنے رکھوں گا تاکہ جو معزز ممبران یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں وہ اس کو اس لحاظ سے بھی دیکھ لیں کچھ فصلیں پنجاب میں ہوتی ہیں، کچھ سندھ میں ہوتی ہیں، کچھ خیبر پختونخوا میں ہوتی ہیں، کچھ فصلیں ہمارے ہاں زیادہ ہوتی ہیں کبھی اُن کی قیمتیں کم ہوتی ہیں اور جس طرح میں نے شروع میں آپ کے سامنے رکھا ہے کہ جو موسمی تبدیلیاں ہیں وہ بھی ان پر اثرات ڈالتی ہیں لیکن چیزوں کے اس پرائس کنٹرول کے میکنزم کو کرنے کے لئے دو چیزیں فوری طور پر کی گئی ہیں وہ آپ کے سامنے اور ہاؤس کے سامنے میں رکھنا چاہتا ہوں۔ایک تو یہ ہے کہ ہمارے 32 ماڈل بازار ہیں لیکن وزیراعلیٰ پنجاب نے دو دن پہلے ایک میٹنگ کے دوران حکم دیا ہے کہ ان تمام ماڈل بازاروں کو تحصیل لیول پر بنایا جائے لہٰذا تحصیل لیول پر اب میں نے اپنے سیکرٹری کو directions دے دی ہیں تاکہ اُس کے مطابق اس کو تحصیل لیول پر کریں اور دوسرا اس میں یہ aspect ہے کہ جو grower ہیں اُس کو ہم نے ماڈل بازار میں direct access دی ہے تاکہ وہ ماڈل بازار کے اندر خود آئیں۔اس کے اُس کو دو تین فائدے ہیں ایک تو ماڈل بازار کا اُس سے کرایہ charge نہیں کیا جائے گا، مارکیٹ کمیٹی کی fee charge نہیں کی جائے گی اور اُس کے جو ٹرالی، ٹرک یا مزدا ہیں اُس کو sometime شہر کے اندر رات 11:00 بجے کے بعد آنے کی اجازت ہوتی ہے لیکن اُن کو ہم سپیشل اجازت دے رہے ہیں کہ اگر وہ صبح کے ٹائم پر بھی اُس روٹ کے تحت آنا چاہیں تو ہم اُن کو facilitate کر رہے ہیں تاکہ جو grower ہیں ان مارکیٹوں، ان ماڈل بازاروں کے اندر آئیں اور اپنی اشیاء کو اپنی قیمت کے مطابق بیچ سکیں۔

جناب سپیکر! یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ بازار کے اندر ایک چیز -/20 روپے کی grower بیچ کر جاتا ہے، کسان بیچ کر جاتا ہے۔ وہ آڑھتی کے ہتھے چڑھتی ہے آڑھتی سے پھڑیے کے ہتھے چڑھتی ہے پھڑیے سے سب پھڑیے کے ہتھے چڑھتی ہے اس کے بعد جو فائنل مارکیٹ کے اندر آتی ہے تو وہ شاید -/100 روپے سے بھی زیادہ ہو جاتی ہے تو جو grower ہے، جو کسان ہے وہ بے چارہ فضول میں مارا جاتا ہے جو اپنی فصل کو کیونکہ وہ perishable item ہے بیچ کر نکل جاتا ہے یا جو آڑھتی ہے جس سے اُس نے اُدھار پیسے لئے ہوتے ہیں اُس کو دے کر چلا جاتا ہے اور جو آڑھتی ہے وہ پھڑیے کو دے دیتا ہے اور پھڑیا آگے سب پھڑیے کو دے کے چلا جاتا ہے اور پھر کچھ مارکیٹوں کے دکاندار ادھار بھی لے کر آتے ہیں۔ سیکرٹری مارکیٹ کمیٹی ایگریکلچر جب ان کی perishable items کی قیمتوں کا تعین کرتا ہے اور اس کے بعد جب وہ لسٹ کو مارکیٹ میں بھیج دیتا ہے تو پتا چلتا ہے کہ جو اس لسٹ پر ریٹ لکھا ہے اس ریٹ پر تو دکاندار وہ چیز لے کر آیا ہے کیونکہ وہ ادھار لے کر آتا ہے تو جب وہ ادھار چیز لے کر آتا ہے تو پھر اس کے لئے چیز کو اسی ریٹ پر فروخت کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ ہم grower کو direct access ان بازاروں میں دے رہے ہیں اور اگلے آنے والے دنوں میں آپ دیکھیں گے کہ ہم ان کی تحصیل لیول پر تیاری کریں گے تاکہ ہر تحصیل میں ماڈل بازار کھولے جائیں تاکہ grower کو direct access ان بازاروں میں دی جائے۔

جناب سپیکر! دوسرا ہم پرائس کنٹرول اتھارٹی بنا رہے ہیں ابھی ہم نے مانگے تانگے کے مجسٹریٹ جیسا کہ کچھ انڈسٹری، Consumer Protection Councils، زراعت اور فوڈ ڈیپارٹمنٹ یعنی جس محکمے سے جو بندہ ملتا ہے اس کو ہوم ڈیپارٹمنٹ کے ذریعے notify کر دیتے ہیں اور اس کو magisterial powers دے دی جاتی ہیں وہ تقریباً 1106 کے قریب ہیں جو کہ پورے پنجاب میں تعینات کئے گئے ہیں۔ لاہور میں ڈپٹی کمشنر سمیت 67 مجسٹریٹ ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے جب اس کو پی پی کے لحاظ سے ڈیزائن کیا تھا تو ہر پی پی میں ٹوٹل 30 حلقہ جات ہیں تو ہر پی پی کے اندر آپ کہہ سکتے ہیں کہ دو دو مجسٹریٹ ہیں اور ایک پی پی کا کافی بڑا سائز ہوتا ہے جہاں پر آبادی اور بازار بھی زیادہ ہوتے ہیں تو ان تمام مشکلات کو سامنے رکھتے ہوئے یہ پلان کیا گیا کہ پرائس کنٹرول اتھارٹی بنائی جائے جس کا permanent feature ہو اور میں

اپنی powers کو انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ سے withdraw کرتے ہوئے اس اتھارٹی کو دے دوں۔ اتھارٹی میں صرف یہ نہیں ہو گا کہ انہوں نے صرف پرائس کنٹرول کرنی ہے بلکہ انہوں نے یہ بھی دیکھنا ہے کہ کون سی فصل کم ہو رہی ہے تو اس میں agriculturist, economist and accountant بھی شامل کریں گے۔

جناب سپیکر! میں اس کا خاکہ آپ کے سامنے roughly بیان کر رہا ہوں۔ اس میں مجسٹریٹ بھی ہوں گے اور ان کی سپیشل powers بھی ہوں گی وغیرہ وغیرہ۔ یہ پورا ایک set up پنجاب لیول پر ہو گا لیکن اس کی کمیٹیاں تمام ڈسٹرکٹس میں ہوں گی لہٰذا اس کے ذریعے بھی ہم کوشش کریں گے کہ اس پر ایک ایکٹ بنایا جائے اس حوالے سے ہماری آپس میں deliberations ہو رہی ہیں کہ کوئی اس طرح کا میکنزم بنایا جائے جس میں کوئی کمی نہ رہ جائے۔

جناب سپیکر! اس کے ساتھ ساتھ میں نے وزیر اعلیٰ پنجاب کو ایک Agriculture Fair Price Shops کے حوالے سے idea دیا تھا۔

جناب سپیکر! میرے ڈیپارٹمنٹ نے اور سیکرٹری انڈسٹری اور ان کی ٹیم نے اس کو تقریباً مکمل کر لیا ہے اور اس کی final presentation ہم نے وزیر اعلیٰ پنجاب کو انشاءاللہ تعالیٰ دینی ہے۔ اگر کوئی -/20 روپے کی چیز ہو تو وہ بازار میں -/120 روپے میں فروخت ہو رہی ہوتی ہے یعنی جس کا جو داؤ لگتا ہے وہ لگا لیتا ہے۔ اس کی main reason magistracy system کا ختم ہو جانا ہے۔ جب magistracy system ختم ہو گیا اور پھر کوئی کنٹرول نہیں رہا اور اب کوئی اس کی responsibility لینے کو تیار نہیں ہے لہٰذا اس سسٹم کو بحال کرنے کی اپیل میرا خیال ہے کہ سپریم کورٹ میں پڑی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! میں نے اس حوالے سے بھی فیڈرل لیول پر via Prime Minister میں نے request کی تھی کہ وزیر قانون کے ذریعے اس کو take up کیا جائے اور سپریم کورٹ میں جو matter ہے اس کو دیکھا جائے کہ کس طرح magistracy system بحال ہو سکتا ہے۔ ابھی ہم نے جن لوگوں کو مجسٹریٹ declare کیا ہوا ہے وہ اپنے ڈیپارٹمنٹ کا کام بھی کرتے ہیں اور یہ extra duty بھی کرتے ہیں تو ان کے لئے بھی تھوڑا مشکل ہو جاتا ہے۔ اب میں اس پر جو بات کرنا چاہ رہا تھا وہ یہ تھی کہ ہماری کوشش ہے کہ تمام اضلاع، ٹاؤنز، پی پی لیول اور یونین کونسل

لیول پرAgriculture Fair Price Shopsبنائی جائیں۔Agriculture Fair Price Shopsکا موٹا موٹاconceptیہ ہے کہ اگر کوئی چیز سبزی منڈی میں -/100روپے کی ہے تو اس کو پانچ فیصد اضافے کے ساتھ جس دکاندار کو ہم enrolment کریں گے وہ مارکیٹ میں فروخت کرے گا اور گورنمنٹ ایک خاص رقم ہر ماہ اس دکاندار کو30سے35ہزار روپے دے گی تاکہ وہ گورنمنٹ کا ایکarmبن کر سبزیوں کو فروخت کرے۔ ہر ضلع میں الیکٹرانک بورڈ ہر دکان پر لگے گا اس کے ذریعے پورے لاہور میں تمام چیزوں کی ایک ہی قیمت ہوگی۔ گوجرانولہ اور رحیم یار خان میںdifferentہو سکتی ہے لیکن ایک ہی ہوگی۔ اس الیکٹرانک بورڈ کے ذریعے ہم اس کو centrally monitorکریں گے۔ یہ ایک مشکل کام ہے لیکن ہم کوشش کریں گے کہ عام آدمی کی سہولت کے لئے گورنمنٹ قیمتوں کو کم کرنے کے لئے جو بہتر سے بہتر کر سکتی ہے وہ کرے۔ اس کے ساتھ ساتھ ان پرائس کنٹرول کمیٹیوں نے اب تک جو کام کیا ہے وہ میں آپ کے سامنے رکھ دیتا ہوں لیکن میں پہلے اشیاء کے حوالے سے تقابلی جائزہ لے لوں۔ اگر ہم گزشتہ سالوں کی نسبت چکن کی قیمت کو دیکھیں تو سال2018میں -/268روپے فی کلو تھی جبکہ آج مارکیٹ میں چکن کی قیمت -/205روپے فی کلو سے لے کر215کے درمیان ہے۔ دال چنا کی قیمت سال2016میں -/151روپے فی کلو تھی جو کہ اب -/110روپے فی کلو ہے۔

جناب سپیکر!میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ ڈیمانڈ اور سپلائی کے مطابق چیزوں کی قیمتوں میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔ میں یہ قطعاً نہیں کہہ رہا کہ اس سیزن میں سبزیوں کی قیمت میں اضافہ نہیں ہوا بلکہ ہوا ہے لیکن میں نے آپ سے عرض یہ کی ہے کہ یہ جو ڈیمانڈ اینڈ سپلائی کا conceptہے اس کے لئے ہم کمیٹی یا اتھارٹی بنانا چاہ رہے ہیں ہم اس اتھارٹی کےonce for all SOPs and TORs decideکرنا چاہ رہے ہیں تاکہ اگر آپ کے پنجاب، سندھ یا کسی بھی جگہ پر کوئی فصل خدانخواستہ کسی وجہ سے کم ہوئی ہے تو اس کا متبادل کیا ہے اور یہ فصل کس وقت اور کہاں سے منگوانی ہے توwell in timeہم ان چیزوں کو پہلے سے منگوا کر رکھیں تاکہ ان چیزوں کی قیمتوں میں میانہ روی پیدا کی جاسکے کیونکہ انڈیا کے ساتھ ہماری ٹریڈ بند ہے تو کوئی مسئلہ نہیں۔ ہم کوشش کریں گے کہ صوبہ پنجاب کیrequirementکو پورا کرنے کے لئے بہتر انداز میں چیزوں کو آگے کی طرف لے کر جائیں۔

جناب سپیکر! میں performance کے لحاظ سے تھوڑی بات کرنا چاہتا ہوں کہ میں اور میری حکومت کسی کو جرمانہ کرنا چاہتی ہے ہم کسی بھی شخص کو جرمانہ کر کے خوش ہوتے ہیں اور نہ ہی ہم یہ کہتے ہیں کہ ہم نے بہت بڑی کارکردگی دکھادی ہے کہ جرمانہ کر دیا ہے لیکن حکومت کا اتنا تو حق بنتا ہے کہ اگر کوئی ناجائز منافع خوری کر رہا ہے تو اس کو چیک کریں۔ اگر حکومت یہ نہیں کرے گی تو آپ کہہ سکتے ہیں کہ ایک ماہ پہلے جو آٹے کی قیمت تھی اس کو یکدم بڑھا کر -/900روپے تک لے گئے تھے اور اب اسی آٹے کی قیمت -/808روپے پر کیوں آئی ہے وہ اسی وجہ سے آئی ہے کہ گورنمنٹ کی ایڈمنسٹریشن کے ذریعے اس کی releases کو check and balance کیا گیا اور ڈیمانڈ اینڈ سپلائی کو مد نظر رکھا گیا تب یہ ممکن ہوا۔

جناب سپیکر! میں performance کے حوالے سے آپ کے ایک چیز رکھ دوں۔۔۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! یہاں ایجنڈے میں بھی لکھا ہے کہ منسٹر تحریک پیش کریں گے نہ کہ تقریر پیش کریں گے۔ تقریر اس وقت کریں گے جب ہم بحث کر لیں گے تو اس کے بعد منسٹر صاحب اس کو close کریں گے لہٰذا بحث کا آغاز اتنا لمبا نہیں ہوتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو! دیکھیں ہم اس پر آج بھی اور کل دو دن بحث کر سکتے ہیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! کل تو پھر جمعہ ہے آپ کل 10:00 یا 11:00 بجے صبح اجلاس شروع کریں گے تو 1:00 بجے نماز جمعہ کا وقت ہو جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو! ہم اس پر بحث سوموار والے دن بھی کر سکتے ہیں لہٰذا آپ تشریف رکھیں اور منسٹر صاحب کو بات کرنے دیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! آپ نے فرمایا تھا کہ بحث کا آغاز کیا جائے لہٰذا میں اس پر بات کر رہا ہوں باقی جیسے ان کی مرضی ہے یہ جیسے کہتے ہیں میں ویسے ہی مان لیتا ہوں۔ میں تو نہ بھاگا ہوا ہوں اور میرا تو کام آپ کے سامنے on the floor of

the House true picture رکھنا ہے تاکہ یہ اچھی تجاویز دیں۔ میں تو بار بار ان سے کہہ رہا ہوں کہ میری تقریر کے بعد آپ کی جو مثبت تجاویز ہوں گی ان کو آگے لے کر چلیں گے۔

جناب سپیکر! میں performance کے حوالے سے عرض کروں گا جیسے میں نے پہلے کہا ہے کہ جرمانہ کرنا ہماری first priority نہیں ہے لیکن 2019 کے اندر گرانفروشی کے خلاف جو کارروائی کی گئی ہے اس کے مطابق اس وقت صوبہ بھر میں 1109 پرائس کنٹرول مجسٹریٹ ہیں ان کی 2019 کی کارکردگی آپ کے سامنے رکھنا چاہ رہا ہوں اس دوران صوبہ پنجاب کے اندر تقریباً 10 لاکھ 40 ہزار 91 دکانیں چیک کی گئی ہیں اور 37 کروڑ 11 لاکھ 45 ہزار روپے کے جرمانے کئے گئے ہیں، مقدمات کی تعداد 12061 ہے اور گرفتاریوں کی تعداد 11064 ہے۔ پرائس کنٹرول کمیٹیاں اور تمام متعلقہ ڈپٹی کمشنر صاحبان اپنی اپنی جگہ پر کام کر رہے ہیں لیکن ابھی بھی اس میں مزید کام کرنے کی ضرورت ہے چونکہ یہ continuous process ہے اور ایک دفعہ کرنے سے یہ معاملہ ٹھیک نہیں ہونا اس لئے اسے بار بار دیکھنا پڑتا ہے۔

جناب سپیکر! میں ایک اور بات بتاتا چلوں کہ ہم نے ایک SOP بنایا ہے جس کے مطابق ڈی جی انڈسٹری نے تمام کمشنر اور ڈپٹی کمشنر صاحبان کے ذریعے فلیکس کا ایک سائز دیا ہے اور پراڈکٹ بتائی ہیں کہ کون سی پراڈکٹ پہلے لکھی جائیں گی اور دکاندار اس فلیکس کو اپنی دکان کے باہر hang کرے گا اور اس پر قیمت لکھی ہوئی ہو گی تاکہ اس کے مطابق دیکھ لیا جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ابھی ایک سوال کے دوران میری ایک معزز بہن نے قیمتوں کی app کا ذکر کیا تھا تاکہ جن لوگوں کے پاس انڈرائیڈ یا دوسرا موبائل ہے وہ ڈاؤن لوڈ کر لیں۔ کافی لوگوں کے پاس ہیں، میں نہیں کہتا کہ سارے ہی اسے ڈاؤن لوڈ کرتے ہوں گے لیکن جو میرے پاس تعداد ہے اس کے مطابق تقریباً 1.5 ملین لوگوں نے اسے ڈاؤن لوڈ کیا ہے۔ اس پر روزانہ کی بنیاد پر قیمتیں بھیجی جاتی ہیں۔ جناب خلیل طاہر سندھو! یہ بات سن لیں آپ کے کام کی ہے، جو آپ کر رہے ہیں وہ بعد میں بھی ہو سکتی ہے۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ۔۔۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میری request ہے کہ۔۔۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! مجھے بات مکمل کر لینے دی جائے اس کے بعد ضرور بات کریں۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار اویس احمد خان لغاری! منسٹر صاحب کو wind up کرنے دیں۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! ابھی چودھری ظہیر الدین نے بات کی تھی، میں تو صرف رولز آف بزنس اور قانون کی بات کر رہا ہوں، میں ان کی تقریر کے متعلق بات نہیں کر رہا ہے۔ پنجاب اسمبلی نے جو ایجنڈا جاری کیا ہے اس پر انگریزی میں clearly لکھا ہوا ہے کہ:

> A Minister to move for general discussion on price control, this is not the way.

جناب سپیکر! میں تین دفعہ قومی اسمبلی کا ممبر رہ چکا ہوں یہاں اس August House کا ممبر رہ چکا ہوں Minister always winds up the discussion تمام لوگوں کی بات سن کر اس کے بعد منسٹر اس کا جواب دیتے ہیں۔ یہ پہلے سے اتنی لمبی تقریر کر رہے ہیں اس طرح تو ہمیں بات کرنے کا موقع نہیں ملے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار اویس احمد خان لغاری! منسٹر صاحب ساری تفصیل بتا کر آپ کی انفارمیشن میں اضافہ کر رہے ہیں۔ سردار اویس احمد خان لغاری! میں آپ کو کتاب دے رہا ہوں آپ Rule 243 کا (2) پڑھ لیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! یہ سازش ہو رہی ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک محمد احمد خان! ٹائم ضائع کر رہے ہیں، انہیں wind up کرنے دیں۔ ان کے بعد آپ کی ہی ساری لسٹ ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! پھر موقع نہیں ملے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: موقع کیوں نہیں ملے گا؟ آپ کو پورا موقع دیا جائے گا۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! موقع نہیں ملے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب کو wind up کرنے دیں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! ریکارڈ کے مطابق بھی منسٹر بحث کا آغاز کرتا ہے، ایک پالیسی دیتا ہے اور پھر اس کے مطابق اس پر discussion ہوتی ہے تو پھر اسے windup کرتا ہے اور یہ ہمیشہ سے رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ دل بڑا کر لیں۔

معزز ممبران حزب اقتدار: منسٹر صاحب آدھ گھنٹے میں wind up کر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! Carry on۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! پرائس کنٹرول کا میکنزم، صوبے کے اندر implement کرنے کے لئے ایڈمنسٹریشن، جو کمیٹیاں بنی ہیں، ڈیمانڈ اور سپلائی کے جو معاملات ہیں یا مختلف ایسوسی ایشنز ہیں کے ساتھ بیٹھ کر چیزوں کی قیمتوں کا تعین کیا جاتا ہے۔ ان تمام چیزوں کو مد نظر رکھتے ہوئے انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ اور پوری گورنمنٹ کی ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ best of the best ہم جو ایک عام آدمی کے لئے کر سکتے ہیں اسے کیا جائے۔ ہم اپنی پالیسی کو تقریباً فائنل کر چکے ہیں کہ کمزور آدمی کو ایک مہینے کا راشن کس طرح سے مہیا کیا جا سکتا ہے، ان essential items میں آٹا، گھی، چینی، کچھ دالیں چائے کی پتی وغیرہ ماہانہ اسے کس طرح سے دی جا سکتی ہیں۔ اس package کے بارے میں ایک تو فیڈرل گورنمنٹ احساس پروگرام کر رہی ہے اور احساس پروگرام کے اندر پہلے 100۔ ارب روپیہ (شور و غل)

جناب سپیکر! ہاؤس in order کروا دیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ منسٹر صاحب کیا کر رہے ہیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): تسانوں حالی تک سمجھ نہیں آئی تے تسانوں اگوں وی کوئی نہیں آنی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! گزارش ہے کہ احساس پروگرام میں پہلے 100- ارب روپیہ رکھا گیا تھا۔ اب اس میں 192- ارب روپیہ رکھا گیا ہے تاکہ کمزور لوگوں۔۔۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! انہیں بٹھادیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آغا علی حیدر! پلیز تشریف رکھیں، منسٹر صاحب کو بات کرنے دیں۔ جی، منسٹر صاحب! آپ جاری رکھیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! فیڈرل گورنمنٹ کی طرف سے اسی کام کے لئے 192- ارب روپیہ رکھا گیا ہے تاکہ جو کمزور لوگ ہیں انہیں help out کیا جائے۔ ہنر مند پروگرام بھی آرہا ہے اس کے لئے soft loan پروگرام بھی ہے۔

جناب سپیکر! میں اس سے ہٹ کر بتانا چاہ رہا تھا لیکن اس کے ساتھ ساتھ راشن کارڈ کے حوالے سے ہماری کوشش ہے کہ۔۔۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! کچھ ٹائم ساڈے لئی وی رہن دیو۔ میں بھی منسٹر رہا ہوں ایسا تو کبھی نہیں ہوتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب wind up کر رہے ہیں، انہیں بات تو کرنے دیں۔ جناب خلیل طاہر سندھو! آپ ٹائم ضائع کر رہے ہیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! ہمیں پتا ہے۔ منسٹر صاحب وزیر اعلیٰ کے امیدوار ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! Carry on

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے اس پر تھوڑا مزید بولنا چاہوں گا۔

معزز ممبران حزب اختلاف: جناب سپیکر! منسٹر صاحب دیکھ کر پڑھ رہے ہیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! مجھے دیکھ کر پڑھنے کی عادت نہیں ہے اور یہ ان کو بھی اندازہ ہو گیا ہے۔ میں راشن کارڈ کے حوالے سے عرض کر رہا تھا کہ یہ ایک بہت بڑا package ہے اب ہم نے اس کو implement کس طرح سے کرنا ہے۔ جس طرح میں نے آپ کو Agriculture Fair Price Shop کے حوالے سے ایک بات کی ہے اسی طرح راشن کارڈ کے حوالے سے بھی ہمارا جو میکنزم ہے اسے آپ کے سامنے رکھنا چاہ رہا ہوں۔ ہم اس data کی authenticity چاہیں گے کہ اسے across the board دیکھا جائے تاکہ اس میں کوئی بندہ انگلی نہ اُٹھا سکے کہ اسے پارٹی سے تعلق ہے یا بی پارٹی سے تعلق ہے یا اس کا سی پارٹی سے تعلق ہے بلکہ ہم across the board کریں گے۔

جناب سپیکر! ہم نے اس کے لئے جو میکنزم بنایا ہے وہ in process ہے اور انشاءاللہ آنے والے دو تین ہفتوں میں اسے مکمل کر لیا جائے گا۔ جب آپ next time پرائس کنٹرول پر بحث رکھیں گے تو میں اس سارے میکنزم کو پورے ہاؤس کے سامنے رکھوں گا۔

جناب سپیکر! میں BISP یعنی بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کے پرانے data کے بارے میں کوئی comments نہیں کرنا چاہتا لیکن نئے data کی authenticity کی ضرورت ہے۔ میں ہاؤس کے سامنے یہ معاملہ رکھتا ہوں کہ اگر معزز ممبران اس حوالے سے کوئی inputs دینا چاہیں تو ضرور دیں تاکہ policy frame کرتے ہوئے ان کی تجاویز کو مدنظر رکھا جائے۔

جناب سپیکر! اس حوالے سے میں ایک مثال عرض کرتا ہوں کہ لیسکو الیکٹرک کمپنی لاہور، قصور، اوکاڑہ، شیخوپورہ اور ننکانہ صاحب یعنی پانچ اضلاع پر مشتمل ہے۔ اس کے domestic consumers تقریباً 3.8 ملین ہیں اور 3.1 ملین لوگوں کے گھریلو bills دو ہزار روپے تک آتے ہیں یعنی 31 لاکھ لوگوں کے گھروں کا بل دو ہزار روپے تک آتا ہے۔ گیپکو، فیسکو، میپکو اور اسی طرح کی دوسری distributions کمپنیوں کے ذریعے ہم لوگوں کا data لے سکتے ہیں۔ علاوہ ازیں سوئی گیس کے bills کا بھی parameter بنایا جا سکتا ہے۔ اس طرح ہمارے پاس BISP سے ہٹ کر ایک data میسر آجائے گا۔ ہو سکتا ہے کہ BISP کے data میں یہ لوگ شامل ہوں اور میں اس سے بھی انکاری نہیں کہ وہ لوگ ضرورت مند ہوں گے لیکن اس طریق کار سے اس پروگرام میں نئے لوگ بھی شامل ہو سکیں گے۔

جناب سپیکر! میں اس حوالے سے معزز ممبران حزب اختلاف کی inputs اس لئے لینا چاہتا ہوں تاکہ بعد میں یہ نہ کہا جائے کہ حکومتی پارٹی سے تعلق رکھنے والے ایم پی اے صاحبان کی سفارش پر BISP کے کارڈز جاری کر دیئے گئے ہیں۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! ہمیں اور بھی کام ہیں اب منسٹر صاحب سے کہیں کہ وہ اپنی تقریر ختم کریں اور ہمیں بات کرنے کا موقع دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آغا علی حیدر! .This is not the way آپ منسٹر صاحب کو اس طرح interrupt نہ کریں اور انہیں اپنی بات مکمل کرنے دیں کیونکہ وہ ایک سنجیدہ بات کر رہے ہیں اور پوری تفصیل بتا رہے ہیں لیکن .You are not listening to it آپ تشریف رکھیں۔ جب منسٹر صاحب اپنی بات مکمل کر لیں گے تو پھر آپ اپنی باری پر ان کی باتوں کا جواب دے لیجئے گا۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! ہمیں تو ان کی کوئی بات سمجھ نہیں آ رہی کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آغا علی حیدر! آپ کو ساری باتیں سمجھ آ رہی ہیں۔ آپ مہربانی کر کے بیٹھ جائیں اور انہیں بات کرنے دیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ کو مبارک ہو کیونکہ آج آپ ایک نئی تاریخ رقم کر رہے ہیں۔ آپ respondent کو پہلے بولنے کا کہہ رہے ہیں۔ آپ پہلے اس حوالے سے رولز پڑھ لیں۔ ہمیشہ متعلقہ وزیر کی طرف سے بحث open کی جاتی ہے اور پھر باقی معزز ممبران بات کرتے ہیں اور آخر میں وزیر صاحب windup کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ علاؤالدین! ابھی بہت سی تاریخیں رقم ہوں گی۔ آپ مہربانی کر کے بیٹھ جائیں۔ .Do not tell me the rules آپ پہلے خود رولز پڑھیں اور پھر مجھ سے بات کریں کیونکہ منسٹر صاحب رولز کے مطابق ہی بات کر رہے ہیں۔ وزیر قانون! ذرا ان کو متعلقہ رولز پڑھ کر سُنا دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں شیخ علاؤالدین کی انفارمیشن کے لئے متعلقہ rule پڑھوں گا۔ یہ (2)Rule 243 ہے۔ اس میں لکھا گیا ہے کہ:

243. General Discussion:-

(2) The Assembly shall proceed to discuss the motion after the mover has concluded his speech....

جناب سپیکر! منسٹر صاحب ابھی speech کر رہے ہیں اور جب وہ اپنی speech conclude کریں گے تو پھر آپ بولیں گے۔ اسی طرح آپ Rule 205 بھی دیکھ لیں۔ اس میں کہا گیا ہے کہ:

205. Order of speeches and right of reply.-

(1) After the member who makes a motion has spoken, other members may speak....

جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے تحریک move کی ہے لہٰذا یہ پہلے بات کریں گے اور اس کے بعد آپ کو بات کرنے کا موقع دیا جائے گا۔

محترمہ زیب النسا: جناب سپیکر! یہ ٹماٹر کا ریٹ بتائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ خاموش رہیں۔ جی، منسٹر صاحب! آپ اپنی بات مکمل کریں۔

وزیر صنعت، تجارت اور سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! میں data کی authenticity ensure کرنے کے بارے میں ہاؤس کو apprise کر رہا تھا۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: Order please. Order in the House. خاموشی اختیار کریں۔

وزیر صنعت، تجارت اور سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! آپ معزز ممبران حزب اختلاف کی seriousness دیکھ لیں۔ اگر میں ہاؤس کو تمام چیزوں کے بارے میں apprise کر رہا ہوں تو یہ بھی ان کو قابل قبول نہیں ہے۔ ان کو صرف جانے کی جلدی ہے۔

جناب سپیکر! کل سارا دن قانون سازی ہوتی رہی لیکن ان میں سے کوئی بندہ موجود نہیں تھا۔ یہ ان کی seriousness ہے اور یہ عام آدمی کی کیا بات کریں گے؟ اگر میں بات کروں گا تو پھر ان کو تکلیف ہوگی۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! کل تو ہمیں bills کی کاپیاں تک نہیں دی گئیں اور کل ساری قانون سازی غلط طریقے سے کی گئی ہے اور ہم احتجاجاً واک آؤٹ کر گئے تھے۔

وزیر صنعت، تجارت اور سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! کل انہوں نے کسی ایک بل پر participate نہیں کیا کیونکہ سب کو گھر جانے کی جلدی تھی۔ یہ صرف اپنے قائد کے سامنے حاضریاں لگوا کر باہر چلے جاتے ہیں۔ یہ صرف اپنے لیڈر کو سلام کرنے کے لئے آتے ہیں۔ انہیں صرف اتنا پتا ہے کہ اپنے لیڈر کی تعریف کیسے کرنی ہے۔ جیسے ہی ان کا لیڈر ایوان سے باہر جاتا ہے تو اس کے فوراً بعد یہ بھی جانا شروع ہو جاتے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "جھوٹ جھوٹ" کی آوازیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: .Order please. Order in the House مہربانی کر کے خاموشی اختیار کریں۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! آپ ہماری بات تو سُن لیں۔ آپ ہمیں بات کرنے کا موقع ہی نہیں دے رہے۔

وزیر صنعت، تجارت اور سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! میں انتہائی سنجیدہ موضوع پر بات کر رہا ہوں۔ یہ پہلے میری بات سُن لیں اس کے بعد بے شک دس گھنٹے تقریر کریں میں حاضر ہوں۔ میں عام آدمی کے مسائل کے بارے میں بات کر رہا ہوں۔ میں نے کب کہا ہے کہ آپ نہ بولیں؟ آپ اپنی باری پر ضرور بات کریں۔ جب شیخ علاؤالدین خود منسٹر تھے اور بات کرتے تھے یا policy statement دیتے تھے تو ہم ان کی بات غور سے سُنتے تھے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیرالدین): جناب سپیکر! میں ایک گزارش کرنی چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری ظہیر الدین!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر معزز ممبران حزب اختلاف کا روّیہ یہی رہا کہ انہوں نے منسٹر کی بات کو نہیں سُننا تو پھر جب یہ بولنا چاہیں گے تو ہم ان کو بھی نہیں بولنے دیں گے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! یہ کیا بات ہوئی، یہ ہمیں threat کر رہے ہیں اور یہ ہمیں threat کیسے کر سکتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک محمد احمد خان! ابھی تشریف رکھیں۔ میں آپ کو بعد میں موقع دیتا ہوں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! یہاں ایوان میں جناب اویس احمد خان لغاری تشریف فرما ہیں، یہاں چودھری اقبال بیٹھے ہوئے ہیں اور حزب اختلاف کی طرف سے بہت سے سینئر معزز ممبران تشریف فرما ہیں۔ جب یہ اپنی باری پر ارشادات فرمائیں گے تو ہم ان کو ضرور سُنیں گے لیکن اگر ان کا روّیہ یہ ہو گا تو پھر ان کو کوئی نہیں بولنے دے گا اس لئے میں گزارش کروں گا کہ ہمارے منسٹر کو سُنا جائے۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! ان کو بٹھائیں۔ یہ کیا بات کر رہے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آغا صاحب! تشریف رکھیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! اگر معزز ممبران حزب اختلاف ہمارے منسٹر کو نہیں بولنے دیں گے تو پھر ہم انہیں بھی نہیں بولنے دیں گے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! چودھری ظہیر الدین ہمیں threat کر رہے ہیں۔ یہ انتہائی نامناسب بات ہے۔ He should apologize for it.

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، آپ بیٹھ جائیں وہ threat نہیں کر رہے۔ ملک محمد احمد خان! آپ وزیر موصوف کی بات سننے دیں اُس کے بعد آپ اپنا point of view پیش کریں اور اس پر ایک دن بحث کرنی ہے یا دو دن بحث کرنی ہے ہم اس پر دو دن بحث کر سکتے ہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ (قطع کلامیاں)

آغا علی حیدر! یہ طریق کار ٹھیک نہیں۔ آپ بیٹھ جائیں۔ ایوان میں اچھا خاصا ماحول چل رہا ہے آپ اس ماحول کو خراب کر رہے ہیں۔

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں آپ کے توسط سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا قول ہے کہ یہ نہ دیکھو کہ بات کون کر رہا ہے، یہ دیکھو کہ بات کیا کی جا رہی ہے۔ یہ گیارہ کروڑ عوام کا اتنا اہم issue ہے اس پر میری submission یہ ہے کہ مہنگائی کے موضوع پر وزیر موصوف کو بات complete کرنے دیں اور وزیر موصوف نے مہنگائی کے تدارک کے لئے جتنی کوششیں اور کاوشیں کی ہیں وہ اُن پر روشنی ڈال رہے ہیں اس لئے اس حساس مسئلے پر پہلے وزیر موصوف کی پوری بات سُن لی جائے۔ (قطع کلامیاں)

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! میرا یہ issue ہے میں کل سے ایک ہی بات کر رہا ہوں اور میں یہ نہیں کہہ رہا کہ وزیر موصوف ہمیں جواب نہ دیں بلکہ ہم چاہتے ہیں کہ وزیر موصوف ہمیں جواب دیں۔ ہم جو بھی بات یہاں کرتے ہیں اُس کا کوئی positive response یہاں آتا ہی نہیں ہے۔ ہم پرائس کنٹرول کے بارے میں ہی بات کر رہے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

[******]

جناب ڈپٹی سپیکر: آغا علی حیدر! آپ بیٹھ جائیں۔ آپ تشریف رکھیں۔

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

* بحکم جناب ڈپٹی سپیکر صفحہ نمبر 446 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! آغا علی حیدر کی 55 سال سے زیادہ عمر ہے یہ کسی کو آنٹی کہہ رہے ہیں، کسی کو انکل کہہ رہے ہیں میں ان سے درخواست کروں گا کہ یہ ایسے نہ کریں۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: آغا حیدر علی کے الفاظ کارروائی سے حذف کئے جاتے ہیں۔ آغا علی حیدر! آپ تشریف رکھیں۔ آپ اپنی باری پر بات کیجئے گا اور آپ نے خواتین کے بارے میں جو بات کی ہے اُس پر معذرت بھی کریں۔ (قطع کلامیاں)

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! میں اپنی معزز خواتین ممبران اسمبلی سے معذرت کرتا ہوں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! چونکہ پنجاب اسمبلی کا اجلاس ہے تو یہاں پر سارا میڈیا بھی موجود ہے اس وقت یہ چیز زیر بحث ہے کہ پاکستان اور خصوصاً پنجاب کے غریب عوام اپنی زندگی گزارنے کے لئے جن مشکلات سے گزر رہے ہیں اور overall پاکستان لیکن پنجاب میں مہنگائی کا جو طوفان آیا ہوا ہے اُس کے اوپر حکومت اپنا مؤقف دے رہی ہے، حزب اختلاف اُس پر اپنا مؤقف دے رہی ہے تو وزیر موصوف کی تقریر پر حزب اختلاف نے ایک اعتراض اُٹھایا اُس کا وزیر قانون نے جواب بھی دے دیا اُس کے بعد آپ نے منسٹر فوڈ جناب سمیع اللہ چودھری کو بھی بات کرنے کا موقع دیا۔

جناب سپیکر! میں وزیر صنعت و تجارت سے کہوں گا کہ وہ اپنی patience اس طرح lose نہ کیا کریں۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ ایک دن debate رکھیں کیونکہ ایک سال کے اندر پنجاب اسمبلی میں جو قانون سازی ہوئی وہ پنجاب کی پارلیمانی تاریخ کا ایک سیاہ باب ہے اس پر میں چیلنج کر رہا ہوں اُس کے لئے آپ ایک دن رکھیں۔

جناب سپیکر! انہوں نے کہا ہے کہ پچھلی اسمبلی میں ہم تیس لوگ تھے بھئی آپ کو موقع دیا جاتا تھا میں دس مواقع گنواؤں گا جہاں ہمیں بولنے کا موقع نہیں دیا جاتا، ہم نے پچیس لوگوں کی ترامیم دی ہوتی ہیں چیئر پر آپ ہوں یا کوئی اور ہمارا قابل احترام سپیکر یا چیئرمین ہو وہ پچیس میں سے

صرف ایک یا دو لوگوں کو بولنے کا موقع دیتا ہے۔ مجھے comparison میں بتائیں کہ پچھلے پانچ سال میں کتنے آرڈیننس آئے ہیں اور اب کتنے آرڈیننس آئے ہیں؟ اس پر تو ہم ابھی بات کریں گے۔ پنجاب اسمبلی میں legislation کے میدان کے اندر جو ایک سیاہ تاریخ رقم کی گئی ہے حیرت ہے اس کے لئے بھی ہمت چاہئے ہوتی ہے کہ آپ اُس کے اوپر فخر کریں اور یہ ہمت میاں محمد اسلم اقبال کے پاس ہے۔ اب میں زیادہ سخت لفظ نہیں بولوں گا کہ سیاہ ترین کارکردگی کو ہمت سے کہیں کہ ہاں قانون سازی میں ہم یہ کرتے تھے اور ہم وہ کرتے تھے اس طرح بات نہیں ہے ہم حقائق پر بات کر لیں گے کہ آپ کتنے بل لے کر آئے، وہ بل جب سٹینڈنگ کمیٹیز کے اندر گئے تو اُن کے ساتھ آپ نے کیا حشر کیا آپ نے بغیر کورم کے اُن سٹینڈنگ کمیٹیز کے اندر اُن بلوں پر بحث کرائی، آپ نے بغیر ووٹنگ کے سٹینڈنگ کمیٹی کے اندر لوکل باڈیز کا بل پاس کیا۔ آپ سٹینڈنگ کمیٹی کی میٹنگ کے minutes نکلوا لیں کہ اگر لوکل باڈیز بل کی کسی بھی شق پر ووٹنگ ہوئی ہو تو ہمیں جو بھی سزا دیں ہم قبول کریں گے تو legislation کے اس معاملے کو مت چھیڑیں، یہ معاملے تو اب کورٹ میں بھی جا رہے ہیں کہ یہاں پر جو legislation ہو رہی ہے وہ رولز آف بزنس سے ہٹ کر ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر! میں نے آج صبح ہی جناب محمد بشارت راجا سے بات کی ہے کہ اس حوالے سے ہمارے بڑے serious concerns ہیں کہ ایک کمیٹی جو بنی ہی نہیں اور آپ نے یہاں paper پر لکھا ہے کہ اس کمیٹی کو ہم یہ بزنس refer کر رہے ہیں۔ یہ common sense کی بات ہے اس کے لئے وکیل ہونا ضروری نہیں ہے، ایک کمیٹی جس کا وجود نہیں ہے لیکن کل تین بل اس کمیٹی کو refer کئے گئے ہیں جو ابھی تشکیل ہی نہیں ہوئی۔ اس طرح کی چیزیں کورٹ میں جا سکتی ہیں۔ ہمیں یہاں کے issues یہیں پر حل کرنے چاہئیں۔ ہمیں عدالتوں کی طرف نہیں جانا چاہئے۔ اسلام آباد ہائیکورٹ کے چیف جسٹس کا یہ بڑا صائب مشورہ تمام سیاسی جماعتوں کو تھا صرف ہمیں نہیں تھا کہ اپنے issues کو اسمبلیوں کے اندر حل کریں۔ یہ چیزیں ہمارے پاس لے کر نہ آئیں۔ ہماری پارٹی کے اندر یہ رائے ہے کہ کل کی proceedings پر عدالت سے رجوع کیا جائے۔ ہم اس لئے نہیں گئے کیونکہ کم از کم میری یہ رائے ہے کہ اگر یہ issue اس ہاؤس میں حل ہو جائے تو بہتر ہے بجائے اس کے کہ کل کی legislation کو ہم ہائیکورٹ میں جا کر چیلنج کریں۔

میں یہ کہنا چاہ رہا ہوں کہ آج منسٹر صاحب نے آج کی debate کا آغاز کیا ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ ان کی speech کا پیرا 21 میں ذکر ہے لیکن یہ دونوں options ان کے پاس ہیں۔

جناب سپیکر! شیخ علاؤالدین نے وزیر قانون کو پیرا 11 کو بار بار پڑھنے کا کہہ رہے تھے وہ یہی ہے کہ وہ منسٹر ایک سٹیٹمنٹ دیتے ہیں۔ ہم تو یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ دو بار بات کریں۔ یہ پہلے شروع میں مختصر سٹیٹمنٹ دیں اور پھر پورے ایوان کو کہیں کہ اس issue پر بات کریں اور آخر میں دوسری بار تقریر کریں اور debate کو wind up کریں۔

جناب سپیکر! میں آخری بات یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر کسی دن لاء اینڈ آرڈر پر بحث آئی اور جناب محمد بشارت راجا نے کہا کہ میں نے پورے محکمہ کا بتانا ہے پولیس کا بجٹ بھی بتانا ہے، Anti Terrorist Force اور Elite Force کا بتانا ہے تو یہ اگر وہ شروع کریں گے تو پانچ دن تک اپنی تقریر ختم نہیں کر سکتے۔ اگر پورے محکمہ کا یہ احاطہ کریں گے تو ان کی تقریر کم از کم پانچ دن کی ہو گی اسی لئے یہ روایت ہے کہ منسٹر opening statement دے۔ اس کے بعد وہ دوسری بار تقریر کرے۔

جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ پنجاب کے عوام مہنگائی کی وجہ سے پریشان ہیں ان کے لئے چاہے ہم اُدھر بیٹھے ہیں یا اِدھر بیٹھے ہیں۔ وہ غریب لوگ پریشان ہیں اور اس ہاؤس کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ اگر کسی نے لمبی تقریر کی ہے تو کیا واقعی اس کے محکمہ نے ایسا کہا ہے یا انہوں نے خود سوچ کر کی ہے کہ 8:00 بجے تک اس ہاؤس کا وقت ہے۔ اگر ان کی یہ نیت ہے، میں ان کی نیت پر ابھی شک نہیں کر رہا لیکن اگر ان کی نیت یہ ہے کہ اپوزیشن اس issue پر بات نہ کرے اور جب 25 منٹ رہ جائیں گے تو کیا ہم ممبران بات کر سکیں گے۔

جناب سپیکر! مجھے معلوم ہے کہ حکومتی بنچوں سے بھی ممبران نے بات کرنی ہے۔ کیا انہوں نے اپنے اپنے حلقوں میں اس مہنگائی کے حوالے سے جواب نہیں دینا۔ مہنگائی صرف اس طرف تو نہیں ہے۔ اس لئے گزارش ہے کہ متعلقہ منسٹر صاحب کو کہیں کہ وہ اپنی تقریر ختم کریں اور کل کا دن بھی اسی issue پر بحث کے لئے رکھیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس issue پر کل کا دن بھی بحث کے لئے رکھا گیا ہے۔

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I am on personal explanation

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون وپارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! مجھے انتہائی افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ان کی seriousness کا تو یہ عالم ہے کہ جس دن پرائس کنٹرول پر بات ہو رہی ہے اس دن legislation پر بات کر رہے ہیں اور جس دن legislation کی بات ہو رہی تھی اس دن اسمبلی کی سیڑھیوں پر بیٹھے ہوئے حاضریاں لگا رہے تھے۔ جناب سمیع اللہ خان نے چیلنج کیا ہے تو کیا یہ درست نہیں ہے کہ آپ کی گزشتہ اسمبلی نے اپنے پانچ سالوں میں 106 آرڈیننس جاری کئے جو تقسیم کئے جائیں تو اکیس آرڈیننس فی سال کے بنتے ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! پنجاب میں۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں پنجاب کی بات کر رہا ہوں صوبہ خیبر پختونخوا کی بات نہیں کر رہا۔ آپ نے 106 آرڈیننس جاری کئے تھے جو فی سال کے اکیس بنتے ہیں۔ اگر میں غلط ہوں تو یہ میرے خلاف تحریک استحقاق لے کر آئیں۔ ہم نے پندرہ ماہ میں اٹھارہ آرڈیننس جاری کئے ہیں۔ اس صوبہ کے ماتھے پر کلنک کا ٹیکہ آپ کی اسمبلی نے لگایا تھا۔ اس کے علاوہ آپ اپنے دور حکومت کے آخری تین ماہ لے لیں اس دوران آپ نے جتنے آرڈیننس جاری کر کے موجودہ اسمبلی پر جو بوجھ ڈال کر گئے ہیں تو آپ نے اس صوبہ کے عوام کے ساتھ دشمنی کی ہے۔ اگر میں غلط ہوں تو آپ میرے خلاف تحریک استحقاق لے کر آئیں۔ آپ نے فرمایا کہ ہم عدالت میں چیلنج کریں گے تو یہ آپ کا حق ہے۔ آپ ضرور جائیں لیکن خدارا میڈیا سے کھیلنا بند کر دیں۔ آپ اس اسمبلی کی کارکردگی کو actionable بنا کر legislation پر اپنی نااہلی کو چھپاتے ہیں کہ یہ غیر آئینی ہے۔ میرے بھائی یہ غیر آئینی نہیں ہو سکتی۔ آپ نے پہلے دن بات کی تو میں نے اس پر آئین اور قانون کے مطابق defend کیا۔

جناب سپیکر! میں آج پھر آپ سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ بے شک بحث رکھ لیں اس سے آپ انکار نہیں کر سکتے۔ آپ جتنی بات کریں گے، یہاں کل لیڈر آف اپوزیشن بات کر رہے تھے تو میں نے ان کی بات نوٹ کر کے کہا کہ لیڈر آف اپوزیشن نے یہ فرمایا ہے کہ اس ملک میں بیماری کو ثابت کرنے کے لئے خودکشی کرنی پڑتی ہے میں نے یہ کہا۔ آپ نے۔۔۔

جناب خلیل طاہر سندھو: مرنا پڑتا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): چلیں! مرنا پڑتا ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! لوگ بھوک سے مر رہے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! لوگ بھوک سے نہیں مر رہے بلکہ ہسپتالوں میں آپ کی وجہ سے مر رہے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں آپ کا بہت احترام کرتا ہوں۔ آپ بڑے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! آپ پچھلے دس سالوں میں جو کر گئے ہیں اب اس کو بھگتیں۔ میں الزام کی بات نہیں کر رہا۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! کل ہم نے 9 بل پاس کئے ہیں۔ اس میں سے جو غیر آئینی اور غیر قانونی تھے اس میں آپ participate نہ کرتے لیکن آپ نے ایک بل جس پر ترامیم دی ہوئی تھیں اس پر کیوں participate نہیں کیا۔ آپ کو کس نے روکا تھا۔ آپ کیوں بھاگ گئے تھے۔ اس سے پہلے جب بھی legislation ہوتی ہے آپ دُم دبا کر بھاگ کر چلے جاتے ہیں اور الزام یہ لگاتے ہیں کہ یہ غیر آئینی legislation ہو رہی ہے۔ اگر غیر آئینی legislation ہو رہی ہے تو عدالتیں کھلی ہیں۔ اگر آپ کی جماعت relief کے لئے عدالتوں کے پاس جاتی ہے تو آپ یہ معاملہ بھی عدالت میں لے جائیں ہم اپنے آپ کو defend کریں گے۔ اگر ہم غلط ثابت ہوئے، غلط کام کیا تو درست ہو جائے گا لیکن خدارا یہ کام چھوڑ دیں کہ جو کام گورنمنٹ کے credit میں جا رہا ہوتا ہے تو

آپ کہتے ہیں کہ illegal اور غیر آئینی ہے۔ یہ کیوں غیر آئینی ہے اور کیا آپ ہی صرف آئین کے پاسدار ہیں۔ نہیں شاید آپ سے زیادہ ہماری جماعت آئین کی پاسدار رہی ہے۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! میں بڑے ادب سے بات کرنا چاہتا ہوں کہ میرے بڑے قابل احترام دوست اِدھر بھی بیٹھے ہیں اور اُدھر بیٹھے ہیں۔ آپ یقین کیجئے کہ اس وقت اسمبلی کا جو message جارہا ہے وہ درست نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں یہاں اسمبلی میں بہت کم بات کرتا ہوں لیکن میں آپ سے بڑی مودبانہ التماس کروں گا کہ آپ پوری طرح سے اسمبلی کو کنٹرول کریں اور آپ منسٹر صاحب کو حکم جاری کریں کہ اپنی تقریر کو مختصر کر کے ختم کریں اور اپوزیشن کو بولنے کا موقع دیں۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ آپ یہ کریں کہ اس موضوع پر بحث ایک، دو یا تین دن لگے تو اسے رکھیں کیونکہ یہ بہت اہم topic ہے کہ لوگوں کی زندگی اجیرن ہو گئی ہے۔ اس پر ساری اسمبلی نے بات کرنی ہے۔ حکومتی بنچوں سے بھی ممبران نے بات کرنی ہے انہیں بھی موقع دیں کہ عوام کو پتا چلے کہ جنہوں نے ہمیں منتخب کر کے یہاں بھیجا ہے ان کے لئے ہم کیا کام کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! آپ اس پر غور فرمائیں، ماحول کو درست کریں اور آگے بڑھیں۔ شکریہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! چودھری محمد اقبال کے احترام میں، میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ ہمیں اس بات کا احساس ہے کہ یہ انتہائی اہم معاملہ ہے۔ اس گورنمنٹ نے اس اہم معاملہ کو اہم سمجھتے ہوئے 15 ماہ میں جو کیا ہے وہ منسٹر صاحب بیان کر رہے ہیں۔ وہ اپنے بیان کو مختصر کریں گے لیکن میں آپ کے احترام میں آپ کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں اگر آپ اس کو continue کرنا چاہتے ہیں تو ہم بھاگتے نہیں آپ اس کو کل بھی جاری رکھیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ہم اسissue پر کل بھی بحث جاری رکھیں گے اور اگر ضرورت پڑی تو اس سے آگے بھی کریں گے۔جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! گزارش ہے کہ جس طرح جناب محمد بشارت راجا نے فرمایا ہے میں اس کے مطابق اپنی بات مختصر کروں گا۔

جناب سپیکر! یہ کتاب ہے۔

(اس مرحلہ پر وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری نے اسمبلی ڈیبیٹ ایوان میں دکھائی)

جناب سپیکر! میں اس وقت اپوزیشن میں تھا اور اس وقت کے سپیکر صاحب بھی یہاں تشریف رکھتے ہیں۔ میں یہاں پر ایک لفظ پڑھنا چاہتا ہوں کہ:

"اب زراعت پر عام بحث شروع کرتے ہیں۔ بحث کا آغاز وزیر زراعت اپنی تقریر سے کریں گے۔ جناب محمد نعیم اختر میں آپ کو وزیر بننے پر مبارکباد دیتا ہوں"

پھر انہوں نے کھڑے ہو کر تقریر کی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کتنی دیر کی تقریر تھی۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ جس کے پاس جو مٹیریل ہو گا اس نے اسی پر بولنا ہے۔ یہاں جو جتنی تیاری کے ساتھ آئے گا اس نے اسی کے مطابق بولنا ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ ساری discussion میں جتنا ٹائم انہوں نے ضائع کیا ہے وہ آپ کے سامنے ہے۔ جب یہ بولتے ہیں تو ہم کوشش کرتے ہیں کہ چُپ کر کے points note کریں یا سُن لیں اور بار بار interrupt کرنے پر بھی ہمیں کوئی اعتراض نہیں بے شک یہ کریں لیکن ملک احمد صاحب نے بُرا منا لیا کہ چودھری صاحب نے یہ کہا ہے۔ جب آپ اُن کو نہیں بولنے دے رہے یا جب آپ بول رہے ہوں گے تو کیا وہ منہ پر ٹیپ لگا کر بیٹھ جائیں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، آپ topic پر آئیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! میں کہتا ہوں کہ آپ کا جو دل کرتا ہے وہ کر لیں لیکن اُس کے مطابق ہی جواب آئے گا۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! کیا یہ ڈیڑھ گھنٹہ speech کریں گے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! کیا یہ طریق کار ہے اور کیا بات کرنا بھی جرم ہے؟

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! کیا یہاں کام ایسے ہوتا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو! ایسی بات نہیں ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! ہم بات بھی کریں تو انہیں بُرا لگتا ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! ہم اِن کو بتا رہے ہیں کہ یہ بہت اچھا کام کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو! یہ بڑا اہم topic ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! یہ کوئی طریق کار نہیں ہے۔ یہ بس کر دیں۔ یہاں سے پھر انہیں بھی کوئی بات نہیں کرنے دے گا اور سارے بولیں گے۔ یہ آپ کر کے دیکھ لیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: آپ ایسے بات مت کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو! اچھا خاصا ماحول چل رہا تھا لیکن ماحول کو خراب کر دیا۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! ہر بات پر نوک جھوک ٹوک۔ انہیں میڈیا پر صرف خبر بنانے کے علاوہ کوئی کام نہیں ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! کیا اِن کا یہ روّیہ اچھا ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! یہ میڈیا کی کھچڑ میں جا کر بیٹھ جائیں کیونکہ ہر وقت انہیں میڈیا میں خبر چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! اس قوم کا آپ لوگوں نے خانہ خراب کر دیا ہے تو اب اس قوم سے کیا مانگتے ہیں؟ ہم سچی بات کریں گے تو تکلیف ہو گی اس لئے بس کر دیں اور جو topic ہے اسی پر چلنے دیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! کیا اِن کا بات کرنے کا یہ طریق کار ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: سب بیٹھ جائیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں صرف یہ کہوں گا کہ اسمبلی کے اندر اتنا لال پیلا ہونے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب اُن کو بات ختم کرنے دیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں صرف یہ کہہ رہا ہوں کہ میاں صاحب کو غصے میں لال پیلا ہونے کی کیا ضرورت تھی؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! میں ابھی تیس سیکنڈ بات نہیں کر پاتا تو آپ کھڑے ہو جاتے ہیں۔ آپ پھر خود بات کر لیں۔ کیا آپ پہلی دفعہ اسمبلی میں آئے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ دو منٹ تشریف رکھیں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، رانا محمد اقبال حان بات کریں گے۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! مجھے اس بات کا افسوس ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! یہ ہمیں اس طرح مخاطب کریں گے تو ہمیں یہ قابل قبول نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا محمد اقبال خان کو بات کرنے دیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! اتنا تکبر اچھا نہیں لگتا۔ یہاں پر کوئی کسی کا مزارع نہیں ہے۔ ہم سب ممبران یہاں پر colleague ہیں اس لئے اتنا لال پیلا ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! ذرا تشریف رکھیں اور رانا محمد اقبال خان کو بات کرنے دیں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے میاں محمد اسلم اقبال سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آپ اس معزز ایوان کے معزز ممبر رہے ہیں لہٰذا غصے میں آ کر threat کرنا ہرگز اچھی بات نہیں ہے کیونکہ آپ ایک سینئر پارلیمنٹیرین ہیں۔ ہاؤس کو چلانے کے لئے اچھے انداز کو اپنانا چاہئے۔ آپ کو اپنی speech کو wind up کرنا چاہئے کیونکہ بڑی دیر سے ہمارے ساتھی کہہ رہے ہیں کہ انہوں نے بولنا ہے۔ دس آدمی اِدھر سے اور دس آدمی اُدھر سے بولیں گے تو پھر ٹائم کیا بچے گا؟ اپوزیشن کا کام یہی ہے کہ اس نے آپ کی بات پر criticize کرنا ہے۔ جب آپ wind up کریں گے تب جواب دیں گے اس لئے مہربانی کر کے فی الحال اس کو wind up کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! رانا محمد اقبال خان سینئر ہیں جو request کر رہے ہیں اس لئے آپ wind up کریں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! آپ نے جو حکم دینا ہے میں نے اُس کے مطابق چلنا ہے۔ میں نے اپوزیشن کے کسی ممبر کے کہنے پر speech کو wind up نہیں کرنا لیکن آپ being a Custodian جو حکم دیں گے وہ میں کروں گا۔ سپیکر صاحب مجھے کہیں کہ اس سے زیادہ آگے نہیں جانا تو میں بیٹھ جاتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، آپ اپنی گفتگو کو جاری رکھیں اور جلد wind up کی کوشش کریں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! میں اس کو wind up کر رہا ہوں۔ اب جس نے بولنا ہے وہ بات کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب نے wind up کر لیا ہے لہٰذا اب سردار اویس احمد لغاری بات کریں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، انہوں نے اپنی speech کرنی ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں صرف 30 سیکنڈ بات کروں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میری صرف اتنی گزارش ہے کہ ہم سب ممبران کو پتا ہے کہ جب general discussion شروع ہوتی ہے تب منسٹر اپنی opening statement دیتے ہیں اور یہ اس ہاؤس کی روایات ہیں۔ اگر آپ نے روایات بدلنی ہیں تو بھلے بدل دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سردار اویس احمد لغاری!

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ جب منسٹر صاحب نے تقریر شروع کی تب میں نے ٹائم نوٹ کیا تھا۔ جب اپوزیشن کی طرف سے پوائنٹ آف آرڈر پر first interruption ہوئی اُس وقت پورے 45 منٹ گزر چکے تھے یعنی 45 منٹ ایک معزز ممبر جو گورنمنٹ کو represent کر رہا ہے۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری ظہیر الدین! آپ ذرا points note کریں کیونکہ میاں محمد اسلم اقبال کا ٹی وی پر کوئی پروگرام ہے تو وہ جا رہے ہیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! اسمبلی پہلے نمبر پر ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں اور سردار اویس احمد خان لغاری کو بات کرنے دیں۔ منسٹر صاحب اُن کی طرف سے notes لے رہے ہیں۔ یہاں وزیر قانون، فوڈ منسٹر اور دیگر منسٹر بیٹھے ہوئے ہیں۔ جی، سردار اویس احمد خان لغاری!

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! اُن کو 45 منٹ کے بعد interrupt کیا گیا اور وہ بھی رولز آف بزنس کی understanding کے مطابق کیا گیا۔ اُس understanding کے بعد جب رولز آف پروسیجر کی کتاب ہمارے ساتھ share کرتے ہوئے Rule 243(2) دکھایا تو اُس کے بعد ہماری طرف سے ایک point of view آیا۔ جناب محمد بشارت راجا اور چودھری ظہیر الدین

سینئر پارلیمنٹیرین ہیں تو میں یہ عرض کرتا ہوں کہ کسی بھی ایوان کے اندر جب ایک discussion moveہوتی ہے تو حکومتی بنچوں کی طرف سے پاکستان کی پارلیمانی تاریخ یا United Kingdom کی پارلیمانی تاریخ کے اندر جن کا سسٹم ہم follow کرتے ہیں آج تک کسی بھی منسٹر نے 45 منٹ کی opening statement نہیں دی لیکن conclude ضرور کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ بات on record کر رہا ہوں لہٰذا براہِ مہربانی میری اس بات کو اپنے رولز یا archives سے دیکھ کر جس نے contradict کرنا ہے وہ facts کے ساتھ بے شک اگلے ایک مہینے کے اندر ضرور کرے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ میں معذرت کے ساتھ صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے فرمایا کہ 45 منٹ کبھی opening نہیں ہوئی لیکن پندرہ یا بیس منٹ opening speeches موجود ہیں۔ جس کسی کی پالیسی explain کرنے کی capacity of speech ہوتی ہے اُس نے اتنی ہی بات کرنی ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ سے معذرت چاہتا ہوں کہ آپ کو ٹوکا لیکن آپ نے چونکہ 45 منٹ opening کے حوالے سے کہا اس لئے یہ ذہن میں نہ رکھئے گا کیونکہ کچھ لوگ اپنی بات کو explain کرنے کی زیادہ capacity رکھتے ہیں اور کچھ کی capacity نہیں ہوتی۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! اُن کی 45 منٹ کی capacity ہے تو میری دو گھنٹے بات کرنے کی capacity ہے اس لئے مجھے دو گھنٹے دیجئے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سردار اویس احمد خان لغاری!

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! ہمیں سیاسی زندگی میں یہی سکھایا گیا ہے اور پوری دنیا میں یہ ہوتا ہے کہ جب آپ اپنا بیان بہت لمبا کر لیتے ہیں تو لوگ اپنا interest lose کر لیتے ہیں۔ میں آج میاں محمد اسلم اقبال سے request کرتا ہوں کہ وہ اپنے حلقے کے کسی چوک میں جائیں تو قیمت کے اضافے کی بنیاد پر تقریر عوام کو سنائیں تو وہاں پیاز، ٹماٹر، کھیرا، گوبھی اور ہر چیز کی قیمت اِن کی تقریر کے اوپر نہ ہو تو میرا نام بدل دیجئے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے اس پر بولنے کا موقع دیا اور کل اور سوموار کو بھی اس پرائس کنٹرول issue پر continue کرنے کا کہا ہے کیونکہ ہمارے اپوزیشن کے ممبران جنہوں نے preparation کی ہے اور جن کے حلقے والے یہ expect کرتے ہیں کہ وہ ایوان میں بات کریں۔ بات 100 دن کے پروگرام سے شروع ہوتی ہے جو پروگرام بڑے دھوم دھام سے شروع کیا گیا لیکن اگر آرام سے ایوان کے اندر، دفاتر اور کمروں میں خاموشی سے 100 دن کا پروگرام بنایا ہوتا اور کہا گیا ہوتا کہ اس کو follow کرو تب اور بات تھی۔ یہ بات کنونشن سنٹر اور لاہور کے 100 دن کے پروگرام کے function کے ساتھ شروع ہوئی لیکن اُس کے بعد جب عوام نے پوچھا کہ بتاؤ کدھر ہے جنوبی پنجاب کا صوبہ، کدھر ہیں نوکریاں، کدھر ہیں وہ 50 لاکھ گھر جو تم نے 100 دنوں کے اندر promise کیا تھا کہ کام شروع ہو گا؟ ہمیں چھ مہینے کا بتایا گیا کہ اب چھ مہینے رکو۔ جب وہ چھ مہینے ختم ہوئے اور پھر عوام نے چیخیں مارنا شروع کیں تو یہاں سے پوری پی ٹی آئی "الف سے لے کرے تک" نے راگ شروع کر دیا کہ "چور ہیں یہ ڈاکو ہیں"، یہ چور ہیں یہ ڈاکو ہیں۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "کیا یہ غلط ہے؟" کی آوازیں)

جناب سپیکر! لوگوں کی ان 100 دنوں اور چھ مہینے کی تمام چیزوں کا جب عوام جواب پوچھتی تھی تو انہوں نے ایک ہی راگ الاپا ہوا تھا کہ "یہ چور ہیں اور یہ ڈاکو ہیں" وہ phase گزرا اور اگلا phase شروع ہوا۔ Encroachment drive، تجاوزات کو مسمار کرنا جہاں پکی دکان آئی یا کچی دکان آئی، وہاں بڑی بلڈنگ آئی، وہاں چھوٹی بلڈنگ آئی، وہاں بے چارے چھابڑی والے آئے، وہاں پر غریب لوگوں کی چھابڑیوں اور کھوکھے تک یہ پہنچے۔ جب انہوں نے شور مچایا کہ تم یہ کام کیوں کر رہے ہو کیونکہ ہمارا روزگار لگا ہوا ہے اور ہماری چھابڑی ہے۔ ہم مہنگائی سے پس رہے ہیں اور ہم اپنا روزگار کما رہے ہیں جس سے اپنے بچوں کی دو وقت کی روٹی پوری کریں تب انہوں نے یعنی پوری پی ٹی آئی نے "الف سے لے کرے تک" ایک اور راگ الاپنا شروع کر دیا۔

جناب سپیکر! آپ کو پتا ہے کہ پی ٹی آئی کے بارے میں لوگ کیا کہہ رہے ہیں اور اس کا مطلب کیا ہے "پاکستان ٹماٹر انصاف" یہ نام باقاعدہ لوگوں نے رکھ لیا ہے۔

جناب سپیکر! میں نے نہیں رکھا بلکہ لوگوں نے رکھا ہے۔ وہاں پر جب ہم نے بات کی تو اس کا جواب ہمیں ملا کہ یہ تو پچھلی حکومت سے باقاعدہ encroachment drive ہو رہی ہے۔ اس پر criticism آ رہا ہے اور ان کے major policy makers اور میڈیا کے اوپر front foot پر کھیلنے والے کیا جواب دے رہے ہیں؟ دیکھیں reality میں کتنا فرق ہے اور وہ جواب دے رہے ہیں کہ "یہ تو پچھلی حکومتوں نے جو loans لئے تھے اس کی وجہ سے ہو رہا ہے۔" انہوں نے encroachment drive کا یہ باقاعدہ جواب دیا۔

جناب سپیکر! اریگیشن ڈیپارٹمنٹ کی نہروں پر encroachments ہٹائی گئیں اور وہ دکانیں آج دوبارہ بن گئی ہیں۔ جس ڈیپارٹمنٹ کی encroachments ہوئی ہے اس کی دوبارہ بنی ہے اور یہ لوگ کیا جواب دیتے ہیں۔ اس کے بعد پی ٹی آئی کی حکومت کا ان پندرہ مہینوں کا ایک اور phase شروع ہوا اور وہ phase loans کے اوپر focus تھا۔ خودکشی کرنے والے loans کی basis پر خودکشی کرنے والوں نے پوری دنیا میں loans کو ڈھونڈنا شروع کیا۔ وہ سعودی عرب گئے، چین گئے، قطر گئے اور پھر آخر کار آئی ایم ایف کے پاس گئے جبکہ اس سے پہلے باہر کے ممالک کے rulers کی ڈرائیوری بھی ہمارے وزیر اعظم نے کی۔ سارا کچھ کیا اور سارا کچھ کرنے کے بعد پھر آئی ایم ایف سے پاکستان کی تاریخ میں سب سے مہنگے loans اُٹھائے۔ اس کے بعد کیا کیا؟ گیس کی قیمت آسمان پر چڑھائی، بجلی کی قیمت آسمان پر چڑھائی، پٹرول کی قیمت کا آسمان کی طرف سفر کا آغاز کیا اور جب لوگوں نے پوچھا اور اپوزیشن نے چاہے وہ کوئی سیاسی جماعت ہو، جب اپوزیشن نے پوچھا کہ آپ لوگ یہ کیوں کر رہے ہیں؟ اس کا انہوں نے کیا جواب دیا معلوم ہے؟ اس کا جواب شروع کیا No NRO۔ ہم NRO نہیں دیں گے، ہم NRO نہیں دیں گے۔ لوگ loans کی بات کر رہے ہیں اور قیمت میں اضافے کی بات کر رہے ہیں لیکن انہوں نے NRO کا راگ الاپنا شروع کیا۔

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین (میاں شفیع محمد) کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: سردار اویس احمد خان لغاری! اپنی بات جاری رکھیں۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب چیئرمین! اس کے بعد ایک اور phase شروع ہوا اور وہ phase تھا ٹماٹر کی -/300 روپے فی کلو گرام تک پہنچنے کا تھا جس کا عوام کو کیا جواب ملتا ہے اور وہ بھی مشیر خزانہ جو کہ ہاورڈ یونیورسٹی کے پڑھے ہوئے، ورلڈ بنک کے experienced، پہلے پاکستان کے اندر Finance Ministry اور Privatization Ministry کو سنبھالنے والے کیا جواب دیتے ہیں کہ "پاگل ہوگئے ہو، ٹماٹر تو -/17 روپے فی کلو گرام ہے"۔(شیم شیم)

جناب چیئرمین! ایک غریب آدمی پس رہا ہے، وہ دکھی ہے کہ اس کی روز کی دو وقت کی روٹی پوری نہیں ہو رہی۔ کیا آپ کے حلقوں میں لوگ نہیں کہتے، کیا وزیر اعلیٰ کے ساتھ میٹنگز میں یہ discussions نہیں کرتے اور کیا میں جھوٹ بول رہا ہوں کہ مہنگائی پچھلے پندرہ مہینوں میں اس ملک میں نہیں ہوئی؟ جب -/300 روپے فی کلو گرام ٹماٹر کی بات کرو اور غریب کو کہو کہ -/17 روپے فی کلو گرام ہے اور کہیں کہ تجھے کیا پتا ہے تو غریب کیا کرے گا؟ اس کے بعد ان کی وفاقی حکومت کی ترجمان کی طرف سے مٹر کی قیمت کے متعلق کہا جاتا ہے کہ -/5 روپے فی کلو گرام ہے۔

جناب چیئرمین! ground realities کی باتیں نہ سمجھنے والوں کے ساتھ ہم بیٹھ کر strategic اور پاکستان کے overall policy کے اصول کیسے طے کریں گے؟ ان لوگوں کی یہ سکت اور ground realities کی understanding یا اس کی appreciation نہیں ہے۔ خدا کے واسطے لوگوں کے emotions کے ساتھ مت کھیلیں؟ یہ 45 منٹ کی statement emotions کے ساتھ کھیلنا ہے یا نہیں؟ یہ کیا تھا، یہ ایک محض strategy تھی کہ بیٹھ کر کوئی ہنس لے گا، کہیں گے کہ ہم اپوزیشن کو exhaust کر رہے ہیں او جی "اپنا لمبا چھکو اپنا لمبا چھکو کہ لوگ تھک جان" اور discussion کا وقت کم ہو جائے تو اس strategies کی ضرورت کیا ہے تو آپ realities کے اوپر کیوں نہیں آتے؟

جناب چیئرمین! آپ کو پتا ہے کہ وزیر اعظم پاکستان نے on the record مہنگائی کے متعلق کیا کہا ہے۔ This is an artificially created impression یہ مصنوعی impression ہے۔ یہ پی ٹی آئی کا founder کہہ رہا ہے۔ یہ پی ٹی آئی کا روح رواں کہہ رہا ہے۔ یہ

ان کا سپہ سالار کہہ رہا ہے کہ یہ artificially created ہے۔ یہ ایسی بات ہے اور یہ کوئی حقیقت نہیں ہے۔

جناب چیئرمین! اس کے بعد اگلا phase ہے۔ "میاں محمد نواز شریف کا ملک سے باہر جانا"۔ اللہ انہیں صحت عطا فرمائے اور وہ واپس خیریت سے آئیں اور اللہ ہر مسلمان کو صحت عطا فرمائے اور پوری انسانیت کو صحت عطا فرمائے۔ (آمین)

جناب چیئرمین! چاہے وہ جس بھی religion یا creed سے ہوں۔ میاں محمد نواز شریف exit کرتے ہیں اس کے بعد سب سے خطرناک phase اب شروع ہو رہا ہے اور وہ ہے کہ جہاں ان کے وزیر اپنے ہی وزیر اعظم کو contradict کرنا شروع ہو گئے ہیں یعنی جھٹلانا شروع ہو گئے ہیں۔ وزیر اعظم کی بات چیت میں اور وزراء کی بات چیت میں ہم آہنگی نہیں ہے۔ اُلٹ چل رہے ہیں۔ آپ لوگ ابھی میاں محمد اسلم اقبال کو کہہ رہے تھے کہ "جذبات میں نہ آئیں۔" وہ سیکھتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اقتدار کی طرف سے
"مہنگائی کی بات کریں" کی آوازیں)

جناب چیئرمین! میں اپنی تمہید باندھ کر ہی اپنے دلائل پیش کروں گا جس پر کسی کو کوئی issue نہیں ہونا چاہئے۔

MR CHAIRMAN: Order in the House, Order in the House

جی، سردار اویس احمد خان لغاری!

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب چیئرمین! جناب خلیل طاہر سندھو کہہ رہے تھے کہ سیاستدان کو لال پیلے ہونے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ آرام سے بات کریں۔ میاں محمد نواز شریف کی بنائی ہوئی، میاں محمد نواز شریف کی opening کی ہوئی اور شاہد خاقان عباسی کی افتتاح کی ہوئی موٹروے پر جب وزیر اعظم افتتاح کرنے جاتے ہیں تو جو روّیہ ان کا ہوتا ہے، میں اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر کہتا ہوں کہ یہ روّیہ حضور اکرمؐ نے ریاست مدینہ میں اپنی انسانی زندگی میں کبھی بھی کسی کو نہیں سکھایا تھا۔ اس قسم کا تکبر والا، اس قسم کا لوگوں کو taunt کرنے والا اور اس قسم کا لوگوں پر اپنے superiority complex کا اظہار کرنا۔ جتنا انسان بڑا ہوتا ہے اس میں اتنی ہی

humility آتی ہے۔ اس قسم کے روّیے کے بعد ان کے وزراء اگر اس قسم کی بات کریں تو ہمیں زیادہ اعتراض نہیں ہونا چاہئے کہ یہ ان کا ایک رواج ہے۔

جناب چیئرمین! پانی کا issue ماحولیات کا issue اور زراعت کے issue پر، آپ کو میڈیا میں پی ٹی آئی کے front foot batsmen جو آتے ہیں اور سارے میڈیا پر ہر ٹاک شو میں آتے ہیں تو ان سے کبھی آپ نے پچھلے دو مہینے میں ان issues پر بات کرتے سنا ہے؟ ان کے پانی کے وزیر جو اس وقت تو فنڈز اکٹھے کر رہے ہوتے تھے جب جناب ثاقب نثار فنڈ create کر رہے ہوتے تھے لیکن اس کے بعد پانی کا issue آج تک کبھی discuss ہوا ہے؟ Environment کا issue آج آپ باہر نکلیں ناں اور میرے ساتھ آ کر چار لمبے سانس لیں تو اگر آپ کو کھانسی کی بیماری نہ ہو تو میرا نام تبدیل کریں تو کیا environment کا issue کسی نے discuss کیا ہے؟ میں اس کا مہنگائی کے ساتھ linkage بتاتا ہوں۔ ایک تو environment کو خراب کرتے ہو اور پھر تمہارے وزیر ہنستے ہیں کہ یہ تو ان مولویوں کے آنے کی وجہ سے environment ہوئی ہے یعنی آلودگی ہوئی ہے۔ اس کے بعد environment میں خراب ہونے والی بیماریوں کی ادویات کو مہنگا کرتے ہو۔ پہلے ایک بیماری کو create کرتے ہو پھر اس کی ادویات کو مہنگا کرتے ہو اور لوگوں کو ذلیل کرواتے ہو۔ آج سکول بند ہوئے ہیں، کیا سکول بار بار بند کرنے سے تعلیم مہنگی نہیں ہوتی، جتنے دن سکول بند رہیں گے کیا per student کی cost of education مہنگی نہیں ہوگی، کیا جب اساتذہ ایک دن سکول میں نہیں پڑھائیں گے اور ان اداروں سے پیسے لیں گے کیا وہ per student کا per hour of education cost مہنگا نہیں ہوگا، کیا یہ چیزیں مہنگائی میں contribute نہیں کر رہی ہیں؟ آپ نے ایگریکلچر کی ہر input کو مہنگا کیا ہے، آپ نے شوگر مل مافیا کو support کیا ہے اور شوگر مل مافیا کو support کرنے والی یہ حکومت ہے۔ یہ ابھی چینی کے ریٹس کی بات کر رہے تھے، اس کا زمیندار قصور وار ہے اور نہ ہی consumer قصور وار ہے۔ اس کا قصور وار middleman ہے جو حکومت کی support سے خود زندہ رہتا ہے اور لوگوں کو کھاتا ہے۔

جناب چیئرمین! میں فوڈ منسٹر کو چیلنج کرتا ہوں کہ پلیز میری تقریر کے بعد ہمیں سمجھائیں کہ لوگوں کو غذائی چیزیں پوری نہ ملنے کی جو پاکستان کے اندر مصیبت ہے، جو FAO recognize کر چکی ہے اس کا دنیا میں سب سے اچھا آزمایا ہوا ماڈل کون سا ہے؟ اگر فوڈ منسٹر مجھے اس ماڈل کا نام بغیر کسی کی پرچی receive کئے بتا دیں تو میں ایم پی اے شپ سے استعفیٰ دے دوں گا، یہ اس ماڈل کا نام بتائیں؟ میں ان کو بتاتا ہوں کہ وہ برازیل کا ماڈل ہے۔ برازیل کے اندر mal nutrition کو کس طرح handle کیا گیا۔ وہاں اجناس پیدا کرنے والے producer اور consumer کے درمیان connection کو زیادہ بہتر کیا گیا اور middleman کو ہٹا کر ان کو affordability دی گئی۔ جب آپ اجناس سستی قیمت پر خریدیں گے تو آپ کی غذائی ضروریات زیادہ بہتر ہوں گی۔ کیا کبھی پی ٹی آئی کی حکومت کے portion نے اس چیز کو discuss کیا ہے؟

جناب چیئرمین! یہ جو باہر سموگ ہے، یہ تو مکڑی پر سپرے نہیں کروا سکے جس کی وجہ سے زمیندار کی تیسری فصل بھی خراب ہوئی ہے۔ پہلے زمیندار کی ایک فصل خراب ہوئی، پھر اس کی دوسری فصل خراب ہوئی اور اب پورے پنجاب میں اس کی rice کی فصل کے اندر دانے کا وزن ہی نہیں نکلا۔ زمیندار کے لئے کھاد کی قیمت دُگنی ہو گئی، ادویات کی قیمت دُگنی ہو گئی، پٹرول ڈیزل دُگنا ہو گیا ہے اور اس کی تیسری فصل بھی تباہ ہو رہی ہے۔ خدا کے واسطے زمینداروں سے جا کر پوچھو کہ ان کے کیا حالات ہیں، ان سے پوچھو کہ مہنگائی کیا چیز ہے؟ زمیندار اب اپنی زمینوں کو کاشت کرنا ختم کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! مجھے یہ بتائیں کہ آج کا trader، آج کا کسان، آج کا وکیل، آج کا استاد، آج کا مزدور کیا یہ روڈز پر نہیں ہیں؟ کیا وہ سب اس حکومت کے خلاف احتجاج نہیں کر رہے ہیں، کیا آپ ہر روز چیئرنگ کراس پر نہیں دیکھتے کہ یہاں کیا حال ہے؟ پھر بھی یہ حکومتی لوگ ایک ہی بات کہنے پر لگے ہوئے ہیں اور اب ایک نیا راگ آ گیا ہے کہ "ہم کسی کو نہیں چھوڑیں گے۔" ہم بے چارے تو ان کی منہ بندی نہیں کر سکے ان کی منہ بندی چیف جسٹس آف پاکستان نے کی ہے۔ کیا وہ بھی خدانخواستہ ہمارے ساتھ mixed up ہو گئے ہیں، کیا ان کے اوپر بھی کوئی الزام ہے کہ وہ پچھلے زمانے میں یہ کچھ کیا کرتے تھے؟ اب یہ اُن کے خلاف بولیں اور بسم اللہ کریں۔ انہوں نے اِن کی باتوں کو directly جھٹلایا ہے۔ "کسی کو نہیں چھوڑوں گا، کسی کو نہیں چھوڑوں گا۔" ان

کا تکبر، آسمان کی طرف منہ کر کے باتیں کرنا، humility کا نہ ہونا اور کسی rules of Islam کو نہ سمجھنا ان باتوں کو چیف جسٹس آف پاکستان خود negate کر رہا ہے۔ ایک انگریزی کا محاورہ ہے کہ pride hath a fall یعنی تکبر ہر حالت میں بندہ کی تنزلی کرتا ہے۔ آپ عوام سے جینے کا حق چھین چکے ہیں۔۔۔(شور وغل)

جناب چیئرمین: خاموشی اختیار کریں۔Order in the House

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب چیئرمین! 45منٹ تو ہونے دیں اس کے بعد یہ بول لیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! میں interrupt نہیں کرنا چاہتا تھا۔ جناب فاروق احمد خان لغاری کے صاحبزادے مہنگائی پر بول رہے ہیں۔ مجھے دکھ ہوتا ہے، انہوں نے چیلنج کیا تھا یہ سارا ریکارڈ دیکھ سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں 1988 میں جناب فاروق احمد خان لغاری کے ساتھ تھا انہوں نے مجھے تھوڑی دیر کے لئے speeches کی خاطر ڈپٹی اپوزیشن لیڈر بنا کر اپنے پاس رکھا تھا۔ بطور اپوزیشن لیڈر انہوں نے لاء اینڈ آرڈر پر اپنی speech open کرنی تھی اور انہوں نے اس پر تین گھنٹے speech کی تھی جو printed ہے اور وہ آج تک ہمارا pride ہے۔ مجھے دکھ ہوتا ہے، آپ (ن) کے لیول پر نہ جائیں بلکہ جناب فاروق احمد خان لغاری کے لیول پر جائیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ سردار اویس احمد لغاری! آپ بات کریں۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب چیئرمین! اللہ تعالیٰ اُن کو غریق رحمت کرے۔ جناب فاروق احمد خان نے جو speech کی تھی۔ چودھری ظہیر الدین نے خود کہا ہے کہ وہ as a opposition leader کی تھی اور میں نے منسٹر کی statement کی بات کی ہے۔ I don't know why you have to say irrelevant things (شور وغل)

جناب چیئرمین: سردار اویس احمد خان! آپ پلیز continue کریں۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! ایک ہوتی ہے poverty line یعنی غربت کی لکیر۔ جب آپ چیزوں کو مہنگا کرتے ہیں تو آپ لوگوں کو غربت کی لائن سے نیچے دھکیلتے ہیں یہ basic economic rules or laws ہیں۔ آپ لوگوں کو poverty line سے نیچے دھکیل چکے ہیں۔ یہاں فوڈ منسٹر بیٹھے ہوئے ہیں یہ حساب لگالیں اگر ان کو غریبوں کا پتاہے کہ وہ ہر روز کتنے روپے کی روٹی کھاتے ہیں۔ جناب عمران خان، صرف ایک فرد جو پاکستان کا وزیر اعظم ہے وہ اگر ہر روز اسلام آباد سیکرٹریٹ سے اپنے گھر تک ہیلی کاپٹر کی rides روک دے تو اس سے ہر روز کم از کم پانچ سو تا چھ سو لنگر خانوں کا کھانا مہیا کیا جا سکتا ہے اور ہر لنگر خانہ کا کھانا ایک ہزار افراد کے لئے ہو گا۔ ان پندرہ مہینوں میں بالکل آپ کامیاب ہوئے ہیں۔ آپ کاروبار کو تباہ کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں، آپ بے روزگاری بڑھانے میں کامیاب ہوئے ہیں، آپ نے مہنگائی میں کامیابی حاصل کی ہے، آپ نے بجلی، گیس اور پٹرول کی قیمتوں میں اضافہ کرنے میں کامیابی حاصل کی ہے، آپ نے زرعی سیکٹر کی تباہی میں کامیابی حاصل کی ہے، آپ نے جنوبی پنجاب کو نہ بنا کر کامیابی حاصل کی ہے [*********]

معزز ممبران حزب اختلاف: شیم، شیم، شیم---

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب چیئر مین! ادویات کی قیمتوں میں اضافہ کرکے کامیابی حاصل کی ہے، آپ نے سی پیک---(شور وغل)

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئر مین! میں interrupt نہیں کرنا چاہتا تھا۔ کیا یہ حلفاً کہہ سکتے ہیں کہ کشمیر کا قبضہ دیا گیا ہے، خدارا یہ کیوں اپنا مذاق بنواتے ہیں؟

---

* بحکم جناب چیئر مین صفحہ نمبر 466 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب چیئرمین! آپ نے قبضہ دیا ہے۔ آپ اپنی ذاتیات کی خاطر اس ملک کو داؤ پر مت لگائیں۔۔۔

جناب چیئرمین: وزیر خوراک بات کرنا چاہ رہے ہیں۔

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! صرف میڈیا کوریج کے لئے اور کل کے اخبار میں اپنی خبر نمایاں لگوانے کے لئے اس اسمبلی میں اتنا بڑا الزام لگایا جا رہا ہے اور اتنا بڑا جھوٹ بولا جا رہا ہے۔ میرا خیال ہے کہ ان باتوں سے اجتناب کرنا چاہئے اور صرف relevant issues پر بات کرنی چاہئے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! جو انہوں نے کشمیر پر قبضہ کی بات کی ہے وہ انہیں واپس لینی چاہئے۔

جناب چیئرمین: ان کے الفاظ کو کارروائی سے حذف کیا جاتا ہے۔ جی، سردار اویس احمد خان لغاری!

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب چیئرمین! ان کو کامیابی حاصل ہوئی ہے ادویات کی قیمتوں میں اضافہ کرنے سے، ان کو کامیابی حاصل ہوئی ہے سی پیک کو cold shelf میں رکھوانے سے۔ اب یہ کہیں گے کہ اس کا مہنگائی کے ساتھ کیا تعلق ہے؟

جناب چیئرمین! جب سی پیک کے پروگرام cold shelf میں جائیں گے، جب لوگوں کا بننے والا روزگار ختم ہو گا، ان کی قوت خرید ختم ہو گی تو آپ غربت کو فروغ دیں گے۔ جس کا direct اثر قیمتوں کے اضافے کے ساتھ ہوتا ہے۔ ساہیوال کے واقعے میں جو بے گناہ قتل ہوئے ہیں آپ نے ان کے cases کو ختم کروانے کی کامیابی حاصل کی ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین! میں آپ کو بتاتا ہوں کہ یہ Pakistan Bureau of statistics کے figures ہیں جو ان کی حکومت کے تحت چلتی ہے۔ ادرک -/200 سے -/400 روپے پر گئی، لہسن -/160 سے -/360 روپے پر گیا، ٹماٹر -/50 سے -/350 روپے پر گیا۔ پیاز -/50 سے -/70 روپے تک گیا، پٹرول -/70 سے -/114 روپے پر چلا گیا، چینی -/50 سے -/85 روپے، آٹا -/360 سے -/500 روپے، کوکنگ آئل -/450 روپے سے -/600

روپے، گیس -/129 سے غالباً پتا نہیں اتنا اوپر چلی گئی ہے کہ ہم حساب کتاب چھوڑ گئے ہیں۔۔۔(شور وغل)

جناب چیئرمین: سردار اویس احمد خان لغاری! آپ ایک منٹ میں wind up کریں۔ اجلاس کا وقت ختم ہو گیا ہے۔ یہ بحث کل بھی جاری رہے گی۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب چیئرمین! آپ مجھے پانچ منٹ دے دیں۔

جناب چیئرمین: سردار اویس احمد خان لغاری! ویسے میں ایک عرض کروں کہ آپ کی speech کا میں بھی wait کر رہا تھا کہ آپ پرائس کنٹرول اور ایگریکلچر پر بات کریں گے لیکن آج کا مٹیریل پارٹی مٹیریل ہے وہ price hike پر نہیں ہے۔ آپ ایک منٹ میں اپنی بات ختم کریں۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب چیئرمین! آپ نے میرا ایک منٹ لینا ہے؟

جناب چیئرمین: جی، یہ آپ کا حق ہے۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب چیئرمین! میرا ایک منٹ آپ لے لیں۔

جناب چیئرمین: پلیز! آپ ایک منٹ لیں۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب چیئرمین! آپ تو پہلے میرا ایک منٹ لے گئے ہیں۔

جناب چیئرمین: نہیں، آپ لے لیں۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب چیئرمین! یہ حکومت پرائس کنٹرول کرے گی۔ اس کے وزیر اعلیٰ کے ضلع میں بتاؤں کیا ہو رہا ہے، یہ کوئی وزیر prices کو کنٹرول کرتے ہیں، بیوروکریسی اور ایڈمنسٹریشن کنٹرول کرتی ہے۔ ان کے اپنے ضلع میں آپ کو بتاؤں کہ پندرہ مہینے میں۔۔۔

جناب چیئرمین: آج کے اجلاس کا وقت ختم ہوا لہٰذا اب اجلاس کل بروز جمعۃ المبارک مورخہ 22-نومبر 2019 صبح 9:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

INDEX

PAGE NO.

A

ABIDA BIBI, MS.

question REGARDING-

-Number of Dialysis machines in hospitals of Rawalpindi *(Question No. 1386*)* 160

Abu Hafas Muhammad Ghayas-ud-Din, Mr.

point of order REGARDING- 239

-Demand for redressing the grievances of employees of Punjab Land Record Authority protesting in front of Punjab Assembly

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-

-Closure of drain in Chak No.195 G.B in tehsil Samundari 304
-Demand for activation of Trauma Centre in Gujar Khan 224
-Demand for closure of illegal Campuses of University of Lahore 226
-Demand to declare third division master degree holder eligible for posts of CTI Teacher 420
-Embezzlement of state funds by Chief Officer district Rajanpur 229
-Increase in incidents of timber thefts in forests of Bhagowal, Sargodha 94
-Non availability of specialist doctors in THQ Hospital Murree 421

AGENDA FOR THE SESSIONS HELD ON-

-18th November, 2019 3
-19th November, 2019 129
-20th November, 2019 233
-21st November, 2019 349

AKHTAR ALI, CHAUDRY

question REGARDING-

-Procedure of promotion of Paramedical staff of hospitals of Lahore *(Question No. 2867*)* 203

ALI ABBAS KHAN, MR.

question REGARDING-

-Establishment of Faisalabad Institute of Cardiology and recruitment therein *(Question No. 1670*)* 164

ALI HAIDAR, AGHA

question REGARDING- 279

-Establishment of District Jail in Nankana Sahib *(Question No. 1226*)*

PAGE NO.

ALLA-UD-DIN, SHEIKH

question REGARDING-

-Ad hoc posting of 32 medical officers in General Hospital Lahore *(Question No. 2824*)* 201

ANEEZA FATIMA, MS.

questions REGARDING-

-Details about plantation campaign in Lahore *(Question No. 1569*)* 60
-Grant of time scale to employees of Children Hospital Multan *(Question No. 620)* 210
-Kidney and prostate patients in Jinnah Hospital *(Question No. 1246*)* 145
-Plantation at roads and canal banks in Lahore under "Green Pakistan Programme" *(Question No. 634)* 80

ASHRAF ALI, CHOUDHARY

Privilege motion REGARDING-

-NOT ATTENDING THE TELEPHONE CALL OF HONORABLE MPA BY M.S DHQ HOSPITAL GUJRANWALA 218

questions REGARDING-

-Construction of Institute of Mental Health Lahore *(Question No. 1032*)* 135
-Details about AIDS and other patients in prisons *(Question No. 1130*)* 277
-Establishment of consumers courts on district level *(Question No. 1832*)* 384
-Establishment of prisons at district level *(Question No. 1000*)* 252
-Illegal occupants over land of Forest Department in Gujranwala *(Question No. 550)* 77
-Incidents of brust of boilers in factories of Gujranwala *(Question No. 1606*)* 381
-Step taken for increase in silk production *(Question No. 1902*)* 63

AUTHORITIES-

-Of the House 7

AWAIS AHMAD KHAN LAGHARI, SARDAR

DISCUSSION On-

-Price control 456

AYSHA IQBAL, MS.

question REGARDING-

-Establishment of offices of Specialized Healthcare and Medical Education in rented building of Khawaja Safdar Medical University Sialkot 193

PAGE NO.

(Question No. 2612)*

AZMA ZAHID BOKHARI, MRS.

question REGARDING- 76

-Issuance of game licences since August 2018 *(Question No. 529)*

B

BILLS-

-The Companies Profits (Workers Participation) (Amendment) Bill 2019 *(Introduced in the House)* 110

-The Provincial Employees Social Security (Amendment) Bill 2019 (Bill No. 8 of 2019) *(Considered and passed by the House)* 323-326

-The Punjab Aab-e-Pak Authority (Amendment) Bill 2019 (Bill No.26 of 2019) *(Considered and passed by the House)* 331-334

-The Punjab Khal Panchayat Bill 2019 (Bill No. 16 of 2019) *(Considered and passed by the House)* 326-329

-The Punjab Land Revenue (Amendment) Bill 2019 *(Considered and passed by the House)* 111-114

-The Punjab Minimum Wages Bill 2019 *(Considered and passed by the House)* 334-336

-The Punjab Regularization of Service (Amendment) Bill 2019 (Bill No. 24 of 2019) *(Considered and passed by the House)* 319-322

-The Punjab Seized and Freezed Facilities (Hospitals and Dispensaries) Bill 2019 *(Considered and passed by the House)* 315-319

-The Punjab Seized and Freezed Institutions (Madaaris and Schools) Bill 2019 *(Considered and passed by the House)* 120-124

-The Punjab Technical Education and Vocational Training Authority (Amendment) Bill 2019 *(Introduced in the House)* 110

-The Punjab Water Bill 2019 *(Considered and passed by the House)* 312-315

-The Punjab Workers Welfare Fund Bill 2019 (Bill No. 28 of 2019) *(Considered and passed by the House)* 329-331

-The Punjab Zakat and Ushr (Amendment) Bill 2019 *(Considered and passed by the House)* 114-120

-The Rawalpindi Women University, Rawalpindi Bill 2019 *(Considered and passed by the House)* 336-346

C

CABINET- 7

-OF THE PUNJAB

PAGE NO.

Call attention Notices REGARDING-
-Deaths in area of Police Station Kot Mubarik, Dera Ghazi Khan during counter firing of police and robbers 416
-Looting by robbers from supervisor of a private company in Kasur 415
-Murder of boy and girl on refusal to marry 90
-Murder of five persons due to firing of terrorists in Rajanpur 91

CHIEF MINISTER OF PUNJAB

-SEE UNDER USMAN AHMED KHAN BUZDAR, MR.

D

DISCUSSION On-
-Price control 424-467

E

EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-
-Resolution on condemnation of blasphemies against the Holy Prophet and his companions 89

EXTENSION IN VALIDITY PERIOD OF ORDINANCES-
-The Rawalpindi Women University, Rawalpindi Ordinance 2019 *(IX of 2019)* 103
-The Punjab Medical Teaching Institutions (Reforms) Ordinance 2019 (IIX of 2019) 106
-The Punjab Public Private Partnership Ordinance 2019 (XI of 2019) 105
-The Punjab Probation and Parole Service Ordinance 2019 (XIII of 2019) 107
-The University of Mianwali Ordinance 2019 (X of 2019) 104

F

FARAH AZMI, SYEDA

questions REGARDING-
-Lack of medical facilities in Trauma Centre of Government Allama Iqbal Teaching Hospital Sialkot *(Question No. 2257*)* 189
-Medical facilities in Government Khawaja Safdar Medical College and Government Allama Iqbal Teaching Hospital Sialkot *(Question No. 2256*)* 188
-Non availability of M.S and Surgeon Doctor in Government Sardar Begum Teaching Hospital Sialkot *(Question No. 652)* 212

FAROOQ AMANULLAH DRESHAK, SARDAR

Fateha khwani ***(CONDOLENCE)***-
-On sad demise of Moulana Rehmatullah Ex MPA, daughter of 18

PAGE NO.

Mumtaz Ali MPA and Shohda of Security Forces in Rajanpur

Fateha khwani ***(CONDOLENCE)***-

-On sad demise of Moulana Rehmatullah Ex MPA, daughter of Mumtaz Ali MPA and Shohda of Security Forces in Rajanpur 17

-On sad demise of wife of Mian Fazal-e-Haq MPA 239

FIRDOUS RAHNA, MS.

question REGARDING-

-Awarding of contract of cleanliness in Allied Hospital and Children Hospital Faisalabad *(Question No. 2795*)* 199

FOREST, WILDLIFE & FISHERIES DEPARTMENT-

questions REGARDING-

-Allocation of funds for "Green Punjab Programme" *(Question No. 442)* 75

-Annual production of fish larvae and area of Fisheries Department *(Question No. 1894*)* 37

-Area and budget of Forest Department in district Kasur *(Question No. 1693*)* 62

-Area of Forest Department in district Chiniot *(Question No. 1704*)* 27

-Areas suitable for cultivation of olive in the province *(Question No. 2816*)* 69

-Budget, machinery and motor vehicles for Forest Department district Faisalabad *(Question No. 670)* 82

-Details about Guzara Forest Advisory Committee Rawalpindi *(Question No. 2348*)* 65

-Details about plantation campaign in Lahore *(Question No. 1569*)* 60

-Employees involved in illegal cutting of timber in forests of Sahiwal during June 2017 to May 2018 *(Question No. 679)* 84

-Illegal occupants over land of Forest Department in Gujranwala *(Question No. 550)* 77

-Income and expenditures of Forest Department for the years 2016 to 2018 *(Question No. 574)* 78

-Income from Guzara Forests in Rawalpindi during the years 2016-18 *(Question No. 2349*)* 67

-Issuance of game licences since August 2018 *(Question No. 529)* 76

-Number of animals in Lahore Zoo and import of elephant *(Question No. 676)* 83

-Number of employees of Forest Department in district Lahore and recruitment during 2017-18 *(Question No. 710)* 86

-Number of fish farms and production of fish in the province *(Question No. 440)* 72

-Number of plants planted during plantation campaign in Lahore *(Question No. 1640*)* 22

-Number of plants planted during 2018 *(Question No. 2782*)* 50

PAGE NO.

-Offices and budget of Forest Department in Faisalabad *(Question No. 1494*)* 19
-Offices, employees and budget of Forest Department in district Sargodha *(Question No. 2077*)* 42
-Plantation campaign in Sargodha *(Question No. 1842*)* 30
-Plantation of Sheesham trees in the province *(Question No. 2817*)* 70
-Posts of watcher in Fisheries Department *(Question No. 1871*)* 33
-Plantation at roads and canal banks in Lahore under "Green Pakistan Programme" *(Question No. 634)* 80
-Procedure for plantation campaign *(Question No. 2815*)* 68
-Replacement of trees on the banks of canals and water courses *(Question No. 2792*)* 57
-Selection of suitable plants to be planted in Hyetal (dependent to rainfall) areas under Green Pakistan Programme *(Question No. 2712*)* 45
-Step taken for increase in area of forests and number of nurseries in the province *(Question No. 759)* 87
-Step taken for increase in silk production *(Question No. 1902*)* 63
-Step taken for protection of Forests *(Question No. 2783*)* 54
-Total area of forests in district Sahiwal and area under control of illegal occupants *(Question No. 649)* 81

G

GULNAZ SHAHZADI, MRS.

question REGARDING-

-Number and progress of X-Ray and other machines in Civil Hospital Sialkot *(Question No. 1381*)* 154

H

HAMID RASHID, MR.

questions REGARDING-

-Posts of doctors and paramedical staff in Allied Hospital Faisalabad *(Question No. 1549*)* 177
-Shifting of District Jail Faisalabad away from Agriculture University *(Question No. 1546*)* 280
-Vacancies of Doctors and Paramedical staff in DHQ Faisalabad *(Question No. 1954*)* 186

HASSAN MURTAZA, SYED

questions REGARDING-

-Area of Forest Department in district Chiniot *(Question No. 1704*)* 27
-Funds allocated for establishment of prisons *(Question No. 2577*)* 288

PAGE NO.

I

INDUSTRIES, COMMERCE & INVESTMENT DEPARTMENT-

questions REGARDING-

-Action against price hikers *(Question No. 2958*)* 395
-Area and number of industrial estates *(Question No. 826)* 413
-Area and number of plots in Small Industrial Estate Khanewal *(Question No. 2526*)* 389
-Area, budget and staff of Government College of Technology (formen) Faisalabad *(Question No. 1895*)* 386
-Colleges of TEVTA in Sargodha *(Question No. 1882*)* 359
-Details about free cources in Government Technical Training Institute for Women Lahore *(Question No. 646)* 403
-Details about posts of Deputy General Manager (Cooperative) in TEVTA head office *(Question No. 1793*)* 356
-Details about Sillanwali Technical Training Centre and Vocational Institute Shah Nagdar Sargodha *(Question No. 674)* 405
-Establishment of consumers courts on district level *(Question No. 1832*)* 384
-Establishment of Industrial Estate and tax free zone in Dera Ghazi Khan *(Question No. 2392*)* 388
-Establishment of Price Control Committees *(Question No. 1970*)* 371
-Establishment of Technical Education Institute in PP-120 Rajana Toba Tek Singh *(Question No. 1654*)* 383
-Free skills programmes in institutions of TEVTA *(Qustion No. 781)* 407
-Incidents of brust of boilers in factories of Gujranwala *(Question No. 1606*)* 381
-Institutions of TEVTA in Sargodha *(Question No. 1883*)* 366
-Launching of Android Application for control over prices of utilities *(Question No. 795)* 411
-Number of Industrial Estates in tehsil Khanewal and Jahanian *(Question No. 2740*)* 392
-Number of Industrial Estates in the province *(Question No. 793)* 409
-Number of Institutions of TEVTA in district Lahore and details about staff therein *(Question No. 648)* 404
-Number of small industries and step taken for betterment thereof by the Government *(Question No. 782)* 407
-Number of Technical Training Centres in district Rajanpur *(Question No. 3167*)* 399
-Progress of Punjab Industrial Estate Development and Management Company *(Question No. 3005*)* 398
-Project of Quaid-e-Azam Apparel Park Sheikhupura *(Question No. 2833*)* 395
-Schemes for development of Small Industries in Rahim Yar Khan 400

PAGE NO.

(Question No. 530)
-Starting of Chinese Language Course classes in TEVTA head office Gulberg Lahore *(Question No. 2196*)* 375
-Step taken against increase in prices of edibles in month of Ramdhan *(Question No. 621)* 401
-Step taken for development of leather industries in financial year 2019-20 *(Question No. 814)* 412

J

JAVED KAUSAR, MR.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Demand for activation of Trauma Centre in Gujar Khan 224

K

KANWAL PERVAIZ CH, MS.

questions REGARDING-
-Details about free cources in Government Technical Training Institute for Women Lahore *(Question No. 646)* 403
-Details about prisons in Lahore *(Question No. 1877*)* 283
-Establishment of Price Control Committees *(Question No. 1970*)* 371
-Number of AIDS patients in District Jail Lahore and details about their treatment *(Question No. 3052*)* 292
-Number of animals in Lahore Zoo and import of elephant *(Question No. 676)* 83
-Number of Family Physicians running private clinics in Lahore *(Question No. 1973*)* 173
-Number of Institutions of TEVTA in district Lahore and details about staff therein *(Question No. 648)* 404
-Number of per day patients in out door of Kot Khawaja Saeed Hospital Lahore *(Question No. 623)* 211
-Selection of suitable plants to be planted in Hyetal (dependent to rainfall) areas under Green Pakistan Programme *(Question No. 2712*)* 45

KHADIJA UMER, MS.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Demand to declare third division master degree holder eligible for posts of CTI Teacher 420

question REGARDING-
-Ratio of female staff in prisons according to number of female prisoners *(Question No. 2087*)* 286

KHALID MEHMOOD BABAR, MALIK

questions REGARDING- 209

PAGE NO.

-Construction of Civil Hospital Bahawalpur *(Question No. 599)* 187
-Details about project of Children Hospital Bahawalpur *(Question No. 2023*)*
-Number of students in Quaid-e-Azam Medical College Bahawalpur *(Question No. 1873*)* 180

KHALIDA MANSOOR, MS.

question REGARDING- 151

-Non availability of facilities in Civil Hospital Faisalabad *(Question No. 1328*)*

KHALIL TAHIR SINDHU, MR.

point of order REGARDING-

-Demand for implementation upon ruling of the chair for giving name of Waris Meer underpass to the underpass adjacent to New Campus Lahore 93

M

MINISTER FOR HIGHER EDUCATION ADDITIONAL CHARGE OF PUNJAB INFORMATION AND TECHNOLOGY BOARD
-See under Yasir Humayun, Mr.

MINISTER FOR INDUSTRIES, COMMERCE & INVESTMENT
-See under Muhammad Aslam Iqbal, Mian

MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS, SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL
-See under Muhammad Basharat Raja, Mr.

MINISTER FOR PRIMARY & SECONDARY HEALTH AND SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL EDUCATION
-See under Yasmin Rashid, Ms.

MINISTER FOR PRISONS
-See under Zawar Hussain Warraich, Mr.

MINISTER FOR REVENUE
-See under Muhammad Anwar, Malik

MINISTER FOR SCHOOL EDUCATION
-See under Murad Raas, Mr.

MOHSIN ATTA KHAN KHOSA, MR.

Call attention Notice REGARDING-

-Deaths in area of Police Station Kot Mubarik, Dera Ghazi Khan during counter firing of police and robbers 416

MOMINA WAHEED, MS.

questions REGARDING-

-Launching of Android Application for control over prices of utilities *(Question No. 795)* 411
409
-Number of Industrial Estates in the province *(Question No. 793)* 302

PAGE NO.

-Provision of facilities in prisons *(Question No. 790)*

MUHAMMAD ABDULLAH WARRAICH, MR.

questions REGARDING-

-Areas suitable for cultivation of olive in the province *(Question No. 2816*)* 69

-Procedure of handing over the dead body of prisoners to his family *(Question No. 2084*)* 284

MUHAMMAD AFZAL, MR.

question REGARDING-

-Plantation of Sheesham trees in the province *(Question No. 2817*)* 70

MUHAMMAD AHMAD KHAN, MALIK

Call attention Notice REGARDING-

-Looting by robbers from supervisor of a private company in Kasur 415

questions REGARDING-

-Area and budget of Forest Department in district Kasur *(Question No. 1693*)* 62

-Starting of Chinese Language Course classes in TEVTA head office Gulberg Lahore *(Question No. 2196*)* 375

MUHAMMAD ANWAR, MALIK *(Minister for Revenue)*

point of order REGARDING-

-Demand for redressing the grievances of employees of Punjab Land Record Authority protesting in front of Punjab Assembly 305

MUHAMMAD ARSHAD MALIK, MR.

questions REGARDING-

-Employees involved in illegal cutting of timber in forests of Sahiwal during June 2017 to May 2018 *(Question No. 679)* 84

-Income and expenditures of Forest Department for the years 2016 to 2018 *(Question No. 574)* 78

-Provision of high security in Central Jail Sahiwal *(Question No. 1803*)* 267

-Step taken for welfare of women prisoners in Central Jail Sahiwal *(Question No. 998*)* 241

-Total area of forests in district Sahiwal and area under control of illegal occupants *(Question No. 649)* 81

MUHAMMAD ASLAM IQBAL, MIAN *(Minister for Industries, Commerce & Investment)*

Answers to the questions REGARDING-

-Action against price hikers *(Question No. 2958*)* 396

-Area and number of industrial estates *(Question No. 826)* 414

PAGE NO.

-Area and number of plots in Small Industrial Estate Khanewal *(Question No. 2526*)* 389
-Area, budget and staff of Government College of Technology (formen) Faisalabad *(Question No. 1895*)* 387
-Colleges of TEVTA in Sargodha *(Question No. 1882*)* 359
-Details about free cources in Government Technical Training Institute for Women Lahore *(Question No. 646)* 403
-Details about posts of Deputy General Manager (Cooperative) in TEVTA head office *(Question No. 1793*)* 357
-Details about Sillanwali Technical Training Centre and Vocational Institute Shah Nagdar Sargodha *(Question No. 674)* 406
-Establishment of consumers courts on district level *(Question No. 1832*)* 384
-Establishment of Industrial Estate and tax free zone in Dera Ghazi Khan *(Question No. 2392*)* 388
-Establishment of Price Control Committees *(Question No. 1970*)* 372
-Establishment of Technical Education Institute in PP-120 Rajana Toba Tek Singh *(Question No. 1654*)* 383
-Free skills programmes in institutions of TEVTA *(Qustion No. 781)* 407
-Incidents of brust of boilers in factories of Gujranwala *(Question No. 1606*)* 381
-Institutions of TEVTA in Sargodha *(Question No. 1883*)* 367
-Launching of Android Application for control over prices of utilities *(Question No. 795)* 411
-Number of Industrial Estates in tehsil Khanewal and Jahanian *(Question No. 2740*)* 393
-Number of Industrial Estates in the province *(Question No. 793)* 409
-Number of Institutions of TEVTA in district Lahore and details about staff therein *(Question No. 648)* 404
-Number of small industries and step taken for betterment thereof by the Government *(Question No. 782)* 408
-Number of Technical Training Centres in district Rajanpur *(Question No. 3167*)* 399
-Progress of Punjab Industrial Estate Development and Management Company *(Question No. 3005*)* 398
-Project of Quaid-e-Azam Apparel Park Sheikhupura *(Question No. 2833*)* 395
-Schemes for development of Small Industries in Rahim Yar Khan *(Question No. 530)* 400
-Starting of Chinese Language Course classes in TEVTA head office Gulberg Lahore *(Question No. 2196*)* 376
-Step taken against increase in prices of edibles in month of Ramdhan *(Question No. 621)* 401
-Step taken for development of leather industries in financial year 2019-20 *(Question No. 814)* 412
DISCUSSION On- 424

PAGE NO.

-Price control

MUHAMMAD AYUB KHAN, MR.

question REGARDING-

-Establishment of Technical Education Institute in PP-120 Rajana Toba Tek Singh *(Question No. 1654*)* 383

MUHAMMAD BASHARAT RAJA, MR. *(Minister for Law & Parliamentary Affairs, Social Welfare & Bait-ul-Maal)*

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-

-Demand for closure of illegal Campuses of University of Lahore 227

94

-INCREASE IN INCIDENTS OF TIMBER THEFTS IN FORESTS OF BHAGOWAL, SARGODHA

BILLS *(Discussed upon)*- 110

-The Companies Profits (Workers Participation) (Amendment) Bill 2019 323

-The Provincial Employees Social Security (Amendment) Bill 2019 331

(Bill No. 8 of 2019) 326

-The Punjab Aab-e-Pak Authority (Amendment) Bill 2019 (Bill No. 26 of 2019) 111

-The Punjab Khal Panchayat Bill 2019 (Bill No. 16 of 2019) 334

-The Punjab Land Revenue (Amendment) Bill 2019

-The Punjab Minimum Wages Bill 2019 319

-The Punjab Regularization of Service (Amendment) Bill 2019

(Bill No. 24 of 2019) 315

-The Punjab Seized and Freezed Facilities (Hospitals and Dispensaries) Bill 2019 120

-The Punjab Seized and Freezed Institutions (Madaaris and Schools) Bill 2019 110

-The Punjab Technical Education and Vocational Training Authority (Amendment) Bill 2019 313

329

114

336

-THE PUNJAB WATER BILL 2019

-THE PUNJAB WORKERS WELFARE FUND BILL 2019 (BILL NO. 28 OF 2019) 416

415

90

-THE PUNJAB ZAKAT AND USHR (AMENDMENT) BILL 2019 91

-The Rawalpindi Women University, Rawalpindi Bill 2019

Call attention Notices REGARDING- 89

-Deaths in area of Police Station Kot Mubarik, Dera Ghazi Khan during counter firing of police and robbers

-Looting by robbers from supervisor of a private company in Kasur 103

-Murder of boy and girl on refusal to marry

-Murder of five persons due to firing of terrorists in Rajanpur 106

PAGE NO.

EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding- 105 107
-Resolution on condemnation of blasphemies against the Holy Prophet and his companions 104

EXTENSION IN VALIDITY PERIOD OF ORDINANCES-
-The Rawalpindi Women University, Rawalpindi Ordinance 2019 *(IX of 2019)* 108 108
-The Punjab Medical Teaching Institutions (Reforms) Ordinance 2019 (IIX of 2019) 308
-The Punjab Public Private Partnership Ordinance 2019 (XI of 2019) 109
-The Punjab Probation and Parole Service Ordinance 2019 (XIII of 2019)

-THE UNIVERSITY OF MIANWALI ORDINANCE 2019 (X OF 2019) 93

ORDINANCES *(Laid in the House)*-
-The Punjab Agricultural Marketing Regulatory Authority (Amendment) Ordinance 2019 98
-The Punjab Local Government (Amendment) Ordinance 2019 354
-The Punjab Local Government (Second Amendment) Ordinance 2019 309

-THE PUNJAB VILLAGE PANCHAYATS AND NEIGHBOURHOOD COUNCILS (AMENDMENT) ORDINANCE 2019 125

points of order REGARDING-
-Demand for implementation upon ruling of the chair for giving name of Waris Meer under-pass to the under pass adjacent to New Campus Lahore
-Demand for withdrawal of Ordinances mentioned in Agenda and to legislate in accordance with rules
-Stopping MPAs by Police to meat visitors on the eve of attendance in the court

report ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING-

-ANNUAL REPORT/POST ELECTION REVIEW 2018

zero hour notice REGARDING-
-Demises of many persons due to wild pigs in tehsil Kotli Satian

MUAHMMAD FAISAL KHAN NIAZI, MR.

questions REGARDING-
-Area and number of plots in Small Industrial Estate Khanewal *(Question No. 2526*)* 389
-Number of Industrial Estates in tehsil Khanewal and Jahanian 392

PAGE NO.

(Question No. 2740*) 195
-Number of wards and beds in Chaudhary Parvez Elahi Institute of Cardiology Multan (Question No. 2769*) 197
-Number of wards and beds in General Hospital and Children Hospital Multan (Question No. 2770*)

MUHAMMAD ILLYAS, MR.

Fateha khwani ***(CONDOLENCE)***-
-On sad demise of Moulana Rehmatullah Ex MPA, daughter of Mumtaz Ali MPA and Shohda of Security Forces in Rajanpur 18

MUHAMMAD JAMIL, MR.

question REGARDING- 176
-Establishment of Bahawalnager Medical College (Question No. 1394*)

MUHAMMAD LATASUB SATTI, MR.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Non availability of specialist doctors in THQ Hospital Murree 421

MUHAMMAD RAZA HUSSAIN BUKHARI, MR. (*Parliamentary Secretary for Forestry, Wildlife & Fisheries)*

Answers to the questions REGARDING-
-Annual production of fish larvae and area of Fisheries Department 38
(Question No. 1894*) 28
-Area of Forest Department in district Chiniot (Question No. 1704*)
-Number of plants planted during plantation campaign in 23
Lahore (Question No. 1640*) 51
-Number of plants planted during 2018 (Question No. 2782*) 19
-Offices and budget of Forest Department in Faisalabad (Question No. 1494*)
-Offices, employees and budget of Forest Department in district 42
Sargodha (Question No. 2077*) 30
-Plantation campaign in Sargodha (Question No. 1842*) 33
-Posts of watcher in Fisheries Department (Question No. 1871*)
-Replacement of trees on the banks of canals and water courses 58
(Question No. 2792*)
-Selection of suitable plants to be planted in Hyetal (dependent to rainfall) 46
areas under Green Pakistan Programme (Question No. 2712*) 54
-Step taken for protection of Forests (Question No. 2783*)

MUHAMMAD SAFDAR SHAKIR, MR.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Closure of drain in Chak No. 195 G.B in tehsil Samundari 304

MUHAMMAD SAQIB KHURSHED, MR.

question REGARDING-
-Number of fish farms and production of fish in the province 72

PAGE NO.

(Question No. 440)

MUHAMMAD TAHIR PERVAIZ, MR.

questions REGARDING-

-Admissions in MBBS and other classes in Punjab Medical College Faisalabad *(Question No. 1935*)* 185

-Annual production of fish larvae and area of Fisheries Department *(Question No. 1894*)* 37

-Approved and affiliated private medical colleges of Faisalabad with PMDC *(Question No. 1934*)* 183

-Area, budget and staff of Government College of Technology (formen) Faisalabad *(Question No. 1895*)* 386

-Budget, machinery and motor vehicles for Forest Department district Faisalabad *(Question No. 670)* 82

-Details about Borstal Jail Faisalabad *(Question No. 1796*)* 282

-Details about District Jail Faisalabad *(Question No. 1795*)* 280

-Details about posts of Deputy General Manager (Cooperative) in TEVTA head office *(Question No. 1793*)* 356

-Number of barracks in Central Jail Faisalabad *(Question No. 568)* 296

-Number of HIV/AIDS patients in Hospitals of Faisalabad division *(Question No. 754)* 216

-Number of Medical Colleges in Faisalabad and details about admissions therein *(Question No. 591)* 207

-Offices and budget of Forest Department in Faisalabad *(Question No. 1494*)* 19

MUHAMMAD WARIS SHAD, MR.

BILL *(Discussed upon)*-

-THE PUNJAB WATER BILL 2019 314

report ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING-

-Annual Report/Post Election Review 2018 309

MUNAWAR HUSSAIN, RANA

question REGARDING-

-Details about Sillanwali Technical Training Centre and Vocational Institute Shah Nagdar Sargodha *(Question No. 674)* 405

MUNIRA YAMIN SATTI, MS.

questions REGARDING-

-Details about Guzara Forest Advisory Committee Rawalpindi *(Question No. 2348*)* 65

-Income from Guzara Forests in Rawalpindi during the years 2016-18 *(Question No. 2349*)* 67

254

PAGE NO.

-Vacancies of Head Warden in Central Jail Adiyala *(Question No. 1110*)*

MURAD RAAS, MR. *(Minister for School Education)*

zero hour notice REGARDING-

-Charging of full fee for vacation period by private schools despite of orders of the supreme court 126

N

NAAT-E-RASOOL-E-MAQBOOL (صلی اللہ علیہ وسلم) PRESENTED IN THE HOUSE IN SESSIONS HELD ON-

-18th November, 2019 16

-19th November, 2019 134

-20th November, 2019 238

-21st November, 2019 352

NADEEM KAMRAN, MALIK

point of order REGARDING-

-Stopping MPAs by Police to meat visitors on the eve of attendance in the court 355

NASEER AHMAD, MR.

point of order REGARDING-

-Stopping MPAs by Police to meat visitors on the eve of attendance in the court 353

NASRIN TARIQ, MS.

question REGARDING-

-Step taken for look after of children living with women prisoners *(Question No. 1162*)* 255

NEELUM HAYAT MALIK, MS.

question REGARDING-

-Step taken against increase in prices of edibles in month of Ramdhan *(Question No. 621)* 401

NOTIFICATION of-

-Summoning of 16th session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 18th November, 2019 1

O

OFFICERS-

-Of the House 13

PAGE NO.

ORDINANCES *(Laid in the House)*-
-The Punjab Agricultural Marketing Regulatory Authority (Amendment) Ordinance 2019 108
-The Punjab Local Government (Amendment) Ordinance 2019 108
-The Punjab Local Government (Second Amendment) Ordinance 2019 308
-The Punjab Village Panchayats and Neighbourhood Councils (Amendment) Ordinance 2019 109

P

Panel of Chairmen-
-Announcement regarding Panel of Chairmen for 16th session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 18th November, 2019 17

Parliamentary Secretaries- 11

-OF THE PUNJAB

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR FORESTRY, WILDLIFE & FISHERIES

-SEE UNDER MUHAMMAD RAZA HUSSAIN BUKHARI, MR.

points of order REGARDING-
-Demand for implementation upon ruling of the chair for giving name of Waris Meer under-pass to the under pass adjacent to New Campus Lahore 93
-Demand for redressing the grievances of employees of Punjab Land Record Authority protesting in front of Punjab Assembly 239, 305
-Demand for withdrawal of Ordinances mentioned in Agenda and to legislate in accordance with rules 95
-Stopping MPAs by Police to meat visitors on the eve of attendance in the court 353

PRISONS DEPARTMENT-

questions REGARDING-
-Channel of promotion of officers and officers cadre in Prisons Department *(Question No. 548)* 294
-Details about AIDS and other patients in prisons *(Question No. 1130*)* 277
-Details about Borstal Jail Faisalabad *(Question No. 1796*)* 282
-Details about District Jail Faisalabad *(Question No. 1795*)* 280
-Details about prisons in Lahore *(Question No. 1877*)* 283
-Establishment of District Jail in Nankana Sahib *(Question No. 1226*)* 279
252
286

PAGE NO.

-Establishment of prisons at district level *(Question No. 1000*)*
-Expenditures incurred upon Iftari of prisoners *(Question No. 2138*)* 300
-Facilities and numbers of prisoners in District Jail Rahim Yar Khan 288
(Question No. 737) 261
-Funds allocated for establishment of prisons *(Question No. 2577*)*
-Increase in telephone booths in prisons *(Question No. 1642*)* 292
-Number of AIDS patients in District Jail Lahore and details about 296
their treatment *(Question No. 3052*)*
-Number of barracks in Central Jail Faisalabad *(Question No. 568)* 265
-Permission for availability of TV and Radio in prisons
(Question No. 1644)* 284
-Procedure of handing over the dead body of prisoners to his family 302
(Question No. 2084)* 267
-Provision of facilities in prisons *(Question No. 790)*
-Provision of high security in Central Jail Sahiwal *(Question No. 1803*)* 297
-Purchase of cooking oil for Sehri and Iftari of prisoners
(Question No. 658) 286
-Ratio of female staff in prisons according to number of female
prisoners *(Question No. 2087*)* 280
-Shifting of District Jail Faisalabad away from Agriculture University
(Question No. 1546)* 255
-Step taken for look after of children living with women prisoners
(Question No. 1162)* 241
-Step taken for welfare of women prisoners in Central Jail Sahiwal
(Question No. 998)* 290
-Treatment of Hepatitis and AIDS patients in District Jail Rahim Yar Khan 254
(Question No. 2609)*
-Vacancies of Head Warden in Central Jail Adiyala *(Question No. 1110*)*

PAGE NO.

Privilege motion REGARDING- 218

-NOT ATTENDING THE TELEPHONE CALL OF HONORABLE MPA BY M.S DHQ HOSPITAL GUJRANWALA

Q

questions REGARDING-

FOREST, WILDLIFE & FISHERIES DEPARTMENT- 75

-Allocation of funds for "Green Punjab Programme" *(Question No. 442)* 37

-Annual production of fish larvae and area of Fisheries Department *(Question No. 1894*)* 62

-Area and budget of Forest Department in district Kasur *(Question No. 1693*)* 27

-Area of Forest Department in district Chiniot *(Question No. 1704*)* 69

-Areas suitable for cultivation of olive in the province *(Question No. 2816*)* 82

-Budget, machinery and motor vehicles for Forest Department district Faisalabad *(Question No. 670)* 65

-Details about Guzara Forest Advisory Committee Rawalpindi *(Question No. 2348*)* 60

-Details about plantation campaign in Lahore *(Question No. 1569*)* 84

-Employees involved in illegal cutting of timber in forests of Sahiwal during June 2017 to May 2018 *(Question No. 679)* 77

-Illegal occupants over land of Forest Department in Gujranwala *(Question No. 550)* 78

-Income and expenditures of Forest Department for the years 2016 to 2018 *(Question No. 574)* 67

-Income from Guzara Forests in Rawalpindi during the years 2016-18 *(Question No. 2349*)* 76

-Issuance of game licences since August 2018 *(Question No. 529)* 83

-Number of animals in Lahore Zoo and import of elephant *(Question No. 676)* 86

-Number of employees of Forest Department in district Lahore and recruitment during 2017-18 *(Question No. 710)* 72

-Number of fish farms and production of fish in the province *(Question No. 440)* 22

-Number of plants planted during plantation campaign in Lahore *(Question No. 1640*)* 50

-Number of plants planted during 2018 *(Question No. 2782*)* 19

-Offices and budget of Forest Department in Faisalabad

PAGE NO.

(*Question No. 1494**) 42
-Offices, employees and budget of Forest Department in district 30
Sargodha *(Question No. 2077*)* 70
-Plantation campaign in Sargodha *(Question No. 1842*)* 33
-Plantation of Sheesham trees in the province *(Question No. 2817*)*
-Posts of watcher in Fisheries Department *(Question No. 1871*)* 80
-Plantation at roads and canal banks in Lahore under 68
"Green Pakistan Programme" *(Question No. 634)*
-Procedure for plantation campaign *(Question No. 2815*)* 57
-Replacement of trees on the banks of canals and water courses
(Question No. 2792)* 45
-Selection of suitable plants to be planted in Hyetal (dependent to rainfall)
areas under Green Pakistan Programme *(Question No. 2712*)*
87
-Step taken for increase in area of forests and number of nurseries 63
in the province *(Question No. 759)* 54
-Step taken for increase in silk production *(Question No. 1902*)*
-Step taken for protection of Forests *(Question No. 2783*)* 81
-Total area of forests in district Sahiwal and area under control of
illegal occupants *(Question No. 649)* 395

INDUSTRIES, COMMERCE & INVESTMENT DEPARTMENT- 413
-Action against price hikers *(Question No. 2958*)*
-Area and number of industrial estates *(Question No. 826)* 389
-Area and number of plots in Small Industrial Estate Khanewal
(Question No. 2526)* 386
-Area, budget and staff of Government College of Technology 359
(formen) Faisalabad *(Question No. 1895*)*
-Colleges of TEVTA in Sargodha *(Question No. 1882*)* 403
-Details about free cources in Government Technical Training
Institute for Women Lahore *(Question No. 646)* 356
-Details about posts of Deputy General Manager (Cooperative) in
TEVTA head office *(Question No. 1793*)* 405
-Details about Sillanwali Technical Training Centre and
Vocational Institute Shah Nagdar Sargodha *(Question No. 674)* 384
-Establishment of consumers courts on district level
(Question No. 1832)* 388
-Establishment of Industrial Estate and tax free zone in 371
Dera Ghazi Khan *(Question No. 2392*)*
-Establishment of Price Control Committees *(Question No. 1970*)* 383
-Establishment of Technical Education Institute in PP-120 Rajana 407
Toba Tek Singh *(Question No. 1654*)*
-Free skills programmes in institutions of TEVTA *(Qustion No. 781)* 381
-Incidents of brust of boilers in factories of Gujranwala 366
(Question No. 1606)*
-Institutions of TEVTA in Sargodha *(Question No. 1883*)* 411
-Launching of Android Application for control over prices of

PAGE NO.

utilities *(Question No. 795)* 392
-Number of Industrial Estates in tehsil Khanewal and Jahanian *(Question No. 2740*)* 409
-Number of Industrial Estates in the province *(Question No. 793)* 404
-Number of Institutions of TEVTA in district Lahore and details about staff therein *(Question No. 648)* 407
-Number of small industries and step taken for betterment thereof by the Government *(Question No. 782)* 399
-Number of Technical Training Centres in district Rajanpur *(Question No. 3167*)* 398
-Progress of Punjab Industrial Estate Development and Management Company *(Question No. 3005*)* 395
-Project of Quaid-e-Azam Apparel Park Sheikhupura *(Question No. 2833*)* 400
-Schemes for development of Small Industries in Rahim Yar Khan *(Question No. 530)* 375
-Starting of Chinese Language Course classes in TEVTA head office Gulberg Lahore *(Question No. 2196*)* 401
-Step taken against increase in prices of edibles in month of Ramdhan *(Question No. 621)* 412
-Step taken for development of leather industries in financial year 2019-20 *(Question No. 814)*

PRISONS DEPARTMENT- 294
-Channel of promotion of officers and officers cadre in 277
Prisons Department *(Question No. 548)* 282
-Details about AIDS and other patients in prisons *(Question No. 1130*)* 280
-Details about Borstal Jail Faisalabad *(Question No. 1796*)* 283
-Details about District Jail Faisalabad *(Question No. 1795*)* 279
-Details about prisons in Lahore *(Question No. 1877*)* 252
-Establishment of District Jail in Nankana Sahib *(Question No. 1226*)* 286
-Establishment of prisons at district level *(Question No. 1000*)*
-Expenditures incurred upon Iftari of prisoners *(Question No. 2138*)* 300
-Facilities and numbers of prisoners in District Jail Rahim Yar Khan 288
(Question No. 737) 261
-Funds allocated for establishment of prisons *(Question No. 2577*)*
-Increase in telephone booths in prisons *(Question No. 1642*)* 292
-Number of AIDS patients in District Jail Lahore and details about 296
their treatment *(Question No. 3052*)*
-Number of barracks in Central Jail Faisalabad *(Question No. 568)* 265
-Permission for availability of TV and Radio in prisons *(Question No. 1644*)* 284
-Procedure of handing over the dead body of prisoners to his family 302
(Question No. 2084)* 267
-Provision of facilities in prisons *(Question No. 790)*
-Provision of high security in Central Jail Sahiwal *(Question No. 1803*)* 297
-Purchase of cooking oil for Sehri and Iftari of prisoners

PAGE NO.
(Question No. 658) 286
-Ratio of female staff in prisons according to number of female prisoners (Question No. 2087*) 280
-Shifting of District Jail Faisalabad away from Agriculture University (Question No. 1546*) 255
-Step taken for look after of children living with women prisoners (Question No. 1162*) 241
-Step taken for welfare of women prisoners in Central Jail Sahiwal (Question No. 998*) 290
-Treatment of Hepatitis and AIDS patients in District Jail Rahim Yar Khan 254
(Question No. 2609*)
-Vacancies of Head Warden in Central Jail Adiyala (Question No. 1110*)
SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL EDUCATION DEPARTMENT- 201
-Ad hoc posting of 32 medical officers in General Hospital Lahore (Question No. 2824*) 185
-Admissions in MBBS and other classes in Punjab Medical College Faisalabad (Question No. 1935*) 183
-Approved and affiliated private medical colleges of Faisalabad with PMDC (Question No. 1934*) 199
-Awarding of contract of cleanliness in Allied Hospital and Children Hospital Faisalabad (Question No. 2795*) 171
-Cases of pediatric surgery in Children Hospital Lahore (Question No. 1944*) 205
-Completion of Teaching Hospitals in Dera Ghazi Khan, Sahiwal and 209
Gujranwala and Urology Institute Rawalpindi (Question No. 549) 135
-Construction of Civil Hospital Bahawalpur (Question No. 599)
-Construction of Institute of Mental Health Lahore (Question No. 1032*) 192
-Details about C-Arm machine in Services Hospital Lahore (Question No. 2569*) 190
-Details about Doctors, staff and unavailable facilities in Sheikh Zayed Hospital Rahim Yar Khan (Question No. 2265*) 178
-Details about parking area and building of Ganga Ram Hospital Lahore 187
(Question No. 1840*) 176
-Details about project of Children Hospital Bahawalpur (Question No. 2023*)
-Establishment of Bahawalnager Medical College (Question No. 1394*) 215
-Establishment of Cancer Hospital in Dera Ghazi Khan (Question No. 709) 214
-Establishment of Cardiology Centre in Dera Ghazi Khan division (Question No. 707) 214
-Establishment of Children Hospital in Dera Ghazi Khan (Question No. 708) 164
-Establishment of Faisalabad Institute of Cardiology and recruitment 192
therein (Question No. 1670*)
-Establishment of Mental Hospitals at division level (Question No. 2384*) 213
-Establishment of mother and Child Care Hospital in Dera Ghazi Khan

PAGE NO.

(Question No. 706)
-Establishment of offices of Specialized Healthcare and Medical Education in rented building of Khawaja Safdar Medical University Sialkot 193
(Question No. 2612*) 210
-Grant of time scale to employees of Children Hospital Multan (Question No. 620) 145
-Kidney and prostate patients in Jinnah Hospital (Question No. 1246*) 189
-Lack of medical facilities in Trauma Centre of Government Allama Iqbal Teaching Hospital Sialkot (Question No. 2257*) 188
-Medical facilities in Government Khawaja Safdar Medical College and Government Allama Iqbal Teaching Hospital Sialkot (Question No. 2256*) 151
-Non availability of facilities in Civil Hospital Faisalabad (Question No. 1328*) 212
-Non availability of M.S and Surgeon Doctor in Government Sardar Begum Teaching Hospital Sialkot (Question No. 652) 154
-Number and progress of X-Ray and other machines in Civil Hospital Sialkot (Question No. 1381*) 160
-Number of Dialysis machines in hospitals of Rawalpindi (Question No. 1386*) 173
-Number of Family Physicians running private clinics in Lahore (Question No. 1973*) 216
-Number of HIV/AIDS patients in Hospitals of Faisalabad division (Question No. 754) 207
-Number of Medical Colleges in Faisalabad and details about admissions therein (Question No. 591) 162
-Number of Pathologists in Punjab (Question No. 1458*) 211
-Number of per day patients in out door of Kot Khawaja Saeed Hospital Lahore (Question No. 623) 180
-Number of students in Quaid-e-Azam Medical College Bahawalpur (Question No. 1873*) 141
-Number of Ultra Sound Machines in Services Hospital Lahore (Question No. 1177*) 195
-Number of wards and beds in Chaudhary Parvez Elahi Institute of Cardiology Multan (Question No. 2769*) 197
-Number of wards and beds in General Hospital and Children Hospital Multan (Question No. 2770*) 168
-Position of Blood Banks in hospitals of Lahore (Question No. 1908*) 177
-Posts of doctors and paramedical staff in Allied Hospital Faisalabad (Question No. 1549*) 181
-Posts of Pharmacists in Services Hospital Lahore (Question No. 1875*) 182
-Posts of Pharmacy technician and X-Ray technician in Services Hospital Lahore (Question No. 1876*) 203
-Procedure of promotion of Paramedical staff of hospitals of Lahore (Question No. 2867*) 186

-VACANCIES OF DOCTORS AND PARAMEDICAL

PAGE NO.

STAFF IN DHQ FAISALABAD
(QUESTION NO. 1954*)

QUORUM-
INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SITTING HELD ON-
-19th November, 2019 230

R

RABIA NASEEM FAROOQI, MS.

questions REGARDING- 395
-Action against price hikers *(Question No. 2958*)* 171
-Cases of pediatric surgery in Children Hospital Lahore *(Question No. 1944*)* 286
-Expenditures incurred upon Iftari of prisoners *(Question No. 2138*)* 86
-Number of employees of Forest Department in district Lahore and recruitment during 2017-18 *(Question No. 710)* 22
-Number of plants planted during plantation campaign in Lahore *(Question No. 1640*)* 407
-Number of small industries and step taken for betterment thereof by the Government *(Question No. 782)* 168
-Position of Blood Banks in hospitals of Lahore *(Question No. 1908*)* 33
-Posts of watcher in Fisheries Department *(Question No. 1871*)* 395
-Project of Quaid-e-Azam Apparel Park Sheikhupura *(Question No. 2833*)* 297
-Purchase of cooking oil for Sehri and Iftari of prisoners *(Question No. 658)* 412
-Step taken for development of leather industries in financial year 2019-20 *(Question No. 814)* 87
-Step taken for increase in area of forests and number of nurseries in the province *(Question No. 759)*

RAHEELA NAEEM, MRS.

questions REGARDING- 75
-Allocation of funds for "Green Punjab Programme" *(Question No. 442)* 178
-Details about parking area and building of Ganga Ram Hospital Lahore *(Question No. 1840*)* 141
-Number of Ultra Sound Machines in Services Hospital Lahore *(Question No. 1177*)*

RASHIDA KHANAM, MS.

Fateha khwani ***(CONDOLENCE)***- 239
-On sad demise of wife of Mian Fazal-e-Haq MPA

PAGE NO.

RECITATION From the Holy Quran and its translation presented in the House in sessions held on -
-18th November, 2019 15
-19th November, 2019 133
-20th November, 2019 237
-21st November, 2019 351

report ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING- 309
-Annual Report/Post Election Review 2018

RUKHSANA KAUSAR, MS.

question REGARDING-
-Details about C-Arm machine in Services Hospital Lahore *(Question No. 2569*)* 192

S

SABEEN GUL KHAN, MS.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Embezzlement of state funds by Chief Officer district Rajanpur 229

SALMA SAADIA TAIMOOR, MS.

questions REGARDING-
-Area and number of industrial estates *(Question No. 826)* 413
-Free skills programmes in institutions of TEVTA *(Qustion No. 781)* 407
-Number of plants planted during 2018 *(Question No. 2782*)* 50
-Progress of Punjab Industrial Estate Development and Management Company *(Question No. 3005*)* 398
-Step taken for protection of Forests *(Question No. 2783*)* 54

QUORUM-
-Indication of quorum of the House during sitting held on 19th November, 2019 230

SALMAN RAFIQ, KHAWAJA

questions REGARDING-
-Channel of promotion of officers and officers cadre in Prisons Department *(Question No. 548)* 294
-Completion of Teaching Hospitals in Dera Ghazi Khan, Sahiwal and Gujranwala and Urology Institute Rawalpindi *(Question No. 549)* 205
-Increase in telephone booths in prisons *(Question No. 1642*)* 261
-Permission for availability of TV and Radio in prisons *(Question No. 1644*)* 265

SAMI ULLAH KHAN, MR.

PAGE NO.

point of order REGARDING-
-Demand for withdrawal of Ordinances mentioned in Agenda and to legislate in accordance with rules 95

SHAHEEN RAZA, MS.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Demand for closure of illegal Campuses of University of Lahore 226

SHAHEENA KARIM, MS.

questions REGARDING-
-Establishment of Cancer Hospital in Dera Ghazi Khan *(Question No. 709)* 215
-Establishment of Cardiology Centre in Dera Ghazi Khan division *(Question No. 707)* 214
-Establishment of Children Hospital in Dera Ghazi Khan *(Question No. 708)* 214
-Establishment of Industrial Estate and tax free zone in Dera Ghazi Khan *(Question No. 2392*)* 388
-Establishment of Mental Hospitals at division level *(Question No. 2384*)* 192
-Establishment of mother and Child Care Hospital in Dera Ghazi Khan *(Question No. 706)* 213

SHAHIDA AHMED, MS.

question REGARDING-
-Replacement of trees on the banks of canals and water courses *(Question No. 2792*)* 57

SHAZIA ABID, MS.

Call attention Notice REGARDING- 91
-Murder of five persons due to firing of terrorists in Rajanpur

Fateha khwani ***(CONDOLENCE)***- 17
-On sad demise of Moulana Rehmatullah Ex MPA, daughter of Mumtaz Ali MPA and Shohda of Security Forces in Rajanpur

question REGARDING- 399
-Number of Technical Training Centres in district Rajanpur *(Question No. 3167*)*

SHUJAHAT NAWAZ, MR.

question REGARDING- 68
-Procedure for plantation campaign *(Question No. 2815*)*

SOHAIB AHMAD MALIK, MR.

PAGE NO.

questions REGARDING-

-Colleges of TEVTA in Sargodha *(Question No. 1882*)* 359
-Institutions of TEVTA in Sargodha *(Question No. 1883*)* 366
-Offices, employees and budget of Forest Department in district Sargodha *(Question No. 2077*)* 42
-Plantation campaign in Sargodha *(Question No. 1842*)* 30

SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL EDUCATION DEPARTMENT-

questions REGARDING-

-Ad hoc posting of 32 medical officers in General Hospital Lahore *(Question No. 2824*)* 201
-Admissions in MBBS and other classes in Punjab Medical College Faisalabad *(Question No. 1935*)* 185
-Approved and affiliated private medical colleges of Faisalabad with PMDC *(Question No. 1934*)* 183
-Awarding of contract of cleanliness in Allied Hospital and Children Hospital Faisalabad *(Question No. 2795*)* 199
-Cases of pediatric surgery in Children Hospital Lahore *(Question No. 1944*)* 171
-Completion of Teaching Hospitals in Dera Ghazi Khan, Sahiwal and Gujranwala and Urology Institute Rawalpindi *(Question No. 549)* 205
-Construction of Civil Hospital Bahawalpur *(Question No. 599)* 209
-Construction of Institute of Mental Health Lahore *(Question No. 1032*)* 135
-Details about C-Arm machine in Services Hospital Lahore *(Question No. 2569*)* 192
-Details about Doctors, staff and unavailable facilities in Sheikh Zayed Hospital Rahim Yar Khan *(Question No. 2265*)* 190
-Details about parking area and building of Ganga Ram Hospital Lahore *(Question No. 1840*)* 178
-Details about project of Children Hospital Bahawalpur *(Question No. 2023*)* 187
-Establishment of Bahawalnager Medical College *(Question No. 1394*)* 176
-Establishment of Cancer Hospital in Dera Ghazi Khan *(Question No. 709)* 215
-Establishment of Cardiology Centre in Dera Ghazi Khan division *(Question No. 707)* 214
-Establishment of Children Hospital in Dera Ghazi Khan *(Question No. 708)* 214
-Establishment of Faisalabad Institute of Cardiology and recruitment therein *(Question No. 1670*)* 164
-Establishment of Mental Hospitals at division level *(Question No. 2384*)* 192
-Establishment of mother and Child Care Hospital in Dera Ghazi Khan *(Question No. 706)* 213
-Establishment of offices of Specialized Healthcare and Medical Education

	PAGE NO.
in rented building of Khawaja Safdar Medical University Sialkot *(Question No. 2612*)*	193
-Grant of time scale to employees of Children Hospital Multan *(Question No. 620)*	210
-Kidney and prostate patients in Jinnah Hospital *(Question No. 1246*)*	145
-Lack of medical facilities in Trauma Centre of Government Allama Iqbal Teaching Hospital Sialkot *(Question No. 2257*)*	189
-Medical facilities in Government Khawaja Safdar Medical College and Government Allama Iqbal Teaching Hospital Sialkot *(Question No. 2256*)*	188
-Non availability of facilities in Civil Hospital Faisalabad *(Question No. 1328*)*	151
-Non availability of M.S and Surgeon Doctor in Government Sardar Begum Teaching Hospital Sialkot *(Question No. 652)*	212
-Number and progress of X-Ray and other machines in Civil Hospital Sialkot *(Question No. 1381*)*	154
-Number of Dialysis machines in hospitals of Rawalpindi *(Question No. 1386*)*	160
-Number of Family Physicians running private clinics in Lahore *(Question No. 1973*)*	173
-Number of HIV/AIDS patients in Hospitals of Faisalabad division *(Question No. 754)*	216
-Number of Medical Colleges in Faisalabad and details about admissions therein *(Question No. 591)*	207
-Number of Pathologists in Punjab *(Question No. 1458*)*	162
-Number of per day patients in out door of Kot Khawaja Saeed Hospital Lahore *(Question No. 623)*	211
-Number of students in Quaid-e-Azam Medical College Bahawalpur *(Question No. 1873*)*	180
-Number of Ultra Sound Machines in Services Hospital Lahore *(Question No. 1177*)*	141
-Number of wards and beds in Chaudhary Parvez Elahi Institute of Cardiology Multan *(Question No. 2769*)*	195
-Number of wards and beds in General Hospital and Children Hospital Multan *(Question No. 2770*)*	197
-Position of Blood Banks in hospitals of Lahore *(Question No. 1908*)*	168
-Posts of doctors and paramedical staff in Allied Hospital Faisalabad *(Question No. 1549*)*	177
-Posts of Pharmacists in Services Hospital Lahore *(Question No. 1875*)*	181
-Posts of Pharmacy technician and X-Ray technician in Services Hospital Lahore *(Question No. 1876*)*	182
-Procedure of promotion of Paramedical staff of hospitals of Lahore *(Question No. 2867*)*	203
-Vacancies of Doctors and Paramedical staff in DHQ Faisalabad *(Question No. 1954*)*	186

SUMMONING-

PAGE NO.

-Notification of summoning of 16th session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 18th November, 2019 1

U

USMAN AHMED KHAN BUZDAR, MR. *(Chief Minister of Punjab)*

Answers to the questions REGARDING- 75

-Allocation of funds for “Green Punjab Programme” *(Question No. 442)* 62
-Area and budget of Forest Department in district Kasur *(Question No. 1693*)* 70
-Areas suitable for cultivation of olive in the province *(Question No. 2816*)* 83
-Budget, machinery and motor vehicles for Forest Department district Faisalabad *(Question No. 670)* 66
-Details about Guzara Forest Advisory Committee Rawalpindi *(Question No. 2348*)* 61
-Details about plantation campaign in Lahore *(Question No. 1569*)* 85
-Employees involved in illegal cutting of timber in forests of Sahiwal during June 2017 to May 2018 *(Question No. 679)* 77
-Illegal occupants over land of Forest Department in Gujranwala *(Question No. 550)* 78
-Income and expenditures of Forest Department for the years 2016 to 2018 *(Question No. 574)* 68
-Income from Guzara Forests in Rawalpindi during the years 2016-18 *(Question No. 2349*)* 76
-Issuance of game licences since August 2018 *(Question No. 529)* 84
-Number of animals in Lahore Zoo and import of elephant *(Question No. 676)* 86
-Number of employees of Forest Department in district Lahore and recruitment during 2017-18 *(Question No. 710)* 73
-Number of fish farms and production of fish in the province *(Question No. 440)* 71
-Plantation of Sheesham trees in the province *(Question No. 2817*)* 80
-Plantation at roads and canal banks in Lahore under “Green Pakistan Programme” *(Question No. 634)* 69
-Procedure for plantation campaign *(Question No. 2815*)* 87
-Step taken for increase in area of forests and number of nurseries in the province *(Question No. 759)* 64
-Step taken for increase in silk production *(Question No. 1902*)*
-Total area of forests in district Sahiwal and area under control of illegal occupants *(Question No. 649)* **81**

USMAN MEHMOOD, SYED

questions REGARDING- 190

PAGE NO.

-Details about Doctors, staff and unavailable facilities in Sheikh Zayed Hospital Rahim Yar Khan *(Question No. 2265*)* 300
-Facilities and numbers of prisoners in District Jail Rahim Yar Khan *(Question No. 737)* 400
-Schemes for development of Small Industries in Rahim Yar Khan *(Question No. 530)* 290
-Treatment of Hepatitis and AIDS patients in District Jail Rahim Yar Khan *(Question No. 2609*)*

UZMA KARDAR, MS.

Call attention Notice REGARDING-
-Murder of boy and girl on refusal to marry

questions REGARDING- **90**
-Posts of Pharmacists in Services Hospital Lahore *(Question No. 1875*)* 181
-Posts of Pharmacy technician and X-Ray technician in Services Hospital Lahore *(Question No. 1876*)* 182

Y

YASIR HUMAYUN, MR. *(Minister for Higher Education Additional Charge of Punjab Information and Technology Board)*
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Demand to declare third division master degree holder eligible for posts of CTI Teacher 421

YASMIN RASHID, MS. *(Minister for Primary & Secondary Health and Specialized Healthcare & Medical Education)*
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-
-Demand for activation of Trauma Centre in Gujar Khan 224
-Non availability of specialist doctors in THQ Hospital Murree 422

Answers to the questions REGARDING-
-Ad hoc posting of 32 medical officers in General Hospital Lahore *(Question No. 2824*)* 202
-Admissions in MBBS and other classes in Punjab Medical College Faisalabad *(Question No. 1935*)* 185
-Approved and affiliated private medical colleges of Faisalabad with PMDC *(Question No. 1934*)* 184
-Awarding of contract of cleanliness in Allied Hospital and Children Hospital Faisalabad *(Question No. 2795*)* 199
-Cases of pediatric surgery in Children Hospital Lahore *(Question No. 1944*)* 171
-Completion of Teaching Hospitals in Dera Ghazi Khan, Sahiwal and Gujranwala and Urology Institute Rawalpindi *(Question No. 549)* 205
209
136

	PAGE NO.
-Construction of Civil Hospital Bahawalpur *(Question No. 599)*	
-Construction of Institute of Mental Health Lahore *(Question No. 1032*)*	193
-Details about C-Arm machine in Services Hospital Lahore *(Question No. 2569*)*	191
-Details about Doctors, staff and unavailable facilities in Sheikh Zayed Hospital Rahim Yar Khan *(Question No. 2265*)*	178
-Details about parking area and building of Ganga Ram Hospital Lahore	187
(Question No. 1840)*	176
-Details about project of Children Hospital Bahawalpur *(Question No. 2023*)*	
-Establishment of Bahawalnager Medical College *(Question No. 1394*)*	216
-Establishment of Cancer Hospital in Dera Ghazi Khan *(Question No. 709)*	214
-Establishment of Cardiology Centre in Dera Ghazi Khan division *(Question No. 707)*	215
-Establishment of Children Hospital in Dera Ghazi Khan *(Question No. 708)*	165
-Establishment of Faisalabad Institute of Cardiology and recruitment therein *(Question No. 1670*)*	192
-Establishment of Mental Hospitals at division level *(Question No. 2384*)*	214
-Establishment of mother and Child Care Hospital in Dera Ghazi Khan *(Question No. 706)*	
-Establishment of offices of Specialized Healthcare and Medical Education	194
in rented building of Khawaja Safdar Medical University Sialkot *(Question No. 2612*)*	210
-Grant of time scale to employees of Children Hospital Multan *(Question No. 620)*	146
-Kidney and prostate patients in Jinnah Hospital *(Question No. 1246*)*	190
-Lack of medical facilities in Trauma Centre of Government Allama Iqbal Teaching Hospital Sialkot *(Question No. 2257*)*	189
-Medical facilities in Government Khawaja Safdar Medical College and Government Allama Iqbal Teaching Hospital Sialkot *(Question No. 2256*)*	152
-Non availability of facilities in Civil Hospital Faisalabad *(Question No. 1328*)*	213
-Non availability of M.S and Surgeon Doctor in Government Sardar Begum Teaching Hospital Sialkot *(Question No. 652)*	154
-Number and progress of X-Ray and other machines in Civil Hospital Sialkot *(Question No. 1381*)*	161
-Number of Dialysis machines in hospitals of Rawalpindi *(Question No. 1386*)*	174
-Number of Family Physicians running private clinics in Lahore *(Question No. 1973*)*	
	217
-Number of HIV/AIDS patients in Hospitals of Faisalabad division *(Question No. 754)*	208
-Number of Medical Colleges in Faisalabad and details about admissions therein *(Question No. 591)*	162

PAGE NO.

-Number of Pathologists in Punjab *(Question No. 1458*)* 212
-Number of per day patients in out door of Kot Khawaja Saeed Hospital Lahore *(Question No. 623)* 180
-Number of students in Quaid-e-Azam Medical College Bahawalpur *(Question No. 1873*)* 141
-Number of Ultra Sound Machines in Services Hospital Lahore *(Question No. 1177*)* 195
-Number of wards and beds in Chaudhary Parvez Elahi Institute of Cardiology Multan *(Question No. 2769*)* 197
-Number of wards and beds in General Hospital and Children Hospital Multan *(Question No. 2770*)* 168
-Position of Blood Banks in hospitals of Lahore *(Question No. 1908*)* 177
-Posts of doctors and paramedical staff in Allied Hospital Faisalabad *(Question No. 1549*)* 181
-Posts of Pharmacists in Services Hospital Lahore *(Question No. 1875*)* 182
-Posts of Pharmacy technician and X-Ray technician in Services Hospital Lahore *(Question No. 1876*)* 204
-Procedure of promotion of Paramedical staff of hospitals of Lahore *(Question No. 2867*)* 186
-Vacancies of Doctors and Paramedical staff in DHQ Faisalabad *(Question No. 1954*)*

Z

ZAHRA NAQVI, SYEDA

question REGARDING- 162

-Number of Pathologists in Punjab *(Question No. 1458*)*

ZAWAR HUSSAIN WARRAICH, MR. *(Minister for Prisons)*

Answers to the questions REGARDING-

-Channel of promotion of officers and officers cadre in Prisons Department *(Question No. 548)* 294
-Details about AIDS and other patients in prisons *(Question No. 1130*)* 277
-Details about Borstal Jail Faisalabad *(Question No. 1796*)* 283
-Details about District Jail Faisalabad *(Question No. 1795*)* 281
-Details about prisons in Lahore *(Question No. 1877*)* 283
-Establishment of District Jail in Nankana Sahib *(Question No. 1226*)* 279
-Establishment of prisons at district level *(Question No. 1000*)* 253
-Expenditures incurred upon Iftari of prisoners *(Question No. 2138*)* 287
-Facilities and numbers of prisoners in District Jail Rahim Yar Khan *(Question No. 737)* 301
-Funds allocated for establishment of prisons *(Question No. 2577*)* 288
-Increase in telephone booths in prisons *(Question No. 1642*)* 262
-Number of AIDS patients in District Jail Lahore and details about 293
296

PAGE NO.

their treatment *(Question No. 3052*)*
-Number of barracks in Central Jail Faisalabad *(Question No. 568)* 266
-Permission for availability of TV and Radio in prisons *(Question No. 1644*)* 285
-Procedure of handing over the dead body of prisoners to his family 302
(Question No. 2084)* 268
-Provision of facilities in prisons *(Question No. 790)*
-Provision of high security in Central Jail Sahiwal *(Question No. 1803*)* 298
-Purchase of cooking oil for Sehri and Iftari of prisoners *(Question No. 658)* 286
-Ratio of female staff in prisons according to number of female prisoners *(Question No. 2087*)* 280
-Shifting of District Jail Faisalabad away from Agriculture University *(Question No. 1546*)* 256
-Step taken for look after of children living with women prisoners *(Question No. 1162*)* 242
-Step taken for welfare of women prisoners in Central Jail Sahiwal *(Question No. 998*)* 291
-Treatment of Hepatitis and AIDS patients in District Jail Rahim Yar Khan 255
(Question No. 2609)*
-Vacancies of Head Warden in Central Jail Adiyala *(Question No. 1110*)*

zero hour notices REGARDING-

-Charging of full fee for vacation period by private schools despite of orders of the supreme court 126
125
-Demises of many persons due to wild pigs in tehsil Kotli Satian